سیدنا عیسیٰ المسیح کی انجیل شریف

بہ مطابق راوی حضرت لوقا طبیب علیہ السلام

رکوع 1

تمہید

(1) چونکہ بہت سے لوگوں نے فیصلہ کیا ہے کہ ان باتوں کو جو ہمارے درمیان واقع ہوئی ہیں سلسلہ
وار بیان کریں (2)خصوصاً ان باتوں کو جنہیں کلام کے خادموں نے جو شروع سے ان کے چشم دید
گواہ تھے ہم تک پہنچایا۔ (3)اس لئے۔ اے معزز تھیفلس! میں نے خود شروع سے ہر بات کی خوب
تحقیق کی اور مناسب سمجھا کہ سب باتوں کو ترتیب وار تحریر کرکے آپ کی خدمت میں پیش
کروں (4)تاکہ آپ کو معلوم ہوجائے کہ جن باتوں کی آپ نے تعلیم پائی ہے وہ کس قدر پختہ ہیں۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام کی ولادت کی پیش گوئی

(5)یہودیہ کے بادشاہ ہیرودیس کے زمانہ میں ایک امام تھے جن کا نام حضرت زکریا علیہ السلام۔ وہ ابی یاہ
کے فرقہ امامت سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کی زوجہ محترمہ حضرت الیشبع علیہ السلام بھی حضرت ہارون علیہ السلام کی
آل سے تھیں۔(6) وہ دونوں اللہ و تبارک تعالیٰ کی نظر میں متقی اور پرہیز گار تھے اور پروردگارِ عالم کے
تمام احکام اور قوانین پر پوری طرح عمل پیرا تھے۔ (7) لیکن وہ دونوں اولادِ نرینہ سے محروم تھے
کیونکہ حضرت الیشبع علیہ السلام بانجھ تھیں اور آپ دونوں عمر رسیدہ بھی تھے۔
(8)ایک دفعہ حضرت زکریا علیہ السلام کے فرقہ کی باری پر جب وہ پروردگار کے حضور امامت کے فرائض
انجام دے رہے تھے۔ (9) تو امامت کے دستور کے مطابق آپ کے نام کا قرعہ نکلا کہ وہ بیت اللہ میں
جا کر لوبان جلائیں۔ (10)جب لوبان جلانے کا وقت آیا اور عبادت کرنے والے باہر جمع ہو کر دعا
کررہے تھے (11) تو اللہ و تبارک تعالیٰ کا ایک فرشتہ حضرت زکریا علیہ السلام کو لوبان کے مذبح کی داہنی
طرف کھڑا دکھائی دیا۔ (12)حضرت زکریا علیہ السلام اسے دیکھ کر گھبرا گئے اور آپ پر دہشت طاری
ہو گئی،(13)لیکن فرشتہ نے آپ سے مخاطب ہو کر فرمایا: زکریا ڈرو مت، تمہاری دعا بارگاہِ الٰہی میں سنی
گئی ہے۔ تمہاری بیوی الیشبع سے تمہارے لئے ایک بیٹا پیدا ہوگا اور تم اس کا نام یحییٰ رکھنا،(14)
وہ تمہارے لئے خوشی اور مسرت کا باعث ہوگا اور بہت سے لوگ اس کی ولادت سے خوش ہوں
گے۔(15)کیونکہ وہ پروردگارِ عالم کی نظر میں صاحبِ عظمت ٹھہرے گا۔ وہ مے اور شراب سے
ہمیشہ دور رہے گا اور اپنی ماں کے پیٹ ہی سے روحِ پاک سے معمور ہوگا۔(16) وہ بنی اسرائیل میں
بہت سے افراد کو پروردگار کی طرف جو ان کا رب ہے واپس لے آئے گا۔ (17)اور الیاس نبی کی روح
اور قوت میں اس کے آگے آگے چلے گا تاکہ والدوں کے دل ان کی اولاد کی طرف اور نافرمانوں کو متقی
اور پرہیز گاروں کی طرف پھیر دے اور پروردگار کے لئے مستعد امت تیار کردے۔
(18)حضرت زکریا علیہ السلام نے فرشتے سے کہا: میں کیسے یقین کروں؟ میں تو بوڑھا ہوں اور میری زوجہ
بھی عمر رسیدہ ہے۔ (19)فرشتہ نے فرمایا: میں جبرائیل ہوں، میں رب العالمین کے حضور کھڑا رہتا
ہوں مجھے اس لئے بھیجا گیا ہے کہ میں تم سے کلام کروں اور تمہیں یہ خوشخبری سناؤں۔(20) اور
دیکھو! جب تک یہ باتیں وقوع نہیں ہوتیں تمہاری زبان بند رہے گی اور تم بول نہ سکو گے کیونکہ تم
نے میری ان باتوں کا جو اپنے وقت پر پوری ہونگی یقین نہ کیا۔ (21)اِس دوران لوگ حضرت
زکریا علیہ السلام کا انتظار کررہے تھے اور حیران تھے کہ انہیں بیت اللہ میں اتنی دیر کیوں ہورہی ہے۔ (22)
جب آپ باہر تشریف لائے تو آپ سے بولا نہ جاسکا۔ وہ سمجھ گئے کہ آپ پر بیت اللہ میں وحیِ خدا نازل
ہوئی ہے کیونکہ آپ اشارہ کرتے تھے لیکن بول نہ سکتے تھے۔
(23)جب آپ کی امامت کے دن پورے ہوگئے تو آپ گھر تشریف لے گئے۔ (24)اس کے بعد
آپ کی زوجہ محترمہ حضرت الیشبع حاملہ ہو گئیں اور آپ نے خود کو پانچ مہینوں تک یہ کہہ کر چھپائے رکھا
کہ (25) یہ کام اللہ و تبارک تعالیٰ نے ان دنوں کیا جب اس نے مجھ پر نظر کی اور مجھے لوگوں میں رسوا اور
شرمندہ ہونے سے بچالیا۔

سیدنا عیسیٰ مسیح کی ولادت کی پیش گوئی

(26)چھٹے مہینے اللہ و تبارک تعالیٰ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو گلیل کے ایک شہر ناصرت میں ایک کنواری کے پاس بھیجا۔(27) جن کی منگنی حضرت یوسف نامی کے ایک شخص سے ہوچکی تھی۔ جو حضرت داؤد علیہ السلام کی نسل سے تھے۔ اس کنواری کا نام حضرت مریم بتولہ تھا۔(28)فرشتہ نے آپ کے پاس آکر کہا سلام و علیکم ورحمتہ اللہ وبارکاتہ۔ تم پر بڑا فضل ہوا ہے، پروردگار تمہارے ساتھ ہیں۔

(29)حضرت مریم صدیقہ فرشتہ کا یہ کلام سن کر گھبرائیں اور سوچنے لگیں کہ یہ کیسا سلام ہے۔

(30)لیکن فرشتہ نے آپ سے فرمایا: مریم تم خوف نہ کرو تم پر پروردگار کی مہربانی ہوئی ہے۔(31)تم حاملہ ہوگی اور تمہارے بیٹا پیدا ہوگا تم اس کا نام عیسیٰ رکھنا۔(32) وہ بزرگ ہوگا اور پروردگار کا محبوب کہلائے گا، رب العالمین اس کے باپ داؤد کا تخت اسے دیں گے۔(33) اور وہ آل یعقوب کے گھرانے پر ہمیشہ تک حکمرانی کرے گا۔ اور اس کی بادشاہی کبھی ختم نہ ہوگی۔

(34)حضرت مریم نے فرشتہ سے یہ پوچھا کہ یہ کس طرح ہوگا؟ میں تو کنواری ہوں۔(35)فرشتہ نے جواب دیا کہ روحِ پاک تم پر نازل ہوگی اور خدا تعالیٰ کی قدرت تم پر سایہ ڈالے گی، اس لئے وہ مقدس جو پیدا ہوگا خدا تعالیٰ کا محبوب کہلائے گا۔(36)اور دیکھو! تمہاری رشتہ دار الیشبع کے بھی بڑھاپے میں بیٹا ہونے والا ہے اور جسے لوگ بانجھ کہتے تھے وہ چھ ماہ سے حاملہ ہے۔(37) کیونکہ پروردگار کے نزدیک کچھ بھی غیر ممکن نہیں۔(38)حضرت مریم صدیقہ نے جواب دیا: میں پروردگار کی بندی ہوں، جیسا آپ نے فرمایا ہے اللہ کرے ویسا ہی ہو! تب فرشتہ ان کے پاس سے چلا گیا۔

حضرت مریم بتولہ اور حضرت الیشبع کی ملاقات

(39)انہی دنوں میں حضرت مریم تیار ہوکر جلدی سے یہودیہ کے پہاڑی علاقہ کے ایک شہر کو گئیں(40)اور حضرت زکریا علیہ السلام کے گھر میں داخل ہوکر حضرت الیشبع کو سلام کیا۔(41) جب حضرت الیشبع نے حضرت مریم بتولہ کا سلام سنا تو بچہ ان کے رحم میں اچھل پڑا اور حضرت الیشبع روحِ پاک سے بھر گئیں(42) اور بلند آواز پکار کر کہنے لگی: تم عورتوں میں مبارک ہیں اور تمہارے کے پیٹ کا پھل مبارک ہے۔(43)اور مجھ پر یہ فضل کس لئے ہوا کہ میرے مولا کی ماں میرے پاس آئیں؟(44) کیونکہ دیکھو! جونہی تمہارے سلام کی آواز میرے کانوں میں پہنچی بچہ خوشی کے مارے میرے پیٹ میں اچھل پڑا۔(45)مبارک ہے وہ جو ایمان لائی کہ پروردگار نے جو کچھ اسے کہا وہ پورا ہوکر رہے گا۔

حضرت مریم صدیقہ کا گیت

(46)اور حضرت مریم نے کہا:
میری جان پروردگار کی تعظیم کرتی ہے۔
(47)اور میری روح میرے نجات دینے والے خدا سے خوش ہوئی۔
(48)کیونکہ اس نے اپنی کنیز کی پست حالی پر نظر کی۔
دیکھو! اب سے لے کر ہر زمانہ کے لوگ مجھے مبارک کہیں گے۔
(49)کیونکہ خدائے قادر نے میرے لئے بڑے بڑے کام کئے ہیں اور اس کا نام پاک ہے۔
(50)اس کی رحمت اس سے ڈرنے والوں پر نسل بہ نسل جاری رہتی ہے۔
(51)اس نے اپنے بازو سے عظیم کام کئے ہیں۔ جو اپنے آپ کو بڑا سمجھتے تھے۔ اس نے انہیں تتر بتر کردیا۔
(52)اس نے حاکموں کو ان کے تخت سے نیچے گرادیا۔ اور پست حالوں کو اوپر اٹھادیا۔
(53)اس نے بھوکوں کو اچھی چیزوں سے سیر کردیا۔ لیکن دولتمندوں کو خالی ہاتھ لوٹادیا۔
(54)اس نے اپنے خادم اسرائیل کی دستگیری کی اپنی اس رحمت کی یادگاری میں
(55)جس کا اس نے ہمارے باپ دادا سے، ابراہیم سے اور اس کی آل اولاد سے وعدہ کیا تھا کہ وہ ان پر ہمیشہ تک ہوتی رہے گی۔

(56)اور حضرت مریم تقریباً تین ماہ تک حضرت الیشبع کے ساتھ رہیں اور پھر اپنے گھر لوٹ گئیں۔

حضرت یحییٰ علیہ السلام کی ولادت

(57)حضرت الیشبع کے وضعِ حمل کا وقت آپہنچا اور آپ کے بیٹا پیدا ہوا۔ (58)آپ کے پڑوسیوں اور رشتہ داروں نے یہ سن کر کہ پروردگارِ عالم نے آپ پر بڑا کرم کیا ہے آپ کے ساتھ مل کر خوشی منائی۔

(59)آٹھویں دن وہ بچے کا ختنہ کرنے کے لئے آئے اور اس کا نام اس کےوالد کے نام پر زکریا رکھنا چاہتے تھے ۔(60)لیکن اس کی ماں بول اٹھی اور کہنے لگی نہیں اس کا نام یحییٰ ہوگا۔(61) انہوں نے اس سے کہا: تمہارے خاندان میں کوئی بھی اس نام کا نہیں (62) تب انہوں نے اس کے والد سے اشاروں میں پوچھا کہ تم بچے کا نام کیا رکھنا چاہتے ہو؟(63)اس نے تختی منگوائی اور اس پر یہ لکھ کر کہ " اس کا نام یحییٰ ہے ۔" سب کو حیرت میں ڈال دیا۔ (64) اسی دم حضرت زکریا علیہ السلام کی زبان کھل گی اور بولنے اور پروردگار کی حمدو تمجید کرنے لگے ۔(65)اس واقعہ سے پڑوس کے تمام لوگوں پر دہشت چھا گئی اوریہودیہ کے تمام پہاڑی علاقوں میں ان باتوں کا چرچا ہونے لگا۔(66)اور سننے والے حیران ہو کر سوچتے تھے کہ یہ بچہ بڑا ہو کر کیا بنے گا کیونکہ پروردگار کی قدرت ابھی سے اس کے ساتھ ہے؟

حضرت زکریا علیہ السلام کا گیت

(67) تب حضرت زکریا علیہ السلام روحِ پاک سے بھر گئے اور نبوت کرنے لگے کہ

(68)اسرائیل کے پروردگار کی حمد ہو!

کیونکہ اس نے آکر اپنے لوگوں کو رہائی دی ہے۔

(69)اس نے اپنے خادم داؤد کے گھرانے میں ایک طاقتور نجات دہندہ کو برپا کیا ہے۔

(70)جیسا اس نے اپنے پاک نبیوں کی معرفت کہا تھا جو پرانے وقتوں سے ہوتے آئے ہیں۔

(71)تاکہ ہم اپنے دشمنوں سے اور کینہ رکھنے والوں سے نجات پائیں۔

(72)اور وہ ہمارے باپ دادا پر رحم کرے اور اپنے پاک عہد کو یاد فرمائے۔

(73)یعنی اس قسم کو اس نے ہمارے آباؤاجداد حضرت ابراہیم سے کھائی تھی۔

(74)تاکہ وہ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔

کہ ہم اپنے دشمنوں کے ہاتھ سے رہائی پا کر کسی بھی خوف کے بغیر

(75)اس کے حضور زندگی بھر

پاکیزگی اور پرہیزگاری سے عبادت کرتے رہیں۔

(76)اور یہ بچہ!

خدا تعالیٰ کا نبی کہلائے گا۔

کیونکہ تو پروردگارِ عالم کے آگے آگے چل کر اس کی راہیں تیار کرے گا؟ (77)تاکہ اس کے لوگوں کو اس نجات کا علم عطا ہو

جو گناہوں کی معافی سے حاصل ہوتی ہے۔

(78)ہمارے پروردگار کی اس بڑی رحمت کی وجہ سے ہم پر عالم بالا کا آفتاب طلوع ہوگا۔

(79)تاکہ ان کو جو تاریکی اور موت کے سایہ میں بیٹھے ہیں روشنی بخشے اور ہمارے قدموں کو سلامتی کی راہ پر ڈالے۔

(80)اور وہ بچہ بڑھتا گیا اور روحانی طور پر قوت پاتا گیا اور اسرائیل پر ظاہر ہونے کے دن تک بیابان میں رہا۔

رکوع 2

سیدنا عیسیٰ مسیح کی ولادت مبارک

(1)ان دنوں قیصر اوگستس کی طرف سے فرمان جاری ہوا کہ رومی حکومت کی ساری رعایا کے نام لکھے جائیں (2)،(یہ پہلی اسم نویسی تھی جو سوریا کے حاکم کورینس کے عہد حکومت میں ہوئی)(3) اور سب لوگ نام لکھوانے کے لئے اپنے اپنے شہر کو گئے ۔

(4)حضرت یوسف علیہ السلام بھی گلیل کے شہر ناصرت سے یہودیہ میں حضرت داؤد علیہ السلام کے شہر بیت لحم کو روانہ ہوئے۔ کیونکہ آپ حضرت داؤد کے گھرانے اور آل اولاد سے تھے (5)تاکہ وہاں اپنی منگیتر حضرت مریم کے ساتھ جو حاملہ تھیں نام لکھوائیں۔(6)جب وہ وہاں تھے تو حضرت مریم بتولہ وضعِ

حمل کا وقت آپہنچا۔ (7)اور ان کے پہلوٹھا بیٹا پیدا ہوا۔ آپ نے اسے کپڑے میں لپیٹ کر چرنی میں رکھ دیا کیونکہ ان کے لئے سرائے میں جگہ نہ تھی۔

چرواہے اور فرشتے

(8) کچھ چرواہے رات کے وقت ایک میدان میں اپنے ریوڑ کی نگہبانی کر رہے تھے۔ (9) پروردگار کا فرشتہ ان پر ظاہر ہوا اور پروردگار کی بزرگی ان کے چاروں طرف چمکنے لگی۔ وہ بری طرح ڈر گئے۔ (10) لیکن فرشتہ نے ان سے کہا: ڈرومت کیونکہ میں تمہیں بڑی خوشی کی بشارت دیتا ہوں جو ساری امت کے لئے ہوگی کہ آج (11) داؤد کے شہر میں تمہارے لئے ایک نجات دینے والا پیدا ہوا ہے یعنی عیسیٰ مسیح (12)اور اس کا تمہارے لئے یہ نشان ہوگا کہ تم ایک بچے کو کپڑے میں لپٹا اور چرنی میں پڑا ہوا پاؤ گے۔

(13) یکایک آسمان سے فرشتوں کا ایک لشکر اس فرشتے کے ساتھ ظاہر ہوا۔ فرشتے پروردگارِ عالم کی تمجید کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ (14)عرشِ معلیٰ پر رب العالمین کی تمجید ہو اور زمین ان آدمیوں کو جن سے وہ راضی ہے صلح اور سلامتی حاصل ہو۔

(15)جب فرشتے ان کے پاس سے آسمان پر چلے گئے تو چرواہوں نے آپس میں کہا: آؤ ہم بیت لحم کو چلیں اور جس واقعہ کی خبر پروردگارِ عالم نے ہمیں دی ہے اسے دیکھیں۔ (16)لہٰذا وہ جلدی سے روانہ ہوئے اور حضرت مریم بتولہ اور حضر یوسف علیہ السلام اور بچے کو جو چرنی میں پڑا تھا دیکھا۔(17) اور انہیں دیکھ کر وہ بات جو انہیں اس بچے کے بارے میں کہی گئی تھی مشہور کر دی۔ (18)چرواہوں کی باتیں سن کر سارے لوگ تعجب کرنے لگے۔(19)لیکن حضرت مریم بتولہ ساری باتوں کو دل میں رکھ کر ان پر غور کرنے لگیں۔(20)اور چرواہے جیسا انہیں بتایا گیا تھا ویسا ہی سب کچھ دیکھ کر اور سن کر اللہ وتبارک تعالیٰ کی حمد و تمجید کرتے ہوئے واپس چلے گئے۔

سیدنا عیسیٰ مسیح کا بیت اللہ میں پیش کیا جانا

(21)آٹھویں دن جب ان کے ختنہ کا وقت آیا تو ان کا نام عیسیٰ رکھا گیا۔ یہ وہی ہے نام ہے جو فرشتہ نے حضرت مریم بتولہ کے حاملہ ہونے سے پہلے دیا تھا۔

(22)جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کے مطابق ان کے طہارت کے دن پورے ہوگئے تو حضرت یوسف علیہ السلام اور حضرت مریم صدیقہ انہیں (یعنی سیدنا عیسیٰ) کو یروشلم لے گئے تاکہ انہیں پروردگار کی بارگاہ میں پیش کریں(23) (جیسا کہ پروردگار کی شریعت میں لکھا ہوا ہے کہ ہر پہلوٹھا پروردگار کے لئے پارسا ٹھہرے گا)۔(24) اور الٰہی شریعت کے مطابق قمریوں کا ایک جوڑا یا کبوتر کے دو بچے قربانی کے لئے لائیں۔

(25)اس وقت یروشلم میں ایک آدمی تھا جس کا نام شمعون تھا۔ وہ بڑا متقی اور پرہیزگار تھا وہ اسرائیل کے تسلی پانے کی راہ دیکھ رہا تھا اور روحِ پاک اس پر تھا۔(26) پاک روح نے اسے آگاہ کر دیا تھا کہ جب تک وہ پروردگار کے مسیح کو دیکھ نہ لے گا مرے گا نہیں۔(27)وہ روحِ پاک کی ہدایت سے بیت اللہ میں آیا اور جب کے سیدنا عیسیٰ مسیح کے والدین اسے اندر لائے تاکہ شریعت کے فرائض انجام دیں (28) تو شمعون نے انہیں گود میں لیا اور پروردگار کی حمد کر کے کہنے لگا: (29)اے مالک تو اپنے وعدہ کے مطابق اب اپنے خادم کو سلامتی سے رخصت کرتا ہے۔

(30) کیونکہ میری آنکھوں نے آپ کی نجات دیکھ لی ہے۔

(31) جسے آپ نے ساری امتوں کے سامنے تیار کیا ہے

(32)وہ غیر یہودیوں کے لئے انکشاف کا نور اور آپ کی امت اسرائیل کی عظمت بنے گا۔

(33)اور سیدنا مسیح کے والدین ان باتوں کو آپ کے بارے میں کہی جارہی تھیں تعجب سے سن رہے تھے۔

(34)جب شمعون نے انہیں برکت دی اور آپ کی والدہ ماجدہ حضرت مریم صدیقہ سے کہا: دیکھو یہ طے ہوچکا ہے کہ یہ بچہ اسرائیل میں بہت سے لوگوں کے زوال اور عروج کا باعث ہوگا اور ایسا نشان

بنے گا جس کی مخالفت کی جائے گی (35)تاکہ بہت سے دلوں کے اندیشے ظاہر ہوجائیں اور غم کی تلوار تمہاری جان کو بھی چھید ڈالے گی۔

(36)وہاں ایک عورت بھی تھی جو نبیہ تھی۔ اس کا نام حنہ تھا وہ آشر کے قبیلہ کے ایک شخص فنوایل کی بیٹی تھی۔وہ بڑی عمر رسیدہ تھی اپنی شادی کے بعد سات سال تک اپنے شوہر کے ساتھ رہی تھی۔(37)اب وہ بیوہ تھی اور چوراسی برس کی ہوچکی تھی۔وہ بیت اللہ سے جدا نہ ہوتی تھی بلکہ رات دن روزوں اور دعاؤں کے ساتھ بندگی خدا میں لگی رہتی تھی۔(38)اس وقت وہ بھی وہاں آکر پروردگار کا شکر ادا کرنے لگی اور ان سب سے جو یروشلم کی رہائی کے منتظر تھے اس بچہ کے بارے میں گفتگو کرنے لگی۔

(39)جب حضرت یوسف علیہ السلام اور حضرت مریم صدیقہ نے شریعت الہیٰ کے مطابق سارے کام انجام دے چکے تو گلیل میں اپنے شہر ناصرت کو لوٹ گئے۔(40)اور سیدنا عیسیٰ مسیح بڑھتے اور قوت پاتے گئے اور حکمت سے معمور ہوتے گئے اور پروردگار کی بخشش ان پر تھی۔

بارہ سالہ سیدنا عیسیٰ مسیح بیت اللہ میں

(41)آپ کے والدین ہر سال عید فسح کے لئے یروشلم جایا کرتے تھے۔(42)جب آپ بارہ سال کے ہوگئے تو وہ آپ کو عید کے دستور کے مطابق یروشلم لے گئے۔(43)جب عید کے دن گذر گئے تو آپ کے والدین واپس چلے گئے۔ لیکن آپ یروشلم میں رہ گئے اور آپ کے والدین کو اس بات کا پتا نہ تھا۔ (44)ان کا خیال تھا کہ آپ قافلہ کے ساتھ ہیں۔ لہذا وہ ایک منزل آگے نکل گئے اور آپ کو اپنے رشتہ داروں اور دوستوں میں ڈھونڈنے لگے۔(45)جب آپ نہیں ملے تو آپ کی جستجو میں یروشلم واپس آئے۔(46)تین دن کے بعد انھوں نے آپ کو بیت اللہ کے اندر دینی معلموں کے درمیان بیٹھے ہوئے ان کی سنتے اور ان سے سوال کرتے پایا(47)اور جو لوگ آپ کی باتیں سن رہے تھے وہ آپ کی ذہانت اور آپ کے جوابوں پر متعجب تھے۔(48)جب آپ کے والدین نے آپ کو دیکھا تو انہیں حیرت ہوئی۔آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ سے فرمایا: بیٹا تم نے ہم سے ایسا کیوں کیا ؟ تمہارے والد اور میں تمہیں ڈھونڈتے ڈھونڈتے پریشا ہوگئے49)آپ نے ان سے پوچھا: آپ مجھے کیوں ڈھونڈتے پھرتے تھے ؟ کیا آپ کو معلوم نہ تھا کہ میرا اپنے پرورگار کے گھر میں(یعنی بیت اللہ) ہونا ضروری ہے۔(50)لیکن وہ سمجھ نہ پائے کہ وہ ان سے کیا فرمارہے ہیں۔

(51) تب آپ ان کے ساتھ روانہ ہو کر ناصرت میں آئے اور ان کے تابع رہے اور آپ کی والدہ ماجدہ نے یہ ساری باتیں اپنے دل میں رکھیں۔(52)اور سیدنا عیسیٰ مسیح حکمت اور قدوقامت میں بڑھتے اور خدا اور انسان کی نظر میں مقبول ہوتے چلے گئے۔

رکوع 3

حضرت یحییٰ اصطباغی کی تبلیغ

(1)قیصر تبریس کی دورِ حکومت کے پندرھویں برس جب پینطس پلاطس یہودیہ کا گورنر تھا اور ہیرودیس گلیل کے چوتھائی حصہ پر اور اس کا بھائی فلپس اینوریہ اور ترخونی تس کے چوتھائی حصہ اور لسانیاس ابلینے کے چوتھائی حصہ پر حکمران تھے۔(2) حنا اور کائفا امامِ اعظم تھے۔اس وقت پروردگار کا کلام بیابان میں حضرت زکریا علیہ السلام کے بیٹے حضرت یحییٰ علیہ السلام پر نازل ہوا۔(3) اور وہ یردن کے ارد گرد کے علاقوں میں جا کر گناہوں کی معافی کے لئے توبہ کے اصطباغ کی تبلیغ کرنے لگے۔(4)جیسا کہ حضرت یسعیاہ علیہ السلام کے صحیفہ میں لکھا ہے:

بیابان میں کوئی پکاررہا ہے
پروردگار کے لئے راہ تیار کرو
اس کے لئے سیدھے راستے بناؤ
(5) ہر گھاٹی بھردی جائے گی
اور ہر پہاڑ اور ٹیلا نیچا کردیا جائے گا۔
نیز راستے سیدھے کردیئے جائیں گے
اور ناہموار راہیں ہموار بنادی جائیں گی۔
(6) اور تمام بشر خدا کی نجات دیکھیں گے۔

(7)حضرت یحیٰی ان لوگوں سے جو گروردر گروہ آپ کے پاس اصطباغ لینے کے لئے آتے تھے یہ کہتے تھے :

اے سانپ کے بچو!

تمہیں کس نے آگاہ کردیا کہ آنے والے غضب سے بھاگ نکلو؟

(8) توبہ کے لائق پھل لاؤ

اور آپس میں یہ کہنا شروع نہ کرو کہ ہم آل ابراہیم میں سے ہیں۔ کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا ابراہیم کے لئے ان پتھروں سے اولاد پیدا کرسکتا ہے۔

(9) اور درختوں کی جڑ پرپہلے ہی سے کلہاڑا رکھ دیا گیا ہے۔ پس جو درخت اچھا پھل نہیں لاتا وہ کاٹا اور آگ میں ڈالاجاتا ہے۔

(10)لوگوں نے آپ سے دریافت کیا کہ آخرہم کیا کریں ؟(11) حضرت یحیٰی نے جواب دیا: جس کے پاس دو کرتے ہوں، اس کے ساتھ جس کے پاس ایک بھی نہ ہو بانٹ لے اور جس کے پاس کھانا ہووہ بھی ایسا ہی کرے (12) اور ٹیکس لینے والے بھی اصطباغ لینے آئے اور پوچھنے لگے : استاد محترم ہم کیا کریں ؟ (13) آپ نے ان سے کہا : جتنا لینے کا تمہیں اختیار دیا گیا ہے اس سے زیادہ نہ لو (14) تب بعض سپاہیوں نے بھی پوچھا کہ ہم کیا کریں؟اور آپ نے ان سے یہ بھی فرمایا: کسی پر جھوٹا الزام مت لگاؤ اور نہ ڈرادھمکا کر کسی سے کچھ لو۔ اپنی تنخواہ پر قناعت کرو۔

(15)جب لوگ بڑے شوق سے منتظر تھے اور دل ہی دل میں سوچ رہے تھے ہو نہ ہو یہ یحیٰی ہی مسیح ہے (16) توحضرت یحیٰی نے جواب دیتے ہوئے فرمایا: میں تو تمہیں پانی سے اصطباغ دیتا ہوں لیکن وہ مجھ سے بھی زیادہ زور آور ہیں اور آنے والے ہیں۔ میں تو اس لائق بھی نہیں کہ ان کی جوتیوں کے تسمے کھول سکوں۔وہ تمہیں پاک روح اور آگ سے اصطباغ دیں گے ۔ (17) ان کا چھاج ان کے ہاتھ میں ہے اور وہ اپنے کھلیان کو خوب صاف کریں گے اور گیہوں کو اپنے کھتے میں جمع کریں گے اور بھوسے کواس کی آگ میں جلائیں گے جو بجھتی ہی نہیں۔ (18)اور حضرت یحیٰی انہیں نصیحت کے طور پر بہت سی باتیں بتاتے اور خوشخبری سناتے رہے۔(19)ہیرودیس چوتھائی علاقہ پر حکمران تھا۔ حضرت یحیٰی نے سرزنش کی تھی کیونکہ اس نے اپنے بھائی فلپس کی بیوی سے شادی کرلی تھیں اور دوسری بہت سے بدکاریاں بھی کی تھیں۔ (20) اس نے سب سے بری حرکت یہ کی تھی کہ حضرت یحیٰی کو قید میں ڈلوادیا۔

سیدنا عیسیٰ مسیح کا اصطباغ اور شجرہِ نسب

(21)جب سب لوگ اصطباغ لے رہے تھے تو سیدنا عیسیٰ مسیح نے بھی اصطباغ لیا اور جب آپ دعا کررہے تھے توآسمان کھل گیا(22) اور پاک روح جسمانی صورت میں کبوتر کی مانند آپ پر نازل ہوا اور آسمان سے ایک آواز آئی: تم میرے پیارے محبوب ہو تم سے میں بہت خوش ہوں۔

(23)جب سیدنا عیسیٰ مسیح اپنی تبلیغ شروع کی توآپ تقریباً تیس برس کے تھے۔ آپ حضرت یوسف کے بیٹے سمجھے جاتے تھے جو عیلی کے بیٹھے۔ (24) وہ متات کا، وہ لاوی کا وہ ملکی کاوہ ینا کا اور وہ یوسف کا بیٹا تھا (25) وہ متت یاہ کا وہ عاموس کا، وہ ناحوم کا اور وہ اسلیاہ کا اور وہ نوگہ کا بیٹا تھا(26)وہ ماعت کاوہ متتیاہ کاوہ شمعی کاوہ یوشخ کا اوروہ یوداہ کا بیٹا تھا (27) وہ یحیٰی کاوہ ریسا کاوہ زربابل کا،وہ سیالتی ایل کا ، اوروہ نیری کا بیٹا تھا،(28)وہ ملکی کاوہ ادی کا، وہ قوسام کا،وہ المودام کا اور وہ دعیر کا بیٹا تھا، (29)وہ یشوع کا ،وہ الیعزر کا ، وہ یوریم کا ،وہ متات کا ، اور وہ لاوی کا بیٹا تھا(30)وہ شمعون کا، وہ یہوداہ کا، وہ یوسف کا، وہ یوتام کا اوروہ الیاقیم کا بیٹا تھا (31)وہ ملیاہ کا، وہ مناہ کاوہ متتاہ کاوہ ناتن کا اور وہ داؤد کا بیٹا تھا۔ (32) وہ یسی کا ، وہ عوبید کاوہ بوعزکاوہ سلمون کا اور وہ خمسون کا بیٹا تھا ۔(33)وہ عمینداب کاوہ ارنی کا ، وہ حصرون کاوہ فارص کا اور وہ یہوداہ کا بیٹا تھا۔(34)وہ یعقوب کاوہ اضحاق کاوہ ابراہام کاوہ تارہ کا اور وہ نحور کا بیٹا تھا۔(35) وہ سروج کاوہ روعوکاوہ فلج کاوہ عبر کا اور سلح کا بیٹا تھا (36)وہ قینان کاوہ ارفکسد کاوہ سم کاوہ نوح کا اوروہ لمک کا بیٹا تھا (37)وہ متوسلح کاوہ حنوک کاوہ یارد کا،وہ مہلل ایل کا اوروہ قینان کا بیٹا تھا (38) وہ انوس کا وہ سیت کا اوروہ آدم کا اوروہ خدا کا بیٹا تھا۔

رکوع 4

سیدنا عیسیٰ مسیح کی آزمائش

(1)سیدنا عیسیٰ مسیح پاک روح سے بھرے ہوئے یردن سے لوٹے اور روحِ پاک کی ہدایت سے بیابان میں چلے گئے (2)اور چالیس دن تک ابلیس کےذریعے آزمائے جاتے رہے ۔ ان دنوں میں آپ نے کچھ نہ کھایا اور ان کے پورے ہوجانے پر آپ کو بھوک لگی ۔ (3) تب ابلیس نے آپ سے کہا اگر آپ پروردگار کے محبوب ہیں تو اس پتھر سے کہہ دیجئے کہ روٹی بن جائے ۔(4)سیدنا عیسٰی مسیح نے اسے جواب دیا : لکھاہے کہ آدمی صرف روٹی ہی سے زندہ نہیں رہتا ۔(5)اور ابلیس نے آپ کو ایک اونچے مقام پر لے جاکر پل بھر میں دنیا کی ساری مملکتیں دکھادیں ۔ (6)اور آپ سے کہا : میں یہ سارا اختیار اور شان وشوکت آپ کو عطا کروں گا کیونکہ یہ میرے سپرد کئےگئے ہیں اور میں جسے چاہوں دے سکتا ہوں (7)لہذا اگر آپ مجھے سجدہ کردیں گے تو یہ سب کچھ آپ کا ہوجائے گا ۔ (8)سیدنا عیسیٰ مسیح نے جواب میں اسے کہا : کلامِ الہیٰ میں لکھاہے :

تم اپنے پروردگار کو سجدہ کر
اور صرف اسی کی عبادت کر ۔

(9)اور پھر وہ آپ کو یروشلم میں لے گیا اور بیت اللہ کے سب سے اونچے مقام پر کھڑا کرکے کہنے لگا کہ اگر آپ اللہ وتبارک تعالیٰ کے محبوب ہیں تو یہاں سے اپنے آپ کو گرادیں ، (10) کیونکہ کلام الہیٰ میں لکھاہے کہ :

وہ آپ کے بارے میں اپنے فرشتوں کو حکم دے گا کہ آپ کی حفاظت کریں ۔
(11)وہ آپ کو اپنے ہاتھوں پر اٹھالیں گے
تاکہ آپ کے پاؤں کو کسی پتھر سے ٹھیس نہ لگنے پائے ۔

(12) سیدنا عیسیٰ مسیح نے جواب دیا : کلام الہیٰ میں یہ بھی لکھاہے کہ اپنے پروردگار کی آزمائش نہ کر ۔

(13)جب ابلیس اپنی ہر آزمائیش ختم کرچکا توکچھ عرصہ کے لئے آپ کے پاس سے چلا گیا ۔

ناصرت میں سیدنا عیسیٰ کی بے قدری

(14) پھر سیدنا عیسیٰ مسیح روح کی قوت سے معمور ہوکر گلیل کوواپس آئے اور چاروں طرف کے سارے علاقہ میں آپ کی شہرت پھیل گئی ۔(15)آپ ان کے عبادتخانوں میں تعلیم دیتے تھے اور سب لوگ آپ کی تعریف کرتے تھے ۔

(16)پھر آپ ناصرت میں آئے جہاں آپ نے پرورش پائی تھی ۔ اور اپنے دستور کے مطابق سبت (یعنی یہودیوں کے مطابق ہفتہ کا پاک دن)کے دن عبادت خانہ میں تشریف لے گئے ۔ آپ تلاوت کلام پاک پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے (17) توحضرت یسعیاہ کا صحیفہ آپ نے کھولا اور وہ مقام نکالا جہاں یہ لکھا تھا :

(18) پروردگار کی روح مجھ پر ہے ۔
اس نے مجھے مسح کیاہے تاکہ میں
غریبوں کو خوشخبری سناؤں ۔
اس نے مجھے بھیجاہے تاکہ میں قیدیوں کورہائی اور اندھوں کو بینائی کی خبردوں ۔
کچلے ہوؤں کوآزادی بخشوں ۔
(19) اور پروردگار کے سال مقبول کا اعلان کروں ۔

(20)پھر آپ نے صحیفہ بند کرکے امام کے حوالے کردیا اور بیٹھ گئے ۔ اور جو لوگ عبادتخانہ میں موجود تھے ان سب کی آنکھیں آپ پر لگی تھیں ۔(21)اور آپ ان سے فرمانے لگے : یہ نوشتہ جو تمہیں سنایا گیا پورا ہوگیا ۔ (22) سب نے آپ کی تعریف کی اور ان تقویت بخش باتوں کو جو آپ ارشاد فرماتے تھے تعجب کرکے کہنے لگے کہ : کیا یوسف کا بیٹا نہیں ؟ (23)آپ نے ان سے فرمایا تم ضرور یہ مثل مجھ پر کہو گے کہ اے حکیم اپنا توعلاج کر ، جو باتیں ہم نے کفر نحوم میں ہوتے سنی ہیں انہیں یہاں اپنے وطن میں بھی کر (24)اور آپ نے ان سے فرمایا کہ تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ کوئی نبی اپنے وطن میں مقبول نہیں ہوتا ۔ (25) یہ حقیقت ہے کہ الیاس نبی کے زمانہ میں ساڑھے تین برس تک بارش نہ ہونے کی وجہ سے تمام ملک میں سخت کال پڑا ۔ اس وقت بہت سے بیوائیں بنی اسرائیل میں تھیں ۔

(26) تو بھی الیاس ان میں سے کسی کے پاس نہیں بلکہ صیدا کے ایک شہر صارپت کی ایک بیوہ کے پاس بھیجے گیا۔(27) اور الیشع نبی کے زمانہ میں اسرائیل میں بہت سے کوڑھی تھے لیکن ان میں سے کوئی پاک صاف نہیں کیا گیا سوائے نعمان کے جو سیریا کا باشندہ تھا۔(28) جو لوگ عبادت خانہ میں موجود تھے ان باتوں کو سنتے ہی غصہ سے بھر گئے ۔(29) وہ اٹھے اور انہوں نے سیدنا عیسیٰ مسیح کو شہر سے باہر نکال دیا اور پھر آپ کو اس پہاڑی کی چوٹی پر لے گئے جس پر ان کا شہر آباد تھا تا کہ آپ کو وہاں سے نیچے گرادیں(30) لیکن آپ ان کے درمیان سے گزر کر چلے گئے۔

ایک بدروح کا نکالا جانا

(31) پھر آپ گلیل کے ایک شہر کفر نحوم میں تشریف لے گئے جہاں آپ ہر سبت کو تعلیم دیتے تھے(32)اور لوگ آپ کی تعلیم سن کر حیران ہوتے تھے کیونکہ آپ اختیار کے ساتھ کلام کرتے تھے۔

(33) عبادت خانہ میں ایک آدمی تھا جس میں بدروح تھی وہ بڑی آواز سے چلانے لگا : (34) اے عیسیٰ ناصری ! آپ کو ہم سے کیا کام ؟ کیا آپ ہمیں ہلاک کرنے آئے ہیں؟ میں جانتا ہوں کہ آپ کون ہیں ۔آپ پروردگار کے قدوس ہیں۔(35) سیدنا عیسیٰ مسیح نے بدروح کو ڈانٹا اور کہا : چپ رہ اور اس آدمی میں سے نکل جا۔ اس پر بدروح نے اس آدمی کو ان کے درمیان زمین پر دے پٹکا اور اسے ضرر پہنچائے بغیر اس میں سے نکل گئی۔(36)سب لوگ ورطہ حیرت میں ہو کر ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ یہ کیسا کلام ہے ؟ وہ اختیار اور قدرت کے ساتھ بدروحوں کو حکم دیتے ہیں اوروہ بالکل نکل جاتی ہیں۔(37) اور آس پاس کے ہر علاقہ میں آپ کی دھوم مچ گئی۔

بیماروں کو شفا بخشنا

(38)عبادت خانہ سے نکل کر سیدنا عیسیٰ مسیح شمعون کے گھر پہنچے۔ شمعون کی ساس تیز بخار میں مبتلا تھی۔ لوگوں نے سیدنا عیسیٰ سے اس کا ذکر کیا۔(39) اور آپ نے اس کی طرف جھک کر بخار کو جھڑکا اوروہ اتر گیا۔ وہ فوراً اٹھی اور ان کی خدمت میں لگ گئی۔

(40) سورج کے ڈوبتے ہی لوگ گھروں سے طرح طرح کی بیماریوں والے مریضوں کو سیدنا مسیح کے پاس لاتے تھے اور آپ ایک ایک پر ہاتھ رکھتے اور انہیں شفا بخشتے تھے ۔(41) اور بدروحیں بھی چلاتی ہوئی اور یہ کہتی ہوئی کہ آپ پروردگار کے محبوب ہیں کئی لوگوں میں سے نکل جاتی تھیں چونکہ انہیں معلوم کہ آپ مسیح ہیں آپ انہیں جھڑکتے اور بولنے نہ دیتے تھے۔

(42) صبح ہوتے آپ نکل کر کسی ویران جگہ تشریف لے جاتے تھے۔ لوگ ہجوم در ہجوم آپ کو ڈھونڈتے ہوئے آپ کے پاس آجاتے تھے اور آپ کو روکتے تھے ہمارے پاس سے مت جائیں۔(43) لیکن آپ فرماتے تھے : میرا دوسروں شہروں میں دین الہیٰ کی تبلیغ کرنا ضروری ہے کیونکہ میں اسی لئے بھیجا گیا ہوں۔ اور آپ گلیل کے عبادت خانوں میں تبلیغ کرتے رہے۔

رکوع 5

سیدنا عیسیٰ مسیح کے پہلے صحابہ کرام

(1) ایک دن سیدنا عیسیٰ مسیح گینسرت کی جھیل کے کنارے کھڑے تھے اور لوگوں کا ایک ہجوم کلام الہیٰ سننے کی غرض سے آپ پر گرا پڑتا تھا۔(2) آپ نے دو کشتیاں کنارے لگی دیکھیں۔ مچھلی پکڑنے والے انہیں وہاں چھوڑ کر اپنے جال دھونے میں مشغول تھے۔(3) آپ ان میں سے ایک کشتی پر تشریف لے گئے اور اس کشتی کے مالک شمعون سے فرمانے لگے کہ کشتی کو کنارے سے ہٹا کر ذرا دور لے چلو۔ پھر آپ کشتی میں بیٹھ گئے اور لوگوں کو اپنی تعلیم سے فیض یاب کرنے لگے ۔(4) جب آپ ان سے کلام کر چکے تو آپ نے شمعون سے فرمایا: کشتی کو گہرے پانی میں لے چلو اور تم شکار کے لئے اپنے جال ڈالو۔(5)شمعون نے جواب میں کہا ہم نے ساری رات محنت کی لیکن کچھ ہاتھ نہ آیا، لیکن آپ کے کہنے پر جال ڈالتے ہیں۔(6)چنانچہ انہوں نے جال ڈالے اور مچھلیوں کا اتنا بڑا غول گھیر لیا کہ ان کے جال پھٹنے لگے۔(7) تب انہوں نے دوسری کشتی والے ساتھیوں کو اشارہ کیا کہ آؤ اور ہماری مدد کرو۔ پس وہ آئے اور دونوں کشتیوں کو مچھلیوں سے اس قدر بھر دیا کہ وہ ڈوبنے لگیں۔

(8)شمعون پطرس نے یہ دیکھا تو وہ سیدنا عیسیٰ مسیح کے پاؤں پر گر کر کہنے لگا : اے مولا میں گنہگار آدمی ہوں آپ میرے پاس سے چلے جائیں ۔(9) وجہ یہ تھی کہ وہ اور اس کے ساتھی مچھلیوں کے اتنے بڑے شکار سے سبب حیرت زدہ تھے ۔(10)یہی حال زبدی کے بیٹوں یعقوب اور یحییٰ کا تھا جو

شمعون کے ساتھی تھے۔ سیدنا عیسیٰ مسیح نے شمعون سے کہا: خوف نہ کرو، اب سے تم آدم گیری کرو گے۔(11) وہ کشتیوں کو کنارے پر لے آئے اور سب کچھ چھوڑ کر آپ کے پیچھے ہولئے۔

ایک کوڑھی کا شفا پانا

(12) ایک دفعہ آپ اس علاقہ کے ایک شہر میں تھے تو ایسا ہوا کہ ایک آدمی جس کے سارے جسم پر کوڑھ پھیلا ہوا تھا سیدنا عیسیٰ مسیح کو دیکھ کر منہ کے بل گرا اور التجا کرنے لگا کہ اے مولا اگر آپ چاہیں تو مجھے پاک صاف کرسکتے ہیں (13) اور آپ نے ہاتھ بڑھا کر اسے چھوا اور کہا: میں چاہتا ہوں کہ تم پاک صاف ہوجاؤ اور اسی وقت اس کا کوڑھ جاتا رہا۔ (14) تب سیدنا عیسیٰ نے اسے تاکید کہ کسی سے کچھ نہ کہنا بلکہ سیدھا امام کے پاس جا کر اپنے آپ کو دکھا اور اپنے ساتھ وہ نذریں بھی لے جا جو موسیٰ نے مقرر کی ہیں تاکہ لوگوں کے لئے گواہی ہو۔

(15) لیکن سیدنا عیسیٰ مسیح کے بارے میں سب کو خبر ہو گئی اور لوگ کثرت سے جمع ہونے لگے تاکہ آپ کی تعلیم سنیں اور اپنی بیماریوں سے شفا پائیں۔(16) لیکن آپ اکثر غیر آباد مقاموں میں چلے جاتے اور دعا کیا کرتے تھے۔

ایک مفلوج کا شفا پانا

(17) ایک دن ایسا ہوا کہ آپ تعلیم دے رہے تھے اور کچھ دینی علما اور شریعت کے عالم جو گلیل اور یہودیہ کے ہر قصبہ اور یروشلم سے آئے تھے وہاں بیٹھے ہوئے تھے اور قدرت الٰہی آپ کے ساتھ تھی کہ آپ بیماروں کو شفا دیں۔(18) کچھ لوگ ایک مفلوج کو چارپائی پر ڈال کر لائے اور کوشش کرنے لگے کہ اسے اندر لے جا کر آپ کے سامنے رکھ دیں۔(19) لیکن بھیڑ اس قدر تھی کہ وہ اسے اندر نہ لے جاسکے، تب وہ چھت پر چڑھ گئے اور کھپریل ہٹا کر مفلوج کو چارپائی سمیت لوگوں کے بیچ میں سیدنا عیسیٰ کے سامنے اتار دیا (20) آپ نے ان کا ایمان دیکھ کر کہا: دوست! تمہارے گناہ معاف ہوئے۔
(21) شریعت کے عالم اور دینی علما سوچنے لگے کہ یہ آدمی کون ہے جو کفر بکتا ہے، خدا کے سوا کون گناہ معاف کرسکتا ہے؟ (22) آپ کو ان خیالات معلوم ہوگئے۔ آپ نے جواب میں ان سے فرمایا: تم اپنے دلوں میں ایسی باتوں کیوں سوچتے ہو؟ (23) کیا یہ کہنا زیادہ آسان ہے کہ تمہارے گناہ معاف ہوئے یا یہ کہنا کہ اٹھ اور چل پھر؟ (24) لیکن تمہیں معلوم ہو کہ ابن آدم (یعنی سیدنا عیسیٰ) کو زمین پر گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے آپ نے مفلوج سے کہا: میں تم سے کہتا ہوں اٹھو اور اپنی چارپائی اٹھا کر اپنے گھر کو چلے جاؤ۔ (25) وہ ان کے سامنے اسی وقت اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور جس چارپائی پر وہ پڑا تھا اسے اٹھا کر خدا کی تمجید کرتا ہوا اپنے گھر کو چلا گیا۔ (26) وہ سب حیران رہ گئے اور خدا کی تمجید کرنے لگے۔ ان پر خوف طاری ہو گیا اور وہ کہنے لگے کہ آج ہم نے عجیب باتیں دیکھی ہیں۔

لاوی کا بلایا جانا

(27) ان واقعات کے بعد آپ وہاں سے نکلے اور ایک محصول لینے والے کو جس کا نام لاوی تھا محصول کی چوکی پر بیٹھے دیکھا۔ سیدنا عیسیٰ نے اسے فرمایا: میرے پیچھے ہولے۔ (28) وہ اٹھا اور سب کچھ چھوڑ کر آپ کے پیچھے ہولیا۔
(29) پھر لاوی نے اپنے گھر میں سیدنا عیسیٰ کے لئے ایک بڑی ضیافت کا اہتمام کیا اور وہاں محصول لینے والوں اور دوسرے لوگوں کو جو ضیافت میں شریک تھے بڑا مجمع تھا۔ (30) دینی علما اور شریعت کے عالم آپ کے صحابہ کرام سے شکایت کرنے لگے کہ تم محصول لینے والوں اور گنہگاروں کے ساتھ کیوں کھاتے پیتے؟ (31) آپ سیدنا نے جواب میں ان سے فرمایا: کہ بیماروں کو طبیب کی ضرورت ہوتی ہے تندرستوں کو نہیں (32) میں متقی اور پرہیزگاروں کو نہیں بلکہ گنہگاروں کو توبہ کرنے کے لئے بلانے آیا ہوں۔

روزہ رکھنے کے بارے میں سوال

(33) انہوں نے سیدنا عیسیٰ مسیح سے کہا: یحییٰ کے صحابہ کرام تو اکثر روزہ رکھتے ہیں اور دعائیں کرتے ہیں اور اسی طرح دینی علما کے بھی لیکن آپ کے صحابہ کرام تو کھاتے پیتے رہتے ہیں (34) سیدنا عیسیٰ مسیح نے ان سے فرمایا: کیا تم دلہا کی موجودگی میں براتیوں سے روزہ رکھواسکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ (35) لیکن وہ دن آئیں گے کہ دلہا ان سے جدا کیا جائے گا تب وہ روزہ رکھیں گے۔
(36) اور آپ نے ان سے ایک تمثیل بھی بیان کی کہ نئی پوشاک کو پھاڑ کر اس کا پیوند پرانی پوشاک پر کوئی نہیں لگاتا ورنہ نئی بھی پھٹے گی اور اس کا پیوند پرانی پوشاک سے میل بھی نہ کھائے

گا۔(37)تازے مے کو بھی پرانی مشکوں میں کوئی نہیں بھرتا ورنہ مشکیں بھی برباد ہوجائیں گی۔(39)پرانی مے پی کر نئی کی خواہش کوئی نہیں کرتا کیونکہ وہ کہتا ہے کہ پرانی ہی خوب ہے۔

رکوع 6

سبت کا مالک

(1)ایک دفعہ سیدنا عیسیٰ مسیح سبت کے دن کھیتوں میں ہو کر گذر رہے تھے اور آپ کے صحابہ کرام بالیں توڑ کر ہاتھوں سے مل مل کر کھاتے جاتے تھے(2) اس پر بعض دینی علما نے کہا تم ایسا کام کیوں کرتے ہو جو سبت کے دن کرنا جائز نہیں ؟ (3)سیدنا عیسیٰ مسیح نے انہیں فرمایا: کیا تم نے کبھی نہیں پڑھا کہ جب داؤد اور ان کے ساتھی بھوکے تھے تو اس نے کیا کیا؟ (4) وہ کیسے بیت اللہ میں داخل ہوا اور نذر کی ہوئی روٹیاں لے کر خود بھی کھائیں اور اپنے ساتھیوں کو بھی دیں۔ایسی روٹیوں کا کھانا سوائے امام کے کسی اور کو روا نہیں تھا۔(5)پھر آپ نے ان سے فرمایا: ابن آدم سبت کا مالک ہے۔

(6) ایک دفعہ آپ عبادت خانہ میں جا کر تعلیم دے رہے تھے اوروہ بھی سبت کا دن تھا۔وہاں ایک آدمی تھا جس کا دایاں ہاتھ سوکھا ہوا تھا۔(7)شریعت کے عالم اور دینی علما آپ کی تاک میں تھے کہ اگر آپ سبت کے دن اسے شفا بخشیں گے تو انہیں آپ پر الزام لگانے کا موقع ہاتھ آجائے گا۔(8)لیکن سیدنا عیسیٰ کو ان کے خیالات معلوم ہوگئے۔آپ نے سوکھے ہوئے ہاتھ والے آدمی سے کہا: اٹھو اور بیچ میں کھڑے ہوجاؤ وہ اٹھا اور کھڑا ہوگیا۔(9) تب آپ نے ان سے کہا: میں تم سے یہ پوچھتا ہوں کہ سبت کے دن نیکی کرنا روا ہے یا بدی کرنا، جان بچانا یا ہلاک کرنا ؟(10) اور آپ ان سب پر نظر دوڑا کر اس آدمی سے کہا: اپنا ہاتھ بڑھاؤ، اس نے بڑھایا اور اس کا ہاتھ درست ہوگیا۔(11)وہ غصہ کے مارے پاگل ہوگئے اور آپس میں کہنے لگے کہ ہم عیسیٰ کے ساتھ کیا کریں ؟

صحابہ کرام کا انتخاب

(12) ان دنوں میں ایسا ہوا کہ آپ دعا کرنے کے لئے ایک پہاڑ پر گئے اور رات بھر اللہ و تبارک تعالیٰ سے دعا کرتے رہے۔(13)جب دن نکلا تو آپ نے اپنے صحابیوں کو پاس بلایا اور ان میں سے بارہ کو چن کر انہیں رسول کا لقب دیا۔(14)یعنی شمعون جس کا نام آپ نے پطرس بھی رکھا اور اس کا بھائی اندریاس اور یعقوب اور یحییٰ اور فلپس اور برتلمائی (16) اور یعقوب کا بیٹا یہوداہ اور یہوداہ اسکریوتی جو غدار ثابت ہوا۔(17) تب آپ ان کے ساتھ نیچے اترے اور میدان میں آٹھہرے ہوئے اور وہاں آپ کے بہت سے صحابی جمع تھے اور سارے یہودیہ اور یروشلم اور صور اور صیدا کے ساحل سے آنے والوں کا ایک ہجوم بھی وہاں موجود تھا۔(18) یہ لوگ آپ کی تعلیم سننے اور اپنی بیماریوں سے شفا پانے کے لئے آئے تھے اور جو لوگ بدروحوں کی وجہ سے دکھ تکلیف میں مبتلا تھے وہ بھ اچھے کردیئے گئے۔(19) سب آپ کو چھونے کی کوشش کرتے تھے کیونکہ آپ میں سے قوت نکلتی تھی جس کے باعث سب لوگوں کو شفا عنایت ہوتی تھی۔

(20) آپ نے اپنے صحابہ کرام پر نظر ڈالی اور ان سے ارشاد فرمایا:

مبارک ہو تم جو غریب ہو کیونکہ آسمان کی بادشاہی تمہاری ہے۔

(21) مبارک ہو تم جو ابھی بھوکے ہو کیونکہ تم آسودہ ہوگے۔

(22) مبارک ہو تم جب ابن آدم کے سبب سے لوگ تم سے کینہ رکھیں اور تمہیں الگ کردیں، تمہاری بے عزتی کریں اور تمہارے نام کو برا جان کر کاٹ دیں۔

(23)اس دن خوش ہونا اور شادمانی کرنا کیونکہ آسمان پر بڑا اجر حاصل ہوگا اس لئے کہ ان کے آباوٴجداد نے نبیوں کے ساتھ بھی ایساہی سلوک کیا تھا

(24)مگر افسوس تم پر جو دولتمند ہو کیونکہ تم اپنی تسلی پا چکے ہو۔

(25)افسوس تم پر جو اب سیر ہو کیونکہ تم بھوک کا شکار ہوگے۔افسوس تم پر جو اب ہنستے ہو کیونکہ تم ماتم کروگے اور روؤ گے۔

(26)افسوس تم پر جب سب لوگ تمہیں بھلا کہیں کیونکہ ان کے آباوٴ اجداد جھوٹے نبیوں کے ساتھ بھی یہی کرتے تھے۔

دشمنوں سے محبت

(27)میں تم سامعین سے کہتاہوں کہ اپنے دشمنوں سے محبت رکھو۔ اور جو تم سے کینہ رکھتے ہیں ان کا بھلا کرو۔ (28)جو تم پر لعنت کریں ان کے لئے برکت چاہو جو تمہاری بے عزتی کریں انہیں دعا دو۔(29)اگر کوئی تمہارے ایک گال پر طمانچہ مارتاہے تو دوسرا بھی اس کی طرف پھیر دو۔ اگر کوئی چوغہ لے لیتاہے تو اسے کُرتالینے سے بھی مت روکو۔ (30) جو تم سے مانگتاہے اسے دو اور اگر کوئی تمہارامال ومتاع لے لیتاہے تو اس سے واپس مت مانگو۔ (31) جیسا تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں تم بھی ان کے ساتھ ویسا ہی کرو۔ (32)اور اگر تم ان ہی سے محبت رکھتے ہو جو تم سے محبت رکھتے ہیں تو تمہارا کیا احسان ہے؟ کیونکہ منافق بھی اپنے محبت کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں (33) اگر تم ان ہی کا بھلا کرو جو تمہارا بھلا کرتے ہیں تو تمہارا کیااحسان ہے ؟ کیونکہ منافق بھی ایسا کرتےہیں۔(34) اور اگر تم اسی کو قرض دیتے ہو جس سے وصول کرلینے کی امید ہے تو تمہارا کیا احسان ہے ؟ کیونکہ منافق بھی منافقوں کوقرض دیتےہیں تاکہ ان سے پورا وصول کرلیں۔(35) مگر تم اپنے دشمنوں سے محبت رکھو، ان کا بھلا کرو، قرض دو اور اس کے وصول پانے کی امید نہ رکھو تو تمہارا اجر بڑاہوگا اور تم حق تعالیٰ کے محبوب ٹھہروگے کیونکہ وہ ناشکروں اور شریروں پر بھی مہربان ہے ۔ (36) جیسارحیم تمہارا پروردگار ہے تم بھی رحم دل ہو۔

عیب جوئی

(37) عیب جوئی نہ کرو تو تمہاری بھی عیب جوئی نہ ہوگی۔ مجرم نہ ٹھہراؤ تو تم بھی مجرم نہ ٹھہرائے جاؤگے۔ معاف کروگے تو تم بھی معافی پاؤ گے۔ (38) دوگے تو تمہیں دیا جائے گا ۔اچھا پیمانہ دبا دبا کر ہلاہلا کر اور لبریز کرکے تمہارے پلے میں ڈالا جائے گا کیونکہ جس پیمانہ سے تم ناپتے ہو اسی سے تمہارے لئے بھی ناپا جائے گا۔

(39) آپ نے ان سے یہ تمثیل بھی ارشاد فرمائی: کیا ایک اندھا دوسرے اندھے کو راستہ دکھا سکتا ہے ؟ کیاوہ دونوں گڑھے میں نہیں گریں گے ؟ (40) کوئی شاگرد اپنے استاد سے بڑا نہیں ہوتا لیکن جب پوری طرح تربیت پائے گا تو اپنے استاد جیسا ہوجائے گا ۔(41) تم اپنے بھائی کی آنکھ کا تنکا کیوں دیکھتے ہو جبکہ تمہاری اپنی آنکھ میں شہتیر ہے جس کا تم خیال تک نہیں کرتے ؟(42) تم کس منہ سے اپنے بھائی سے کہہ سکتے ہو کہ بھائی لاؤمیں تمہاری آنکھ کا تنکا نکال دوں جبکہ تم اپنی آنکھ کے شہتیر کو نہیں دیکھتے ؟ اے منافق پہلے اپنی آنکھ کا شہتیر تو نکال پھر اپنے بھائی کی آنکھ کے تنکے کو اچھی طرح دیکھ کر نکال سکے گا۔

درخت اور پھل

(43) کیونکہ جو درخت اچھا ہوتا ہے وہ برا پھل نہیں لاتا اور نہ ہی برا درخت اچھا پھل لاتا ہے ۔(44) ہر درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے کیونکہ کانٹوں والی جھاڑیوں سے نہ تولوگ انجیر توڑتے ہیں نہ جھڑبیری سے انگور (45) اچھا آدمی اپنے دل کے اچھے خزانہ سے اچھی چیزیں نکالتا ہے اور برا آدمی برے خزانہ سے بری چیزیں باہر لاتا ہے کیونکہ جودل میں بھرا میں ہوتا ہے وہی اس کے منہ پر آتا ہے۔

دو قسم کی بنیادیں

(46)جب تم میرے کہنے پر عمل نہیں کرتے تو مجھے مولا،مولا کیوں کہتے ہوں؟(47)میں تمہیں بتاتا ہوں کہ میرے پاس آنے والا اور میری باتیں سن کر ان پر عمل کرنے والا کس کی مانند ہے ۔(48) وہ اس آدمی کی مانند ہے جس نے گھر بناتے وقت زمین کو کافی گہرائی تک کھودا اور گھر کی بنیاد چٹان پر رکھی۔ جب سیلاب آیا اور پانی کی لہریں اس کے گھر سے ٹکرائیں تو اسے ہلا نہ سکیں کیونکہ وہ مضبوط بنا ہوا تھا۔ (49)لیکن جو میری باتیں سن کر ان پر عمل نہیں کرتا وہ اس آدمی کی مانند ہے جس نے گھر کو بنیاد کے بغیر بنایا اور جب پانی کی لہریں اس سے ٹکرائیں تووہ گر پڑا اور بالکل تباہ وبرباد ہوگیا۔

رکوع 7

رومی افسر کا ایمان

(1)جب سیدنا عیسیٰ عوام الناس کو اپنا خطبہ سنا چکے تو کفر نحوم میں آئے۔ (2)وہاں ایک رومی افسر کا نوکر جو اسے بہت عزیز تھا بیمار اور مرنے کے قریب تھا۔ (3) اس نے سیدنا عیسیٰ کے بارے میں

سنا تو کئی یہودی بزرگوں کو آپ کے پاس بھیجا تاکہ وہ آپ سے درخواست کریں کہ آپ جا کر اسے شفا بخشیں۔(4)وہ سیدنا عیسیٰ مسیح کے پاس آئے اور آپ کی منت کرکے کہنے لگے کہ وہ شخص اس لائق ہے کہ آپ اس کی مدد کریں(5)کیونکہ وہ ہماری قوم سے محبت کرتاہے اور ہمارا عبادتخانہ بھی اسی نے بنوایا ہے۔(6)سیدنا مسیح ان کے ساتھ تشریف لے گئے۔ابھی آپ اس گھر سے زیادہ دور نہ تھے کہ اس افسر نے اپنے بعض دوستوں کے ذریعہ سیدنا عیسیٰ کو کہلوا بھیجا کہ اے مولا آپ تکلیف نہ کریں میں اس لائق نہیں کہ آپ میری چھت کے نیچے آئیں۔ (7)اسی لئے میں نے خود کو بھی اس لائق نہیں سمجھا کہ آپ کے پاس آؤں۔آپ صرف اپنی زبانِ مبارک سے فرمادیجئے تو میرا خادم شفا یاب ہوجائے گا۔(8)کیونکہ میں خود بھی کسی کے اختیار میں ہوں اور سپاہی میرے اختیار میں ہیں۔ جب میں ایک سے کہتا ہوں کہ جا تو وہ چلاجاتا ہے اور دوسرے سے کہ آ، تو وہ آجاتا ہے اور کسی نوکر سے کچھ کرنے کو کہوں تو وہ کرتا ہے۔

(9)سیدنا عیسیٰ مسیح نے سن کر اس پر تعجب کیا اور مڑ کر پیچھے آنے والے لوگوں سے یوں مخاطب ہوئے: میں تم سے کہتاہوں کہ میں نے اسرائیل میں بھی ایسا ایمان نہیں پایا۔(10) جب وہ لوگ جو سیدنا عیسیٰ مسیح کے پاس بھیجے گئے تھے گھر واپس آئے تو انہوں نے اس نوکر کو تندرست پایا۔

ایک بیوہ کے لڑکے کے زندہ کیاجانا

(11) اگلے دن ایسا ہوا کہ آپ نائین نام کے ایک شہر کو تشریف لے گئے۔آپ کے صحابہ کرام اور بہت سے لوگ بھی آپ کے ساتھ تھے۔ (12)جب آپ اس شہر کے پھاٹک کے نزدیک پہنچے تو ایک جنازہ باہر نکل رہا تھا جو ایک بیوہ کے اکلوتے بیٹے کا تھا اور شہر کے بہت سے لوگ بھی اس بیوہ کے ہمراہ تھے۔(13)جب سیدنا عیسیٰ نے اس بیوہ کو دیکھا تو آپ کو اس پر ترس آیا۔آپ نے اس سے فرمایا: مت روؤ۔(14) آپ نے پاس آکر جنازہ کو چھوا اور کندھا دینے والے ٹھہر گئے۔ تب آپ نے کہا اے نوجوان میں تمہیں حکم دیتا ہوں : اٹھو۔ (15) وہ مردہ اٹھ بیٹھا اور بولنے لگا۔اور آپ نے اسے اس کی ماں کو سونپ دیا۔(16) تب سب لوگوں پر خوف چھا گیا اور وہ پروردگارِ عالم کی تمجید کرکے کہنے لگے ہمارے درمیان ایک بڑا نبی برپا ہوا ہے اور اللہ وتبارک تعالیٰ اپنے لوگوں کی مدد کرنے آئے ہیں۔ (17) اور اس واقعہ کی خبر سارے یہودیہ اور آس پاس کے تمام علاقہ میں پھیل گئی۔

سیدنا عیسیٰ اور حضرت یحییٰ اصطباغی

(18)حضرت یحییٰ کے صحابہ کرام نے ان سب باتوں کی خبر انہیں دی تو انہوں نے اپنے صحابہ کرام میں سے دو کو بلایا(19)اور انہیں سیدنا عیسیٰ کے پاس یہ معلوم کرنے کے لئے بھیجا کہ وہ جو آنے والے تھے آپ ہی ہیں یا ہم کسی اور کی راہ دیکھیں ؟(20)ان آدمیوں نے سیدنا عیسیٰ کے پاس آکر کہا: حضرت یحییٰ اصطباغی نے ہمیں یہ کہہ کر آپ کے پاس بھیجا ہے کہ کیا جو آنے والے تھے آپ ہی ہیں یا ہم کسی اور کی راہ دیکھیں ؟(21)اس وقت آپ نے کئی لوگوں کو بیماریوں ، آفتوں اور بدروحوں سے خلاصی بخشی اور بہت سے اندھوں کو بینائی عطا کی (22)اور تب حضرت یحییٰ کے صحابہ کرام سے فرمایا: جو کچھ تم نے دیکھا اور سنا ہے کہ جا کر یحییٰ کو بتاؤ یعنی یہ کہ اندھے پھر سے دیکھنے لگتے ہیں۔لنگڑے چلنے لگتے ہیں۔ کوڑھی پاک صاف کئے جاتے ہیں - بہرے سننے لگتے ہیں۔ مردے زندہ کئے جاتے ہیں ، غریبوں کو خوش خبری سنائی جاتی ہے۔ (23) مبارک ہے وہ جو میرے سبب سے ٹھوکر نہ کھائے۔

جب حضرت یحییٰ کے قاصد چلے گئے تو سیدنا عیسیٰ، حضرت یحییٰ کے بارے میں ہجوم سے فرمانے لگے: تم بیابان میں کیا دیکھنے گئے تھے ؟ کیا ہوا سے ہلتے ہو سرکنڈے کو ؟ (25)اگر نہیں تو پھر اور کیا دیکھنے گئے تھے ؟ نفیس کپڑے پہنے ہوئے کسی شخص کو ؟ جو نفیس کپڑے پہنتے ہیں اور عیش کرتے ہیں شاہی محلوں میں رہتے ہیں۔(26) آخر تم کیا دیکھنے گئے تھے؟ کیا کسی نبی کو ؟ ہاں ، میں تمہیں بتاتا ہوں کہ نبی سے بھی بڑے کو(27) یہ وہی ہے جس کی بابت پاک کلام میں لکھا ہے کہ

دیکھ ! میں اپنا پیغمبر تمہارے آگے بھیج رہا ہوں
جو تمہارے آگے تمہاری راہ تیار کرے گا۔

(28) میں تمہیں بتاتا ہوں کہ جو عورتوں سے پیدا ہوئے ہیں ان میں یحییٰ سے بڑا کوئی نہیں لیکن جو پروردگار کی بادشاہی میں سب سے چھوٹا ہے وہ یحییٰ سے بھی بڑا ہے۔(29) جب لوگوں نے اور ٹیکس

لینے والوں نے یہ باتیں سنیں تو انہوں نے حضرت یحییٰ اصطباغی کا اصطباغ لے کر پروردگار کو برحق مان لیا۔ (30) مگر دینی علما اور شریعت کے عالموں نے حضرت یحییٰ سے اصطباغ نہ لے کر اپنے متعلق اللہ وتبارک تعالیٰ کے نیک ارادہ کو ٹھکرادیا۔

(31)میں اس زمانہ کے لوگوں کو کس سے تشبیہ دوں اور کس کی مانند کہوں؟ (32) وہ ان لڑکوں کی مانند ہیں جو بازار میں بیٹھے ہوئے ایک دوسرے کو پکار کرکہتے ہیں : ہم نے تمہارے لئے بانسری بجائی اور تم نہ ناچے۔ ہم نے ماتم کیا اور تم نہ روئے۔(33)یحییٰ نہ روٹی کھاتا ہے نہ مے پیتا اور تم کہتے ہو کہ اس میں بدروح ہے ۔(34) ابن آدم(سیدنا عیسیٰ) کھاتا پیتا ہے اور تم کہتے ہو کہ دیکھو اس آدمی کو ، یہ کھاؤ، شرابی اور ٹیکس لینے والوں اور گنہگاروں کا یار ہے ۔ (35)مگر حکمت اپنے سارے لڑکوں کی طرف سے برحق ثابت ہوئی۔

ایک گنہگار عورت کا معافی پانا

(36) کسی فریسی نے سیدنا عیسیٰ کو دعوت کی کہ میرے یہاں کھانا کھائیے اور آپ اس دینی علما کے گھر تشریف لے گئے اور دستر خوان پر بیٹھ گئے۔ (37)ایک بدچلن عورت جو اسی شہر کی تھی یہ سن کر کہ آپ دینی علما کے گھر میں کھانا کھانے بیٹھے ہیں سنگ مرمر کے عطر دان میں عطر لائی۔(38)اس نے آپ کے پاؤں کے پاس پیچھے کھڑی ہو کر رونا شروع کردیا اور اپنے آنسوؤں سے آپ کے پاؤں بھگونے لگی اور اپنے سر کے بالوں سے انہیں پونچھ کربار بار انہیں چومنے لگی اور عطر سے ان کا مسح کرنے لگی۔(39) جس دینی علما نے آپ کو دعوت دی تھی اس نے یہ دیکھا تو دل ہی دل میں کہنے لگا کہ اگر یہ شخص نبی ہوتا تو جان لیتا کہ جو اسے چھورہی ہے وہ کون اور کیسی عورت ہے یعنی یہ کہ وہ بدچلن ہے ۔(40) سیدنا عیسیٰ نے ان سے فرمایا: شمعون میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں، اس نے کہا مولافرمائیے۔

(41) کسی ساہوکار کے دو قرضدار تھے ۔ ایک نے پانچ سو دینار اور دوسرے نے پچاس دینار لئے ہوئے تھے ۔ (42) ان کے پاس قرض ادا کرنے کو کچھ بھی نہ تھا لہٰذا اس نے دونوں کا قرض معاف کردیا۔ ان میں سے کون زیادہ پیار کرے گا؟(43) شمعون نے جواب دیا: میرے خیال میں وہ جسے اس نے زیادہ معاف کیا۔ سیدنا عیسیٰ مسیح نے اس سے فرمایا تم نے ٹھیک فیصلہ کیا ہے ۔ (44) تب آپ نے عورت کی طرف مڑ کر شمعون سے فرمایا: تم اس خاتون کو دیکھتے ہو؟میں تمہارے گھر میں داخل ہوا تو تم نے میرے پاؤں دھونے کے لئے پانی نہ دیا لیکن اس خاتون نے اپنے آنسوؤں سے میرے پاؤں بھگودیئے اور اپنے بالوں سے انہیں پونچھا۔ (45) تم نے مجھے بوسہ نہ دیا لیکن جب سے میں اندر آیا ہوں ۔ یہ خاتون میرے پاؤں چومنے سے باز نہیں آرہی ہے ۔(46) تم نے میرے سر پر تیل نہ ڈالا لیکن اس خاتون نے میرے پاؤں پر عطر انڈیلا ہے ۔(47) اسی لئے میں تم سے کہتا ہوں کہ اس کے گناہ جو بہت تھے بخش دیئے گئے ہیں چونکہ اس نے بہت محبت ظاہر کی لیکن جس کو تھوڑا معاف کیا گیا ہے وہ تھوڑی محبت دکھاتا ہے ۔(48) تب سیدنا عیسیٰ نے اس خاتون سے فرمایا: تمہارے گناہ معاف ہوئے ۔ (49) جو لوگ آپ کے ساتھ دستر خوان پر تھے یہ سن کر دل ہی دل میں یہ کہنے لگے یہ کون ہے جو گناہ بھی معاف کرتا ہے ؟ (50) لیکن آپ نے خاتون سے فرمایا : تمہارے ایمان نے تمہیں بچالیا ہے ، سلامتی کے ساتھ رخصت ہو!

رکوع 8

بیج بونے والے کی تمثیل

(1)اس کے بعد یوں ہوا کہ آپ اپنے بارہ صحابہ کرام کے ساتھ شہر شہر اور گاؤں گاؤں پھر کر انجیل شریف سناتے دین الٰہی کی تبلیغ کرتے رہے ۔(2) بعض عورتیں بھی ساتھ تھیں جنہوں نے بدروحوں اور بیماریوں سے شفا پائی تھی مثلاً مرم مگدلینی جس میں سات بدروحیں نکالی گئی تھیں(3) اور یوانہ جو ہیرودیس کے دیوان، خوزہ کی بیوی تھی اور سوسناہ اور کئی دوسری خواتین جو اپنے مال واسباب سے ان کی خدمت کرتی تھیں۔

(4) جب ایک بڑی بھیڑ جمع ہوگئی اور ہر شہر سے لوگ آپ کے پاس چلے آتے تھے تو آپ نے یہ تمثیل سنائی ۔ (5) ایک دفعہ ایک بونے والا بیج بونے نکلا اور بوتے وقت کچھ بیج راہ کے کنارے گرے اور روندے گئے اور ہوا کے پرندوں نے اسے چگ لیا۔ (6) کچھ چٹان پر گرے اور اگتے ہی سوکھ گئے کیونکہ انہیں نمی نہ ملی۔(7) کچھ جھاڑیوں میں گرے اور جھاڑیوں کے ساتھ بڑھے لیکن

جھاڑیوں نے پھیل کر انہیں بڑھنے سے روک دیا۔(8) اور کچھ اچھی زمین پر گرے اور اگے اور بڑھ کر سو گنا پھل لائے۔ یہ باتیں کہہ کر آپ نے فرمایا کہ جس کے پاس سننے والے کان ہوں وہ سن لے۔

(9) آپ کے صحابہ کرام نے آپ سے پوچھا کہ اس تمثیل کا مطلب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تمہیں دین الٰہی کے رازوں کا علم بخشا گیا ہے لیکن دوسروں کو یہ باتیں تمثیلوں میں بیان کی جاتی ہیں تاکہ:

وہ دیکھتے ہوئے بھی نہ دیکھیں
اور سنتے ہوئے بھی نہ سنیں

(11) اس تمثیل کا مطلب یہ ہے: بیج پروردگار کا کلام ہے۔(12) راہ کے کنارے والے وہ ہیں جو سنتے تو ہیں لیکن شیطان آتا ہے اور ان کے دلوں سے کلام کو نکال لے جاتا ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ ایمان لائیں اور نجات پائیں۔(13) چٹان پر کے وہ ہیں جو کلام کو سن کر اس پر لبیک تو کہتے ہیں لیکن کلام ان میں جڑ نہیں پکڑتا وہ کچھ عرصہ تک تو اپنے ایمان پر قائم رہتے ہیں لیکن آزمائش کے وقت پسپا ہوجاتے ہیں۔(14) اور جھاڑیوں میں گرنے والے بیج سے مراد وہ لوگ ہیں جو کلام کو سنتے تو ہیں لیکن رفتہ رفتہ زندگی کی فکروں، دولت، اور عیش وعشرت میں پھنس جاتے ہیں اور ان کا پھل پک نہیں پاتا۔(15) اچھی زمین والے بیج سے مراد وہ لوگ ہیں جو کلام کو سن کر اسے اپنے عمدہ اور نیک دل میں مضبوطی سے سنبھالے رہتے ہیں اور صبر سے پھلتے پھولتے ہیں۔

چراغ اور چراغدان

(16) کوئی شخص چراغ جلا کر اسے برتن سے نہیں چھپاتا اور نہ ہی پلنگ کے نیچے رکھتا ہے بلکہ چراغدان پر رکھتا ہے تاکہ اندر آنے والوں کو اس کی روشنی نظر آئے۔(17) کیونکہ کوئی چیز چھپی ہوئی نہیں جو ظاہر نہ کی جائے گی اور نہ ہی کوئی راز ایسا ہے جو معلوم نہ ہوگا اور فاش نہ کیا جائے گا۔(18) لہٰذا خبردار ہو کہ تم کس طرح سنتے ہو۔ کیونکہ جس کے پاس ہے اسے دیا جائے گا اور جس کے پاس نہ ہونے کے برابر ہے اس سے وہ بھی لے لیا جائے گا۔

سیدنا عیسیٰ کے بھائی اور آپ کی والدہ ماجدہ

(19) پھر ایسا ہوا کہ آپ کی والدہ ماجدہ اور آپ کے بھائی آپ کے پاس آئے لیکن عوام الناس کی اس قدر بھیڑ تھی کہ وہ آپ تک رسائی نہ کر سکے۔(20) چنانچہ آپ کو خبر دی گئی کہ آپ کی والدہ اور آپ کے بھائی باہر کھڑے ہیں اور آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔(21) لیکن آپ نے جواب میں ان سے فرمایا: میری ماں اور میرے بھائی تو وہ ہیں جو پروردگار کا کلام سنتے اور اس پر عمل پیرا ہیں۔

طوفان کا روکا جانا

(22) ایک دن سیدنا عیسیٰ مسیح نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا کہ آؤ جھیل کے اس پر چلیں۔ چنانچہ وہ کشتی سوار ہوئے اور روانہ ہوگئے۔(23) کشتی چلی جارہی تھی کہ سیدنا عیسیٰ کو نیند آگئی۔ اچانک جھیل پر طوفانی ہوا چلنے لگی اور ان کی کشتی میں پانی بھرنے لگا اور وہ خطرے میں پڑ گئے۔(24) صحابہ کرام سیدنا عیسیٰ کے پاس آئے اور آپ کو جگایا اور کہا: مولا، مولا ہم تو ڈوبے جارہے ہیں۔ آپ اٹھے اور ہوا اور پانی کے زور وشور کو جھڑکا دونوں تھم گئے اور بڑا امن ہوگیا۔(25) تب آپ نے ان سے فرمایا: تمہارا ایمان کہاں چلا گیا؟ وہ ڈر گئے اور حیرت زدہ ہو کر ایک دوسرے سے کہنے لگے: آخر یہ آدمی کون ہے جو ہوا اور پانی کو بھی حکم دیتا ہے اور وہ اس کا حکم مانتے ہیں؟

بدروحوں کا نکالا جانا

(26) وہ کشتی کے ذریعہ گراسینیوں کے علاقہ میں پہنچے جو جھیل کے اس پار گلیل کے سامنے ہے۔(27) جب سیدنا عیسیٰ نے کنارے پر قدم رکھا تو آپ کو اس شہر کا آدمی ملا جس میں بدروحیں تھیں اس نے مدت سے کپڑے پہننے چھوڑدیئے تھے اور وہ کسی گھر میں نہیں بلکہ قبروں میں رہا کرتا تھا۔(28) جب اس نے سیدنا عیسیٰ کو دیکھا تو زور سے چیخ ماری اور آپ کے سامنے گرا اور چلا چلا کر کہنے لگا۔ اے عیسیٰ خدا تعالیٰ کے محبوب۔ تجھے مجھ سے کیا کام ہے؟ میں تیری منت کرتا ہوں کہ مجھے عذاب میں نہ ڈال۔(29) بات یہ کہ سیدنا عیسیٰ نے بدروح کو اس آدمی میں سے نکل جانے کا حکم دیا تھا کیونکہ بدروح اس آدمی کو اکثر بڑی شدت سے پکڑ لیتی تھی اور لوگ اسے قابو میں رکھنے کے لئے زنجیروں اور بیڑیوں سے جکڑ دیتے تھے لیکن وہ زنجیرو کو توڑ ڈالتا تھا اور وہ بدروح اسے بیابانوں میں

بھگائے پھرتی تھی۔(30) سیدنا عیسیٰ نے پوچھا: تیرا نام کیا ہے ؟ اس نے کہا: لشکر، کیونکہ اس میں بہت سے بدروحیں بسیرا کئے ہوئے تھیں۔(31) بدروحیں آپ کی منت کرنے لگیں کہ ہمیں اتھاہ گڑھے میں جانے کا حکم نہ دیجئے ۔ (32) وہاں پہاڑ پر سورووں کا ایک بڑا غول چررہا تھا۔ ان بدروحوں نے سیدنا عیسیٰ سے التجا کرکے کہا ہمیں ان میں داخل ہوجانے دے۔ آپ نے انہیں جانے دیا(33) چنانچہ بدروحیں اس آدمی میں سے نکل کر سورووں میں داخل ہو گئیں اور اس غول کے سارے سور ڈھلوان سے جھیل کی طرف لپکے اور ڈوب مرے ۔ (34) یہ ماجرا دیکھ کر سور چرانے والے بھاگ کھڑے ہوئے اور انہوں نے شہر اور دیہات میں اس بات کی خبر پہنچائی ۔(35)لوگ اس ماجرا کو دیکھنے نکلے اور سیدنا عیسیٰ کے پاس آئے ۔ جب انہوں نے اس آدمی کو جس میں بدروحیں تھیں کپڑے پہنے اور ہوش میں سیدنا عیسیٰ کے پاؤں کے پاس بیٹھے دیکھا تو خوف زدہ رہ گئے ۔(36)اس واقعہ کے دیکھنے والوں نے انہیں بتایا کہ وہ آدمی جس میں بدروحیں تھیں کس طرح اچھا ہوا۔(37) چونکہ گراسینیوں کے آس پاس کے علاقہ کے سارے باشندے دہشت زدہ ہوگئے تھے اسی لئے سیدنا عیسیٰ سے کہنے لگے کہ آپ ہمارے پاس سے چلے جائیں۔لہذا آپ کشتی میں سوار ہو کر واپس جانے لگے۔ (38) اور اس آدمی نے جس میں بدروحیں نکلی تھیں آپ کی منت کی کہ مجھے اپنے ساتھ ہی رہنے دیجئے۔ لیکن آپ نے اسے رخصت کرکے فرمایا(39) اپنے گھر لوٹ جاؤ اور لوگوں کو بتاؤ کہ پروردگار نے تمہارے لئے کیا کچھ کیا ہے ۔ چنانچہ وہ وہاں سے چلا گیا اور سارے شہر میں ان مہربانیوں کا جو سیدنا عیسیٰ نے اس پر کی تھیں چرچا کرنے لگا۔

ایک مردہ لڑکی اور بیمار عورت

(40) جب آپ واپس آئے تو ایک بڑا ہجوم آپ کے استقبال کو موجود تھا کیونکہ سب لوگ آپ کے منتظر تھے۔(41) مقامی عبادتخانہ کا ایک امام جس کا نام یائر تھا اور آپ کے قدموں پر گر کر آپ کی منت وسماجت کرنے کہ آپ اس کے گھر تشریف لے چلئیے۔(42)کیونکہ اس کی بارہ برس کی اکلوتی بیٹی موت کے بستر پر پڑی تھی۔ جب آپ جارہے تھے تو لوگ آپ پر گرے پڑتے تھے۔

(43) ایک عورت تھی جس کے بارہ برس سے خون جاری تھا۔ اس نے اپنی ساری جمع پونجی حکیموں سے علاج کرانے پر خرچ کردی تھی لیکن کسی کے ہاتھ سے شفا نہ پاسکی تھی۔ (44) اس نے پیچھے سے سیدنا عیسیٰ کے پاس آکر آپ کی پوشاک کا کنارہ چھوا اور اسی وقت اس کا خون بہنا بند ہو گیا۔(45)اس پر سیدنا مسیح نے کہا مجھے کس نے چھوا ہے ؟ جب سب انکار کرنے لگے تو حضرت پطرس نے کہا: اے مولا لوگ ایک دوسرے کو دھکیل دھکیل کر آپ پر گرے پڑتے ہیں۔(46) لیکن آپ نے کہا: کسی نے مجھے ضرور چھوا ہے کیونکہ مجھے پتا ہے کہ مجھ میں سے قوت نکلی ہے۔

(47)وہ عورت یہ دیکھ کر کہ وہ سیدنا عیسیٰ سے چھپ نہیں سکتی کانپتی ہوئی سامنے آئی اور آپ کے قدموں پر گر کر سارے لوگوں کے سامنے بتانے لگی کہ اس نے کس غرض سے آپ کو چھوا تھا اور وہ کس طرح چھوتے ہی شفا یاب ہو گئی تھی۔ (48) آپ نے اس سے فرمایا بیٹی ! تمہارے ایمان نے تمہیں شفا دی ہے۔ سلامتی کے ساتھ رخصت ہو!

(49) آپ یہ کہنے بھی نہیں پائے تھے کہ عبادتخانہ کے امام کے گھر سے کسی نے آکر کہا: تمہاری بیٹی مرچکی ہے ، اب مولا کو تکلیف نہ دو۔(50)لیکن آپ یہ سن فرمانے لگے : ڈرومت ، صرف ایمان رکھو، وہ بچ جائے گی۔(51)جب آپ اس گھر میں داخل ہوئے تو آپ نے حضرت پطرس ، حضرت یحییٰ ، اور حضرت یعقوب اور لڑکی کے والدین کے سوا کسی اور کو اندر نہ جانے دیا۔ (52) تب سب لوگ لڑکی کے لئے رو پیٹ رہے تھے ۔ لیکن آپ نے ان سے فرمایا: رونا پیٹنا بند کرو، لڑکی مری نہیں بلکہ سورہی ہے ۔(53) اس پرو ہ آپ کی ہنسی اڑانے لگے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ لڑکی مرچکی ہے۔(54)لیکن آپ نے لڑکی کا ہاتھ پکڑ کر فرمایا بیٹی اٹھو !(55)اس کی روح لوٹ آئی اور وہ فوراً اٹھ بیٹھی اور آپ نے حکم دیا کہ لڑکی کو کچھ کھانے کو دیا جائے۔(56)اس لڑکی کے والدین حیران رہ گئے سیدنا عیسیٰ نے انہیں تاکید کہ جو کچھ ہوا ہے کہ اس کا ذکر کسی سے نہ کرنا۔

رکوع 9

بارہ صحابہ کرام کو تبلیغ کے لئے بھیجا جانا

(1)سیدنا عیسیٰ مسیح نے بارہ صحابہ کرام کو بلایا اور انہیں قدرت اور اختیار عطا فرمایا کہ ساری بدروحوں کو نکالیں اور بیماریوں کو دور کریں۔ (2) اور انہیں روانہ کیا تاکہ وہ دین الہیٰ کی تبلیغ کریں اور بیماروں کو اچھا کریں۔(3) اور ان سے ارشاد فرمایا: راستے کے لئے کچھ نہ لینا، نہ لاٹھی نہ تھیلا نہ روٹی نہ نقدی، نہ دو کرتے(4) تم جس گھر میں قدم رکھو اسی میں ٹھہرے رہنا۔(5)اور جس شہر میں لوگ تمہیں قبول نہ کریں تو اس شہر سے نکلتے وقت اپنے پاؤں کی گرد بھی جھاڑ دینا تاکہ وہ انکے خلاف گواہی دے ۔(6)پس وہ روانہ ہوئے اور گاؤں گاؤں جاکر ہر جگہ انجیل شریف سناتے اور مریضوں کو شفا دیتے پھرتے۔

(7)ہیرودیس جو ملک کے چوتھائی حصہ پر حکومت کرتا تھا یہ باتیں سن کر گھبرا گیا کیونکہ بعض کا کہنا تھا کہ یحییٰ مردوں میں سے جی اٹھا ہے ۔(8) اور بعض کہتے تھے کہ الیاس نبی ظاہر ہوا ہے ، بعض کہتے تھے کہ پرانے نبیوں میں سے کوئی زندہ ہوگیاہے۔(9)مگر ہیرودیس نے کہا کہ یحییٰ کا تو میں نے سر قلم کروادیا تھا اب یہ کون ہے جس کے بارے میں ایسی باتیں سننے میں آرہی ہیں؟ اور وہ سیدنا عیسیٰ کو دیکھنے کی کوشش میں لگ گیا۔

پانچ ہزار آدمیوں کو کھلانا

(10) صحابہ کرام نے جو کچھ کیا تھا واپس آکر سیدنا عیسیٰ کو بتایا اور آپ انہیں ساتھ لے کر الگ بیت صیدا نام ایک شہر کی طرف روانہ ہوئے ۔(11) لیکن لوگوں کو معلوم ہوگیا اور وہ آپ کا پیچھا کرنے لگے ، آپ نے انہیں آنے دیا اور انہیں دین الہیٰ کی باتیں سنانے لگے اور جن کو شفا کی ضرورت تھی ، انہیں آپ نے شفا بخشی۔ (12) جب دن ڈھلنے لگا تو ان بارہ صحابہ کرام نے پاس آکر آپ سے کہا: ان لوگوں کو رخصت کردیں تاکہ وہ آس پاس کے گاؤں اور بستیوں میں جاسکیں اور اپنے کھانے پینے کا انتظام کریں کیونکہ ہم تو ایک ویران جگہ میں ہیں۔(13)آپ نے ان سے فرمایا: تم ہی انہیں کھانے کو دو۔ انہوں نے کہا: ہمارے پاس پانچ روٹیوں اور دو مچھلیوں سے زیادہ کچھ نہیں، جب تک کہ ہم جاکر ان سب کے لئے کھانا خرید نہ لائیں۔ (14) کیونکہ پانچ ہزار کے قریب لوگ وہاں موجود تھے۔آپ نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا: ان لوگوں کو پچاس پچاس کی قطاروں میں بٹھادو۔ (15) چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور سب کو بٹھا دیا۔(16) سیدنا عیسیٰ مسیح نے وہ پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں لیں اور آسمان کی طرف نظر اٹھا کر ان پر برکت چاہی، پھر آپ نے ان کے ٹکڑے کرکے صحابہ کرام کو دیئے تاکہ وہ انہیں لوگوں کے سامنے رکھتے چلے جائیں۔(17)سب لوگ کھا کر سیر ہوگئے اور ان کے بچائے ہوئے ٹکڑوں سے بارہ ٹوکریاں بھر کر اٹھائی گئیں۔

حضرت پطرس کا اقرار

(18) ایک دفعہ آپ اکیلے دعا کررہے تھے اور آپ کے صحابہ کرام آپ کے پاس تھے۔ آپ نے ان پوچھا: لوگ اس بارے میں کہ میں کون ہوں کیا کہتے ہیں؟ (19)انہوں نے جواب دیا: یحییٰ اصطباغی لیکن بعض الیاس نبی اور بعض کا خیال ہے کہ پرانے نبیوں میں سے کوئی نبی جی اٹھا ہے۔(20) تب آپ نے سے فرمایا: تم اس بارے کہ میں کون ہوں یاکہتے ہو؟ حضرت پطرس نے جواب دیا آپ پروردگار عالم کے مسیح ہیں۔(21) اس پر سیدنا عیسیٰ نے انہیں تاکید کرکے حکم دیا کہ یہ بات کسی سے نہ کہنا ۔(22) یہ بھی کہا کہ ابن آدم کو کئی تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ وہ بزرگوں، امام اعظم اور شریعت علما کی طرف سے رد کردیا جائیگا ۔ وہ اسے قتل کرڈالیں گے لیکن وہ تیسرے دن زندہ ہوجائے گا۔ (23)پھر سیدنا عیسیٰ نے ان سب سے فرمایا: اگر کوئی میری پیروی کرنا چاہے تو وہ خود انکاری کرے اور روزانہ اپنی صلیب اٹھائے اور میرے پیچھے ہولے۔(24) کیونکہ جو کوئی اپنی جان کو محفوظ رکھنا چاہتا ہے وہ اسے کھوئے گا لیکن جو کوئی میرے لئے اپنی جان کھوئے گا وہ اسے محفوظ رکھے گا۔(25)آدمی ، اگر ساری دنیا پالے مگر اپنا نقصان کرلے یا خود کو گنوا بیٹھے تو کیا فائدہ ؟(26) کیونکہ جو کوئی مجھ سے اور میرے کلام سے شرمائے گا تو ابن آدم بھی جب وہ اپنے پروردگار اور پاک کے فرشتوں کے ساتھ آئے گا تو اس سے شرمائے گا۔(27)لیکن میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بعض لوگ جو یہاں کھڑے ہیں جب تک وہ پروردگار کی بادشاہی کو دیکھ نہ لیں گے موت کا مزہ نہ چکھنے پائیں گے۔

سیدنا عیسیٰ مسیح کی صورتِ مبارک کا بدل جانا

(28)ان باتوں کے تقریباً آٹھ دن بعد ایسا ہوا کہ سیدنا عیسیٰ ، حضرت پطرس ، یحییٰ اور حضرت یعقوب کوساتھ لے کرایک پہاڑ پر دعا کرنے کی غرض سے تشریف لے گئے۔ (29)اور جب آپ دعا کررہے تھے تو آپ کی صورت بدل گئی اور آپ کی پوشاک سفید ہو کر چمکنے لگی۔(30)اور دیکھو دو آدمی سیدنا عیسیٰ سے بات کررہے تھے، یہ حضرت موسیٰ اور حضرت الیاس تھے۔(31)جو بزرگی میں ظاہر ہو کر آپ کی شہادت کا ذکر کررہے تھے جو یروشلم میں واقع ہونے والی تھی۔ (32) لیکن حضرت پطرس اور آپ کے ساتھیوں کی آنکھیں نیند سے بھاری ہورہی تھیں۔ جب وہ جاگے تو انہوں نے سیدنا عیسیٰ کی بزرگی دیکھی اور ان دو آدمیوں پر بھی ان کی نظر پڑی جو آپ کے ساتھ کھڑے تھے۔(33) جب وہ آپ کے پاس سے جانے لگے تو حضرت پطرس نے سیدنا عیسیٰ سے کہا: مولا ہمارا یہاں رہنا اچھا ہے کیوں نہ ہم تین ڈیرے کھڑے کریں ، ایک آپ کے لئے اور ایک ایک حضرت موسیٰ اور حضرت الیاس کے لئے۔ اسے پتا نہ تھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ (34) اسی دوران ان پر بدلی چھا گئی اور وہ اس میں گھر گئے اور خوفزدہ ہوگئے۔(35) تب اس بدلی میں سے آواز آئی کہ یہ میرا برگزیدہ محبوب ہے تم اس کی سنو۔(36) اور اس آواز کے ساتھ ہی سیدنا عیسیٰ مسیح اکیلے پائے گئے۔وہ چپ رہے اور جو کچھ دیکھا تھا ان دنوں کسی سے اس کا ذکر نہ کیا۔

ایک لڑکے میں سے بدروح کا نکالا جانا

(37)اگلے دن ایسا ہوا کہ جب آپ پہاڑ سے اتر رہے تھے تو لوگوں کی بھیڑ لگ گئی۔ (38) ایک آدمی نے اس بھیڑ میں سے چلا کر کہا: استاد محترم میں آپ کی منت کرتا ہوں کہ میرے بیٹے پر نظر کریں وہ میرا اکلوتا بیٹا ہے۔(39) ایک بدروح اسے قبضے میں لے لیتی ہے۔ وہ یکایک چلانے لگتا ہے، اس پر لرزہ طاری ہوجاتا ہے اور اس کے منہ سے جھاگ نکلنے لگتا ہے۔ بدروح اسے زخمی کرکے مشکل سے چھوڑتی ہے۔(40)میں نے آپ کے صحابہ سے التجا کی تھی کہ وہ بدروح کو نکال دیں لیکن وہ نہیں نکال سکے۔

(41)سیدنا عیسیٰ نے جواب میں کہا: اے بے اعتقاد اور گمراہ لوگو! میں کب تک تمہارے ساتھ رہوں گا اور تمہاری برداشت کرتا رہوں گا ؟ اپنے بیٹے کو یہاں لے آؤ۔(42) ابھی وہ آہی رہا تھا کہ بدروح نے اسے مروڑ کر زمین پر دے پٹکا لیکن آپ نے بدروح کو جھڑکا اور لڑکے کو شفا بخشی اور اسے اس کے والد کے حوالے کردیا۔(43) اور سب لوگ پروردگار کی قدرت دیکھ کر حیران رہ گئے اور جب سب لوگ ان کاموں پر جو سیدنا عیسیٰ کرتے تھے تعجب کا اظہار کررہے تھے تو آپ نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا: (44) میری ان باتوں کو ذہن نشین کرلو کیونکہ ابن آدم آدمیوں کے حوالے کئے جانے کو ہے۔(45)لیکن وہ اس بات کو نہیں جانتے تھے کیونکہ وہ ان سے پوشیدہ رکھی گئی تھیں تاکہ وہ اسے نہ سمجھ سکیں اور وہ اس کے بارے آپ سے پوچھنے سے بھی ڈرتے تھے۔

سب سے بڑا کون ہے؟

(46) پھر صحابہ کرام میں یہ بحث چھڑ گئی کہ ہم میں سب سے بڑا کون ہے ؟(47) سیدنا عیسیٰ نے ان کے دل کی بات معلوم کرکے ایک بچے کو لیا اور اسے اپنے پاس کھڑا کرکے (48) اپنے صحابہ کرام سے فرمایا: جو کوئی اس بچے کو میرے نام پر قبول کرتا ہے وہ مجھے قبول کرتا ہے اور جو مجھے قبول کرتا ہے وہ میرے بھیجنے والے کو قبول کرتا ہے کیونکہ جو تم میں سب سے چھوٹا ہے وہی سب سے بڑا ہے۔

(49) تب حضرت یحییٰ نے سیدنا عیسیٰ سے کہا: مولا ہم نے ایک شخص کو آپ کے نام سے بدروحیں نکالتے دیکھا تو اسے منع کیا کیونکہ وہ ہمارے ساتھ نہیں۔ (50)لیکن سیدنا عیسیٰ نے ان سے فرمایا: پھر اسے منع نہ کرنا کیونکہ جو تمہارے خلاف نہیں وہ تمہاری طرف ہے۔

سماریہ کے ایک گاؤں والوں کی طرف سے مخالفت

(51) جب سیدنا عیسیٰ کے اوپر اٹھائے جان کے دن نزدیک آگئے تو آپ نے پختہ ارادہ کے ساتھ یروشلم کا رخ کیا۔ (52) اور آپ نے آگے قاصد روانہ کردیئے یہ قاصد گئے اور سماریوں کے ایک گاؤں میں داخل ہوئے تاکہ سیدنا عیسیٰ کے آنے کی تیاری کریں۔ (53) لیکن جب گاؤں والوں نے یہ دیکھا کہ سیدنا عیسیٰ یروشلم جانے کا ارادہ رکھتے ہیں تو اسے قبول نہ کیا۔ (54) یہ دیکھ کر آپ کے صحابہ کرام حضرت یعقوب اور حضرت یحییٰ کہنے لگے: مولا آپ حکم دیں تو ہم (الیاس نبی کی طرح) آسمان سے آگ نازل کرواکر ان لوگوں کو بھسم کردیں۔ (55) لیکن آپ نے مڑ کر دیکھا اور انہیں جھڑک دیا اور

کہا کہ تم نہیں جانتے کہ تم کیسی روح کے ہو۔(56) کیونکہ ابن آدم لوگوں کو ہلاک کرنے نہیں بلکہ بچانے آیا ہے) تب وہ کسی دوسرے گاؤں کی طرف روانہ ہوگئے۔

سیدنا عیسیٰ مسیح کی شاگردی

(57) جب وہ راستے میں چلے جارہے تھے تو کسی نے سیدنا عیسیٰ مسیح سے کہا آپ جہاں بھی جائیں گے میں آپ کی پیروی کروں گا۔(58)سیدنا عیسیٰ نے ان سے فرمایا لومڑیوں کے بھی بھٹ ہوتے ہیں اور ہوا کے پرندوں کے گھونسلے ،لیکن ابن آدم کے لئے کوئی جگہ نہیں جہاں وہ اپنا سر بھی رکھ سکے ۔
(59)پھر آپ نے ایک اور سے فرمایا: میرے پیچھے ہولے لیکن آپ نے ان سے پہلے اجازت دے کہ میں جا کر اپنے والد بزرگوار کو دفن کرسکوں،(60) سیدنا عیسیٰ مسیح نے ان سے فرمایا: مردوں کو اپنے مردے دفن کرنے دو لیکن تم جاؤ اور دین الہیٰ کی تبلیغ کرو۔(61) ایک اور شخص نے کہا: مولا میں بھی آپ کے پیچھے چلو نگا لیکن پہلے مجھے اجازت دیں کہ میں اپنے گھر والوں سے رخصت ہوآؤں ۔(62) سیدنا عیسیٰ نے اس سے کہا: جو کوئی ہل پر ہاتھ رکھ کر پیچھے کی طرف دیکھتا ہے وہ دین الہیٰ کے لائق نہیں۔

رکوع 10

72 صحابہ کرام کا تقرر

(1) اس کے بعد سیدنا عیسیٰ مسیح نے 72 شاگرد اور مقرر کئے اور انہیں دو دو کرکے اپنے سے پہلے ان شہروں اور قصبوں میں روانہ کیا جہاں آپ خود جانے والے تھے۔(2) اور آپ نے ان سے کہا: فصل تو بہت ہے لیکن مزدور کم ہیں ، اس لئے فصل کے مالک سے التجا کرو کہ اپنی فصل کاٹنے کے لئے مزدور بھیج دے ۔ (3) جاؤ دیکھو میں تمہیں گویا بروں کو بھیڑیوں کے درمیان بھیج رہا ہوں۔(4) اپنے ساتھ بٹوا نہ لے جانا، نہ تھیلی نہ جوتے اور نہ کسی کو راہ میں سلام کرنا۔(5)جب کسی گھر میں داخل ہو تو پہلے کہو کہ اس گھر کی سلامتی ہو۔(6) اگر وہاں کوئی سلامتی کا فرزند ہوگا تو تمہارا سلام اس پر ٹھہرے گا ورنہ تمہارے پاس لوٹ آئے گا۔(7) اسی گھر میں مقیم رہو اور گھر والوں کے ساتھ کھاؤ(9) اور پیو کیونکہ مزدور اپنی مزدوری کا حقدار ہے ۔ گھر گھر نہ گھومتے پھرنا۔ (8) جس شہر میں داخل ہو اور اس شہر والے تمہیں قبول کریں تو جو کچھ تمہارے سامنے رکھا جائے اسے کھاؤ، گھر میں جو لوگ بیمار ہوں، انہیں شفا دو اور بتاؤ کے پروردگار کی بادشاہی نزدیک آپہنچی ہے ۔(10)اور اگر تم کسی ایسے شہر میں قدم رکھتے ہو جہاں کے لوگ تمہیں قبول نہیں کرتے تو اس شہر کی گلیوں میں جا کر کہو (11) کہ ہم تمہارے شہر کی گرد کو بھی جو ہمارے پاؤں میں لگی ہوئی ہے تمہارے لئے جھاڑ دیتے ہیں مگر یہ یاد رکھو کہ پروردگار کی بادشاہی نزدیک آپہنچی ہے ۔(12) میں تم سے کہتا ہوں کہ انصاف کے دن سدوم کا حال اس شہر کے حال سے زیادہ قابل برداشت ہوگا۔
(13) اے خرازین ! تجھ پر افسوس ، اے بیت صیدا تجھ پر افسوس ، کیونکہ جو معجزے تمہارے درمیان دکھائے گئے اگر صور اور صیدا میں دکھائے جاتے تو وہ ٹاٹ اوڑھ کر اور سر پر راکھ ڈال کر کب کے توبہ کرچکے ہوتے۔(14) پھر بھی عدالت کے دن صور اور صیدا کا حال تمہاری نسبت زیادہ قابل برداشت ہوگا۔(15) اور اے کفر نحوم کیا تو آسمان تک بلند کیا جائے گا؟ نہیں بلکہ تو عالم ارواح میں اتار دیا جائے گا۔
(16)جو تمہاری سنتا ہے وہ میری سنتا ہے ۔ جو تمہیں رد کرتا ہے وہ مجھے رد کرتا ہے اور جو مجھے رد کرتا ہے وہ میرے بھیجنے والے کو رد کرتا ہے۔
(17) اور وہ 72صحابہ کرام خوشی کے ساتھ واپس آئے اور کہنے لگے :مولا آپ کے نام سے تو بدروحیں بھی ہمارا حکم مانتی ہیں۔(18)آپ نے ان سے فرمایا : میں نے شیطان کو اس طرح گرتے دیکھا جیسے بجلی آسمان سے گرتی ہے ۔(19)دیکھو میں نے تمہیں سانپوں اور بچھوؤں کو کچلنے کا اختیار دیا ہے اور دشمن کی ساری قوت پر غلبہ عطا کیا ہے اور تمہیں کسی سے بھی ضرر نہ پہنچے گا۔(20) تاہم اس بات سے خوش نہ ہو کہ روحیں تمہارا حکم مانتی ہیں بلکہ اس بات سے خوش ہو کہ تمہارے نام آسمان پر لکھے ہوئے ہیں۔
(21)اسی گھڑی سیدنا عیسیٰ روح پاک کی خوشی سے معمور ہو کر فرمانے لگے: اے پروردگار ! آسمان اور زمین کے مالک ! میں آپ کی حمد کرتا ہوں کہ آپ نے یہ باتیں عالموں اوردانشوروں سے پوشیدہ رکھیں اور بچوں پر ظاہر کیں۔ہاں اے پروردگار ! آپ کی خوشی اسی میں تھی ۔(22)ساری چیزیں میرے پروردگار کی طرف سے میرے سپرد کردی گئی ہیں اور سوا پروردگار کے کوئی جانتا کہ محبوب کون ہے

اور سوائے محبوب کے کوئی نہیں جانتا کہ پروردگار کون ہے اور سوائے اس کے جس پر محبوب ظاہر کرنے کا ارادہ کرتا ہے۔ (23) تب آپ اپنے صحابہ کرام کی طرف متوجہ ہوئے اور صرف ان ہی سے فرمانے لگے: مبارک ہیں وہ آنکھیں جو یہ باتیں دیکھتی ہیں جنھیں تم دیکھتے ہو۔(24) کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ بہت سے نبیوں اور بادشاہوں کی خواہش تھی کہ یہ دیکھیں جو تم دیکھتے ہو مگر نہ دیکھ پائے اور یہ باتیں سنیں جو تم سنتے ہو مگر نہ سن پائے۔

نیک سماری کی تمثیل

(25) تب ایک عالم شریعت اٹھا اور سیدنا عیسیٰ مسیح کو آزمانے کی غرض سے کہنے لگا: مولا مجھے حیات ابدی کا وارث بننے کے لئے کرنا ہوگا؟ (26) سیدنا عیسیٰ نے اس سے فرمایا: شریعت میں کیا لکھا ہے؟ تم کس طرح پڑھتے ہو؟ (27) اس نے جواب میں کہا کہ پروردگار کو اپنے سارے دل اور اپنی جان اور اپنی ساری طاقت اور اپنی ساری عقل سے محبت رکھ اور اپنے پڑوسی سے اپنے برابر پیار کرو۔(28) سیدنا عیسیٰ مسیح نے اس سے ارشاد فرمایا: تم نے ٹھیک جواب دیا ہے یہی کرو تو زندہ رہوگے۔(29) مگر اس نے اپنی ساری پرہیزگاری جتانے کی غرض سے سیدنا عیسیٰ سے پوچھا: میرا پڑوسی کون ہے؟ (30) سیدنا عیسیٰ مسیح نے جواب میں کہا: ایک آدمی یروشلم سے اریحا جارہا تھا کہ ڈاکوؤں کے ہاتھوں میں جا پڑا۔ انہوں نے اس کے کپڑے اتار لئے اور اسے مارا پیٹا اور زخمی کردیا اور ادھ موا چھوڑ کر چلے گئے۔(31) اتفاقاً ایک امام اس راہ سے جارہا تھا اس نے زخمی کو دیکھا مگر کترا کر چلا گیا۔ اسی طرح ایک خادم بیت اللہ بھی ادھر آنکلا اور اسے دیکھ کر کترا کر چلا گیا۔(33) پھر ایک سماری جو سفر کررہا تھا وہاں آنکلا۔ زخمی کو دیکھ کر اسے بڑا ترس آیا۔(34) وہ اس کے پاس گیا اور اس کے زخموں پر تیل اور مے لگا کر انہیں باندھا اور زخمی کو اپنے گدھے پر بٹھا کر سرائے میں لے گیا اور اس کی تیمارداری کی۔(35) اگلے دن اس نے دو دینار نکال کر بھٹیارے کو دیئے اور کہا: اس کی دیکھ بھال کرنا اور اگر خرچہ زیادہ ہوا تو میں واپسی پر ادا کردوں گا۔(36) تمہارے نزدیک ان تینوں میں کون اس شخص کا جو ڈاکوؤں کے ہاتھوں میں جا پڑا تھا پڑوسی ثابت ہوا؟ (37) شریعت کے عالم نے جواب دیا: وہ جس نے اس کے ساتھ ہمدردی کی، سیدنا عیسیٰ نے اس سے فرمایا جاؤ تم بھی ایسا ہی کرو۔

سیدنا عیسیٰ مریم اور مرتھا کے گھر جانا

(38)سیدنا عیسیٰ اور آپ کے صحابی چلتے چلتے ایک گاؤں میں پہنچے وہاں مرتھا نام کی ایک عورت آپ کو اپنے گھر میں مدعو کیا۔ اس کی ایک بہن بھی تھی جس کا نام مریم تھا وہ آپ کے قدموں کے پاس بیٹھ کر آپ کی باتیں سن رہی تھی (40)لیکن مرتھا کام کی زیادتی کی وجہ سے گھبرا گئی اور آپ کے پاس کر کہنے لگی مولا! آپ کو ذرا بھی خیال نہیں کہ میری بہن نے مجھے خدمت کرنے کے لئے اکیلا چھوڑ رکھا ہے۔ اسے کہہ دیجئے کہ میری مدد کرے۔(41) سیدنا عیسیٰ مسیح نے جواب میں اس سے فرمایا: مرتھا! مرتھا تم بہت سی چیزوں کے بارے میں پریشان ہورہی ہو۔(42) حالانکہ ایک ہی چیز ہے جس کی ضرورت ہے اور مریم نے وہ اچھا حصہ چن لیا ہے جو اس سے چھینا نہ جائے گا۔

رکوع 11

دعائے ربانی

(1) ایک دن سیدنا عیسیٰ کسی جگہ دعا کررہے تھے۔ جب آپ کرچکے تو آپ کے صحابہ کرام میں سے ایک نے کہا: مولا! جیسے یحییٰ نے اپنے صحابیوں کو دعا کرنا سکھایا آپ بھی ہمیں سکھائیں۔

(2)آپ نے ان سے فرمایا کہ جب تم دعا کرو تو کہو:

اے پروردگار عالم! آپ کا نام مبارک مانا جائے۔

آپ کی بادشاہی آئے۔

(3)ہماری روز کی روٹی ہمیں ہر روز عطا فرمائیے۔

(4)ہمارے گناہ معاف کریں کیونکہ ہم بھی اپنے ہر قرضدار کو معاف کرتے ہیں اور ہمیں آزمائش میں نہ لائیں۔

(5)پھر آپ نے ان سے فرمایا: فرض کرو کہ تم میں سے کسی کا ایک دوست ہے ۔ وہ آدھی رات کو اس کے پاس جا کر کہتا ہے کہ اے دوست مجھے تین روٹیاں دے ۔(6) کیونکہ میرا ایک دوست سفر کرکے میرے پاس آیا ہے اور میرے پاس کچھ بھی نہیں کہ اسکی خاطر تواضع کرسکوں(7)اور وہ اندر سے جواب میں کہتا ہے ۔ مجھے تکلیف نہ دے ،دروازہ بند ہے اور میں اور میرے بال بچے بستر میں ہیں، میں اٹھ کر تجھے دے نہیں سکتا ۔(8) میں تم سے کہتا ہوں کہ اگرچہ وہ اس کا دوست ہے وہ اٹھ کر نہ بھی دے تو بھی اس کے بار بار اصرار کرنے کے باعث ضرور اٹھے گا اور جتنی روٹیوں کی اسے ضرورت ہے دے گا ۔(9) پس میں تم سے کہتا ہوں مانگتے رہو گے تو تمہیں دیا جائے گا ، ڈھونڈتے رہو گے تو پاؤ گے ۔ دروازہ کھٹکھٹاتے رہو گے تو تمہارے لئے کھول دیا جائے گا(10) کیونکہ جو مانگتا ہے اسے ملتا ہے ، جو ڈھونڈتا ہے وہ پاتا ہے اور جو کھٹکھٹاتا ہے اس کے لئے دروازہ کھول دیا جائے گا(11) تم میں سے کون سا باپ ایسا ہے کہ جب اس کا بیٹا مچھلی مانگے تو اسے مچھلی نہیں بلکہ سانپ پکڑا دے؟(12) یا انڈا مانگے تو اس کے ہاتھ میں بچھو تھما دے ؟(13) پس جب تم برے ہو کر بھی اپنے بچوں کو اچھی چیزیں دینا جانتے ہو تو کیا پروردگار عالم انہیں پاک روح افراط سے عطا نہ فرمائے گا جو اس سے مانگتے ہیں۔

سیدنا عیسیٰ مسیح اور بعلزبول

(14)ایک دفعہ آپ ایک گونگے میں سے بدروح کو نکال رہے تھے اور جب بدروح نکل گئی تو گونگا بولنے لگا اور لوگ تعجب کرنے لگے ۔ (15)لیکن ان میں سے بعض نے کہا : وہ بدروحوں کے سردار بعلزبول کی مدد سے بدروحوں کو نکالتا ہے ۔ (16)بعض آپ کو آزمانے کی غرض سے آپ سے کوئی آسمانی نشان طلب کرنے لگے ۔ (17)لیکن آپ نے ان کے خیالات جان کر ان سے کہا جس حکومت میں پھوٹ پڑ جاتی ہے وہ ویران ہوجاتی ہے اور جس گھر میں پھوٹ پڑ جاتی ہے وہ قائم نہیں رہ سکتا۔(18)اور اگر شیطان اپنی ہی مخالفت کرنے لگے تو اس کی حکومت کیسے قائم رہ سکتی ہے ؟ پھر بھی تم کہتے ہو کہ میں بعلزبول کی مدد سے بدروحوں کو نکالتا ہوں۔(19) اگر میں بعلزبول کی مدد سے بدروحوں کو نکالتا ہوں تو تمہارے شاگرد انہیں کس کی مدد سے نکالتے ہیں ؟ پس وہی تمہارے منصف ہوں گے ۔(20) لیکن اگر میں خدا کی قدرت سے بدروحوں کو نکالتا ہوں تو پروردگار کی بادشاہی تمہارے پاس آپہنچی ہے ۔(21)جب کوئی زور آور مسلح ہو کر اپنے گھر کی حفاظت کرتا ہے تو اس کا مال واسباب محفوظ رہتا ہے ۔(22) لیکن جب اس سے بھی زیادہ زور آور آدمی اس پر حملہ کرکے اسے مغلوب کرلیتا ہے تو اس کے سارے ہتھیار جن پر اس کا بھروسا تھا چھین لیتا ہے اور اس کا سارا مال واسباب لوٹ کو بانٹ دیتا ہے ۔

(23)جو میرے ساتھ نہیں وہ میرا مخالف ہے اور جو میرے ساتھ جمع نہیں کرتا وہ بکھیرتا ہے ۔

(24)جب کسی آدمی میں سے بدروح نکلتی ہے تو وہ سوکھے مقاموں میں جا کر آرام ڈھونڈتی ہے اور جب نہیں پاتی تو کہتی ہے کہ میں اپنے اسی گھر میں واپس چلی جاؤنگی جہاں سے میں نکلی تھی۔(25)اور واپس آکر اسے صاف ستھرا اور آراستہ پاتی ہے(26) تب وہ جا کر اپنے سے بھی بد تر سات اور بدروحوں کو ہمراہ لے آتی ہے اور وہ اندر جا کر اس میں رہنے لگتی ہیں اور اس آدمی کا حال پہلے سے بھی زیادہ برا ہوجاتا ہے ۔

(27)سیدنا عیسیٰ یہ باتیں فرما ہی رہے تھے کہ ہجوم میں سے ایک عورت نے اونچی آواز میں آپ سے کہا : مبارک ہیں وہ پیٹ جس سے آپ پیدا ہوئے اور مبارک ہیں وہ چھاتیاں جنہوں نے آپ کو دودھ پلایا ۔(28)لیکن آپ نے اس سے فرمایا جو لوگ کلامِ الہیٰ کو سنتے اور اس پر عمل کرتے ہیں وہ زیادہ مبارک ہیں۔

حضرت یونس علیہ السلام کا نشان

(29) جب بھیڑ زیادہ ہونے لگی تو سیدنا عیسیٰ نے فرمایا: اس زمانہ کے لوگ برے ہیں جو مجھ سے نشان طلب کرتے ہیں مگر یونس کے نشان کے سوا کوئی اور نشان انہیں نہیں دیا جائے گا ۔ (30)کیونکہ جس طرح یونس نینوہ کے باشندوں کے لئے نشان ٹھہرا اسی طرح ابن آدم بھی اس زمانہ کے لوگوں کے لئے نشان ٹھہرے گا۔ (31)دکھن کی ملکہ عدالت کے دن اس زمانہ کے لوگوں کے ساتھ کھڑی ہو کر انہیں مجرم ٹھہرائے گی کیونکہ وہ بڑی دور سے سلیمان کی حکمت سننے کے لئے آئی تھی اور دیکھو یہاں سلیمان سے بھی بڑا موجود ہے ۔ (32)نینوہ کے لوگ عدالت کے دن اس زمانہ کے

لوگوں کے ساتھ کھڑے ہو کر انہیں مجرم ٹھہرائیں گے اس لئے کہ انہوں نے یوناہ کی تبلیغ کی وجہ سے توبہ کر لی تھی اور دیکھو یہاں وہ موجود ہے جو یوناہ سے بھی بڑا ہے۔

بدن کا چراغ

(33) کوئی شخص چراغ جلا کر تہہ خانہ یا کسی برتن کے نیچے نہیں بلکہ چراغدان پر رکھتا ہے تاکہ اندر آنے والوں کو روشنی دکھائی دے۔(34) تمہارے بدن کا چراغ تمہاری آنکھ ہے جب تمہاری آنکھ سالم ہے تو تمہارا بدن بھی روشن ہے اگر خراب ہے تو تمہارا بدن بھی تاریک ہے۔(35) خبردار کہیں ایسا نہ ہو کہ جو روشنی تم میں ہے وہ تاریکی بن جائے۔(36) پس اگر تمہارا سارا بدن روشن ہو اور کوئی حصہ تاریک نہ رہے تو وہ سارے کا سارا ایسا روشن ہوگا جیسے کسی چراغ نے اپنی چمک سے تمہیں روشن کر دیا ہے۔

شریعت کے عالموں اور دینی علماء پر ملامت

(37) سیدنا عیسیٰ اپنی بات پوری بھی نہ کر پائے تھے کہ کسی فریسی نے آپ سے درخواست کی کہ آپ اس کے ساتھ کھانا نوش فرمائیں۔ آپ اس کے گھر تشریف لے گئے اور دستر خوان پر بیٹھ گئے۔

(38) دینی عالم نے یہ دیکھ کر تعجب کیا کہ آپ بغیر ہاتھ دھوئے کھانا کھانے بیٹھ گئے۔(39) اس پر آپ نے اس سے فرمایا: اے دینی علماؤ تم پیالے اور رکابی کو باہر سے تو صاف کرتے ہو لیکن تمہارے دل اندر لوٹ اور بدی سے بھرے پڑے ہیں۔(40) اے نادانو! کیا جس نے ظاہر کو بنایا اس نے باطن کو نہیں بنایا؟ (41) پس اندر کی چیزیں خیرات کر دو تو تمہارے لئے سب کچھ پاک ہوجائے گا۔

(42) مگر اے فریسیو! تم پر افسوس، تم پودینہ، سداب اور سبزی ترکاری کا دسواں حصہ خدا کو دیتے ہو لیکن انصاف کرنے سے اور خدا کی محبت سے غافل رہتے ہو۔ چاہیے تو یہ تھا کہ دسواں حصہ دینے کے ساتھ ساتھ یہ بھی کرتے۔

(43) اے فریسیو! تم پر افسوس تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہیں اعلیٰ کرسیوں پر بٹھائیں اور بازاروں میں جھک جھک کر سلام کریں۔

(44) تم پر افسوس تم ان پوشیدہ قبروں کی طرح ہو جن پر سے لوگ انجانے میں پاؤں رکھتے ہوئے گذر جاتے ہیں۔

(45) تب شریعت کے عالموں میں سے ایک نے آپ کو جواب میں کہا: اے استاد! یہ باتیں کہہ کر آپ تو ہماری توہین کر رہے ہیں۔ (46) آپ نے فرمایا: اے شریعت کے عالمو تم پر بھی افسوس کیونکہ تم آدمیوں پر ایسے بوجھ لادتے ہو جنہیں اٹھانا مشکل ہوتا ہے اور خود انہیں انگلی بھی نہیں لگاتے۔(47) تم پر افسوس! تم تو نبیوں کی قبریں بناتے ہو اور تمہارے باپ دادا نے انہیں ہلاک کیا تھا۔(48) پس تم گواہ ہو کہ تم اپنے باپ دادا کے کاموں کی پوری تائید کرتے ہو کیونکہ انہوں نے تو نبیوں کو قتل کیا اور تم ان نبیوں کی قبر بناتے ہو۔(49) اس لئے خدا کی حکمت نے فرمایا کہ میں نبیوں اور رسولوں کو ان کے پاس بھیجوں گی۔ وہ ان میں سے بعض کو قتل کر ڈالیں گے اور بعض کو ستائیں گے۔(50) پس یہ موجودہ نسل سارے نبیوں کے اس خون کی جو دنیا کے شروع سے بہایا گیا ہے ذمہ دار ٹھہرائی جائے گی۔(51) ہابل کے خون سے لے کر زکریا کے خون تک جسے قربان گاہ اور بیت اللہ کے درمیان قتل کیا گیا۔ ہاں! میں کہتا ہوں کہ یہ نسل ہی ان کے خون کی ذمہ دار ٹھہرائی جائے گی۔(52) اے شریعت کے عالمو! تم پر افسوس تم نے علم کی کنجی اپنے قبضہ میں لے لی تم خود بھی داخل نہ ہوئے اور جو داخل ہونا چاہتے تھے انہیں بھی روک دیا۔

(53) جب آپ وہاں سے سے نکلے تو شریعت کے عالموں اور دینی عالمو نے آپ کو گھیر لیا اور نہایت ہی غصہ کی حالت میں چاروں طرف سے مختلف سوالات کرنے لگے۔(54) تاکہ آپ منہ مبارک سے کوئی ایسی بات نکل جائے جس پر وہ اعتراض کر سکیں۔

رکوع 12

منافقت سے بچے رہنے کے بارے میں ہدایات

(1) اسی دوران ہزاروں آدمیوں کا جمع غفیر لگ گیا اور جب وہ ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے تو سیدنا عیسیٰ مسیح نے سب سے پہلے اپنے صحابہ کرام سے مخاطب ہو کر فرمایا: دینی علماؤں کے خمیر یعنی ان کی منافقت سے خبردار رہنا۔ (2) کوئی چیز ڈھکی ہوئی نہیں جو ظاہر نہ کی جائے گی اور نہ ہی کوئی

چیز چھپی ہوئی ہے جو جانی نہ جائے گی۔ (3)اس لئے جو باتیں تم نے اندھیرے میں کہی ہیں وہ روشنی میں سنی جائیں گی اور جو کچھ تم نے کوٹھڑیوں میں کسی کے کان میں کہا ہے اس کا اعلان کوٹھوں پر کیا جائے گا۔ (4) دوستو! میں تم سے کہتا ہوں کہ ان سے مت ڈرو جو بدن کو ہلاک کرتے ہیں اور اس کے بعد اور کچھ نہیں کرسکتے۔ (5)لیکن میں تمہیں جتائے دیتا ہوں کہ کس سے ڈرنا چاہیے۔ اس سے جسے بدن ہاک کرنے کے بعد اسے جہنم میں ڈال دینے کا اختیار ہے۔ ہاں! میں تم سے کہتا ہوں کہ اسی سے ڈرو۔ (6)اگرچہ چند سکوں میں پانچ چڑیاں خریدی جاسکتی ہیں لیکن اللہ وتبارک وتعالیٰ ان میں سے کسی کو بھی فراموش نہیں کرتے۔ (7)تمہارے سر کے بال بھی گنے ہوئے ہیں ڈرو مت، تم تو کئی چڑیوں سے زیادہ قیمتی ہو۔

(8)میں تمہیں بتاتا ہوں کہ جو کوئی آدمیوں کے سامنے میرا اقرار کرتا ہے ابن آدم بھی پروردگارِ عالم کے فرشتوں کے روبرو اس کا اقرار کرے گا۔ (9) لیکن جو آدمیوں کے سامنے میرا انکار کرتا ہے اس کا انکار پروردگار کے فرشتوں کے روبرو کیا جائے گا۔ (10)جو کوئی ابن آدم کے خلاف کچھ کہے گا اسے بخش دیا جائے گا لیکن جو پاک روح کے خلاف کفر بکے گا اسے نہیں بخشا جائے گا۔ (11) جب وہ تمہیں عبادتخانوں میں حاکموں اور بااختیار اشخاص کے حضور لے جائیں گے تو فکر مت کرنا کہ ہم کیا کہیں اور کیوں اور کیسے جواب دیں (12) کیونکہ پاک روح عین وقت پر تمہیں سکھادے گا کہ تمہیں کیا کہنا ہے (13)ہجوم میں سے کسی نے آپ سے کہا: استاد محترم میرے بھائی کو حکم دیں میراث میں سے میرا حصہ میرے حوالے کردے۔ (14)سیدنا عیسیٰ مسیح نے جواب دیا: میاں! کس نے مجھے تمہارا منصف یا بانٹنے والا مقرر کیا ہے؟ (15) اور آپ نے ان سے فرمایا: خبردار، ہر طرح کے لالچ سے دور رہو، کسی کی زندگی کا انحصار اس کے مال ودولت کی کثرت پر نہیں ہے۔ (16) تب آپ نے انہیں یہ تمثیل سنائی: کسی دولتمند کی زمین میں بڑی فصل ہوئی (17)اور وہ دل ہی میں سوچ کر کہنے لگا: میں کیا کروں؟ میرے پاس جگہ نہیں ہے جہاں میں اپنی پیداوار جمع کرسکوں۔ (18) تب اس نے کہا: میں ایک کام کروں گا کہ اپنے کھتے ڈھا کر نئے اور بڑے کھتے بناؤں گا اور ان میں اپنا تمام اناج اور مال واسباب بھردوں گا۔ (19) پھر اپنی جان سے کہوں گا: اے جان! تیرے پاس کئی برسوں کے لئے مال جمع ہے۔ آرام سے رہ، کھاپی اور عیش کر۔ (20) مگر پرودگار نے اس سے کہا: اے نادان! اسی رات تیری جان تجھ سے طلب کرلی جائے گی۔ پس جو کچھ تو نے جمع کیا ہے وہ کس کے کام آئے گا؟ چنانچہ جو اپنے لئے تو خزانہ جمع کرتا ہے لیکن رب العالمین کی نظر میں دولت مند نہیں بنتا اس کا بھی یہی حال ہوگا۔

فکر نہ کرو

(22) تب سیدنا عیسیٰ مسیح نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا: یہی وجہ ہے کہ میں تم سے کہتا ہوں کہ نہ تو اپنی جان کی فکر کرو کہ تم کیا کھاؤ گے نہ اپنے بدن کی کہ تم کیا پہنو گے۔ (23)کیونکہ جان خوراک سے اور بدن پوشاک سے بڑھ کر ہے۔ (24)کوؤں کو دیکھو جو نہ تو بوتے ہیں نہ کاٹتے ہیں نہ ان کے پاس گودام ہوتا ہے نہ کھتا تو بھی پروردگار انہیں کھلاتا ہے۔ تم تو پرندوں سے بھی زیادہ قدروقیمت والے ہو۔ (25)تم میں کون ایسا ہے جو فکر کرکے اپنی عمر میں گھڑی بھر کا بھی اضافہ کرسکے؟ (26)پس جب تم یہ چھوٹی سی بات بھی نہیں کرسکتے تو باقی چیزوں کی فکر کس لئے کرتے ہو (27)سوسن کے درختوں کو دیکھو وہ کس طرح بڑھتے ہیں؟ وہ نہ محنت کرتے ہیں نہ کاتتے ہیں تو بھی میں تم سے کہتا ہوں کہ سلیمان نبی بھی اپنی ساری شان وشوکت کے باوجود ان میں سے کسی کی طرح ملبس نہ تھا۔ (28)پس جب اللہ وتبارک تعالیٰ میدان کی گھاس جو آج ہے اور کل تنور میں جھونکی جاتی ہے، ایسی پوشاک پہناتا ہے تو اے کم ایمان والو! کیا وہ تمہیں بہتر پوشاک نہ پہنائے گا؟ (29) اور اس فکر میں مبتلا مت رہو کہ تم کیا کھاؤ گے اور کیا پیو گے اور نہ شکی بنو۔ (30) کیونکہ دنیا کی ساری قومیں ان چیزوں کی جستجو میں لگی رہتی ہیں لیکن تمہارا پروردگار جانتا ہے کہ تم ان چیزوں کے محتاج ہو۔ (31) بلکہ پہلے دین الٰہی کی تلاش کرو تو یہ چیزیں بھی تمہیں حاصل ہوجائیں گی۔

(32) اے چھوٹے گلے، ڈرمت! کیونکہ تمہارے پروردگار کی خوشی اسی میں ہے کہ وہ تمہیں بادشاہی عطا فرمائے۔ (33)اپنا مال واسباب بیچ کر خیرات کردو۔ اور اپنے لیے ایسے بٹوے بناؤ جو پرانے نہیں ہوتے یعنی آسمان پر خزانہ جمع کرو جو خالی نہیں ہوتا۔ جہاں چور نہیں پہنچ سکتا اور جسے کیڑا نہیں لگتا۔ (34) کیونکہ جہاں تمہارا خزانہ ہے وہیں تمہارا دل بھی ہوگا۔

چوکس رہو

(35)خدمت کے لئے کمر بستہ رہو اور چراغ جلائے رکھو۔ (36) ان آدمیوں کی طرح جو اپنے مالک کی شادی کی ضیافت سے لوٹنے کا انتظار کر رہے ہیں تاکہ جب وہ آئے اور دروازہ کھٹکھٹائے تو فوراً اس کے لئے دروازہ کھول دیں۔(37)وہ نوکر مبارک ہیں جنہیں ان کا مالک اپنی واپسی پر جاگتا پائے۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ خود کمر بستہ ہو کر انہیں دستر خوان پر بٹھائے گا اور پاس آکر ان کی خدمت میں لگ جائے گا۔(38)اگر مالک رات کے دوسرے یا تیسرے پہر میں آکر اپنے نوکروں کو خوب چوکس پائے تو ان کے لئے کتنی اچھی بات ہے۔(39)لیکن یاد رکھو کہ اگر گھر کے مالک کو چور کے آنے کا وقت معلوم ہوتا تو وہ بیدار رہتا اور اپنے گھر میں نقب نہ لگنے دیتا۔(40)پس تم بھی تیار رہو۔ کیونکہ جس گھڑی تمہیں خیال تک نہ ہوگا ابن آدم (یعنی سیدنا عیسیٰ) آجائے گا۔

(41)حضرت پطرس نے کہا: اے مولا! یہ تمثیل جو آپ نے فرمائی صرف ہمارے لئے ہے یا سب کے لئے ہے؟ (42) سیدنا مسیح نے فرمایا: کون ہے وہ دیانتدار جو عقلمند منتظم جس کا مالک اسے اپنے گھر کے نوکر چاکروں پر مقرر کرے تاکہ وہ انہیں ان کی خوراک مناسب وقت پر بانٹتا رہے؟ (43) وہ نوکر مبارک ہے جس کا مالک آئے تو اسے ایسا ہی کرتے پائے۔(44)میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ اپنی ساری ملکیت کی دیکھ بھال کا اختیار اس کے سپرد کردے گا(45)لیکن اگر وہ نوکر اپنے دل میں یہ کہنے لگے کہ میرے مالک کے آنے میں ابھی دیر ہے اور دوسرے نوکروں اور نوکرانیوں کو مارنا پیٹنا شروع کردے اور خود کھا پی کر نشے میں دھت رہنے لگے(46)اور اس نوکر کا مالک، کسی ایسے دن جب کہ نوکر کو اس کے آنے کی امید نہ ہو اور کسی ایسی گھڑی جس کی اسے خبر نہ ہو، واپس آجائے تو وہ اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے گا اور اس کا انجام بے ایمانوں جیسا ہوگا۔(47)لیکن وہ نوکر جو اپنے مالک کی مرضی کو جان لینے کے باوجود بھی تیار نہ رہے گا اور نہ ہی اس کی مرضی کے مطابق عمل کرے گا تو بہت مار کھائے گا۔(48)مگر جس نے اپنے مالک کی مرضی کو جانے بغیر مار کھانے کے کام کئے وہ کم مار کھائے گا۔ پس جسے زیادہ ذمہ داری سونپی جائے گی اس سے امید بھی زیادہ کی جائے گی اور جس کے پاس زیادہ جمع کرایا جائے گا اس سے طلب بھی زیادہ کیا جائے گا۔

صلح یا جدائی

(49) میں زمین پر آگ بھڑکانے آیا ہوں، اگر بھڑک چکی ہوتی تو اچھا ہوتا۔ (50)لیکن مجھے ایک اصطباغ لینا ہے اور جب تک لے نہیں لیتا میں بہت بے چین رہوں گا؟(51) کیا تم یہ سوچتے ہو کہ میں زمین پر صلح قائم کرانے کے لئے آیا ہوں؟ نہیں، میں تو کہوں کہ جدائی کرانے۔(52)کیونکہ اب سے ایک گھر کے ہی پانچ آدمیوں میں مخالفت پیدا ہوجائے گی۔ دو تین کے مخالف ہوجائیں گے اور تین دو کے۔(53)باپ بیٹے کے خلاف ہوجائے گا اور بیٹا باپ کے، ماں بیٹی کے اور بیٹی ماں کے ساس بہو کے اور بہو ساس کے۔

زمانہ کا اختیار

(54)پھر آپ نے ہجوم سے فرمایا: جب تم بادل کو مغرب سے اٹھتے دیکھتے ہو تو ایک دم کہنے لگتے ہو کہ بارش آئے گی اور ایسا ہی ہوتا ہے(55)اور جب جنوبی ہوا چلنے لگتی ہے تو تم کہتے ہو کہ گرمی ہوگی اور ایسا ہی ہوتا ہے۔(56)اے منافقو! تم زمین اور آسمان کی صورت دیکھ کر موسم کا اندازہ کرنا تو جانتے ہو لیکن اس زمانہ کو کیوں نہیں پہچانتے؟(57)تم خود ہی فیصلہ کیوں نہیں کرلیتے کہ ٹھیک کیا ہے؟(58)جب تو مدعی کے ساتھ منصف کے پاس جاتا ہے تو راستہ ہی میں اس سے چھٹکارا پالے، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ تجھے منصف کے حوالے کردے اور منصف تجھے سپاہی کے سپرد کردے اور سپاہی تجھے قید میں ڈال دے۔(59)میں تمہیں کہتا ہوں کہ جب تک تم پائی پائی ادا نہ کردو گے وہاں سے باہر نہ نکل سکو گے۔

رکوع 13

توبہ یا ہلاکت

(1)اس وقت بعض لوگ وہاں موجود تھے جو آپ کو ان گلیلیوں کے بارے میں بتانے لگے جن کا خون پیلاطس نے ان کی قربانی کے جانوروں کے خون میں ملایا تھا۔(2)آپ نے ان سے فرمایا: کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ ان گلیلیوں کا ایسا برا انجام اس لئے ہوا کہ وہ باقی سارے گلیلیوں سے زیادہ گنہگار تھے؟

(3)میں تم سے کہتا ہوں کہ نہیں بلکہ ! اگر تم بھی توبہ نہ کرو گے تو سب کے سب اسی طرح ہلاک ہوگے۔ (4) یا کیا وہ اٹھارہ جن پر سلوام کا برج گرا اور دب مرے یروشلم کے باقی باشندوں سے زیادہ قصوروار تھے ؟(5) میں تم سے کہتا ہوں کہ نہیں! بلکہ اگر تم توبہ نہ کرو گے تو تم سب بھی اسی طرح ہلاک ہوگے۔

(6)اس کے بعد آپ نے انہیں ایک تمثیل ارشاد فرمائی : کسی آدمی نے اپنے تاکستان میں انجیر کا درخت لگا رکھا تھا۔ وہ اس میں پھل ڈھونڈنے آیا مگر نہ پایا۔ (7) تب اس نے باغبان سے کہا : دیکھو میں پچھلے تین برس سے اس انجیر کے درخت میں پھل ڈھونڈنے آتا رہا ہوں اور کچھ نہیں پاسکا ہوں۔ اسے کاٹ ڈالو۔ یہ کیوں جگہ گھیرے ہوئے ہے ؟ (8)لیکن اس نے جواب میں سے کہا : مالک ! اسے اس سال اور باقی رہنے دیں، میں اس کے ارد گرد کھدائی کرکے کھاد ڈالوں گا۔ (9) اگر یہ آئندہ پھل لایا توخیر ورنہ اسے کٹوادینا۔

(10) سبت کا تھا اور سیدنا عیسیٰ مسیح کسی عبادتخانہ میں تعلیم دے رہے تھے (11)وہاں ایک عورت تھی جسے اٹھارہ برس سے ایک بدروح کے باعث اس قدر کمزوری تھی کہ وہ کبڑی ہوگئی تھی اور کسی طرح سیدھی نہ ہوسکتی تھی ۔(12)آپ نے اسے دیکھا تو اپنے پاس بلایا اور فرمانے لگے : بی بی ! آپ اپنی کمزوری سے چھوٹ گئی۔ (13)اور آپ نے اس پر ہاتھ رکھے اور وہ فوراً سیدھی ہوگئی ۔ اور پروردگار کی تمجید کرنے لگی۔(14)لیکن عبادتخانہ کا سردار اس لئے کہ آپ نے سبت کے دن شفا عطا فرمائی تھی خفا ہوگیا اور لوگوں سے کہنے لگا کہ جب چھ دن کام کرنے کے لئے مقرر کردیئے گئے ہیں تو انہی میں شفا پانے کے لئے آیا کرو نہ سبت کے دن۔ (15)آپ نے اسے فرمایا : منافقو! کیا تم میں سے ہر ایک سبت کے دن اپنے بیل یا گدھے کو تھان سے کھول کر پانی پلانے کے لئے نہیں لے جاتا؟ (16) تو کیا مناسب نہ تھا کہ یہ عورت جو ابراہیم کی آل میں سے جسے شیطان نے اٹھارہ برس سے باندھ رکھا ہے سبت کے دن اس بند سے چھڑائی جاتی (17)جب آپ یہ فرما چکے تو سب آپ کے مخالف شرمندہ ہوکر رہ گئے اور سارے ہجوم نے ان شاندار کاموں پر جو آپ کے مبارک ہاتھوں سے سر انجام پائے تھے خوشی منائی۔

رائی کے دانے اور خمیر کی تمثیل

(18) تب آپ نے ان سے فرمایا: دین الہیٰ کس چیز کی مانند ہے اور میں اسے کس سے تشبیہ دوں ؟ (19)وہ رائی کے دانے کی مانند ہے جسے ایک شخص نے لے کر اپنے باغ میں ڈال دیا۔ وہ اگ کر اتنا بڑا پودا ہوگیا کہ ہوا کے پرندے اس کی ڈالیوں پر بسیرا کرنے لگے۔(20)سیدنا عیسیٰ نے پھر ان سے فرمایا: میں دین الہیٰ کو کس سے تشبیہ دوں ؟(21)وہ خمیر کی مانند ہے جسے ایک عورت نے لے کر تین ناپ آٹے میں ملا دیا یہاں تک کہ سارے کا سارا آٹا خمیر ہو گی۔

تنگ دروازہ

(22)آپ یروشلم کا سفر کرتے وقت راستے کے شہروں اور دیہات میں تعلیم دیتے جاتے تھے۔ (23) کسی نے آپ سے پوچھا: اے مولا! کیا تھوڑے سے لوگ ہی نجات پاسکیں گے ؟ آپ نے ان سے ارشاد فرمایا: (24) تنگ دروازے سے داخل ہونے کی پوری کوشش کرو کیونکہ میں تم سچ کہتا ہوں کہ بہت سے لوگ اندر جانے کی کوشش کریں گے لیکن نہ جاسکیں گے۔(25)جب مالک مکان ایک دفعہ اٹھ کر دروازہ بند کردیتا ہے اور تم باہر کھڑے کھڑے کھٹکھٹائے جاتے ہو اور کہتے ہو مولا! ہمارے لئے دروازہ کھول دیجئے اور میں جواب میں ان سے کہوں کا نہیں جانتا کہ تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو؟ (26) تب تم کہنے لگو گے : ہم نے آپ کے روبرو کھایا پیا اور آپ نے ہماری گلی کوچوں میں تعلیم دی۔ (27)لیکن میں تم سے کہوں گا : میں تمہیں نہیں جانتا کہ تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو۔اے منافقو! مجھ سے دور ہوجاؤ۔ (28)جب تم ابراہیم ، اضحاق، یعقوب اور سب نبیوں کو پروردگار کی بادشاہی میں موجود دیکھو گے اور خود کو باہر نکالے ہوئے پاؤ گے تو روتے اور دانت پیستے رہ جاؤ گے۔(29)لوگ مشرق ، مغرب ،شمال اور جنوب سے آکر پروردگار کی بادشاہی کی ضیافت میں شرکت کریں گے ۔ (30) اور دیکھو بعض آخر ایسے ہیں جو اول ہوں اور بعض اول ہیں جو آخر ہوں گے۔

یروشلم پر افسوس

(31)اسی وقت بعض دینی علماء سیدنا عیسیٰ کے پاس آئے اور کہنے لگے : یہاں سے نکل کر کہیں اور چلے جائیں کیونکہ ہیرودیس آپ کو قتل کروانا چاہتا ہے ۔ (32)لیکن آپ نے ان سے فرمایا: اس لومڑی سے جا کر یہ کہہ دو کہ دیکھو میں آج اور کل بدروحوں کو نکالنے اور مریضوں کو شفا دینے کا کام کرتا رہوں گا اور تیسرے دن اسے پورا کرلوں گا ۔ (33)پس مجھے آج ، کل اور پرسوں اپنا سفر جاری رکھنا ہے کیونکہ ممکن نہیں کہ نبی یروشلم سے باہر ہلاک ہو۔

(34) اے یروشلم ! اے یروشلم ! تونے نبیوں کو قتل کیا اور جو تیرے پاس بھیجے گئے انہیں سنگسار کرڈالا۔ میں نے کئی دفعہ چاہا کہ تیرے بچوں کو جمع کرلوں جس طرح مرغی اپنے چوزوں کو اپنے پروں کے نیچے جمع کرلیتی ہے ۔لیکن تو راضی نہ ہوا۔ (35)دیکھو! تمہارا گھر تمہارے ہی لئے چھوڑا جارہا ہے اور میں کہتا ہوں کہ تم مجھے کسی طرح بھی دیکھ نہ پاؤ گے جب تک کہ تمہارے یہ کہنے کا وقت نہ آجائے:

مبارک ہے وہ جو پروردگار کے نام سے آتا ہے۔

رکوع 14

سیدنا عیسیٰ مسیح اور اور دینی عالم

(1) ایک دفعہ سیدنا عیسیٰ مسیح کسی دینی عالم کے گھر سبت کے دن کھانا کھانے تشریف لے گئے تو کئی دینی علماء کی نظر آپ پر تھی۔ (2)وہاں ایک جلندر کا مریض بھی اس کے روبرو بیٹھا تھا۔ (3)آپ نے دینی علماء اور شریعت کے عالموں سے پوچھا کہ سبت کے دن شفا دینا جائز ہے یا نہیں؟ (4) وہ خاموش رہے ، تب آپ نے اسے چھو کر شفا بخشی اور رخصت کردیا (5)اور ان سے ارشاد فرمایا: اگر تم میں کسی کا گدھا یا بیل گڑھے میں گر پڑے اور سبت کا دن ہو تو کیا وہ اسے باہر نہ نکالے گا؟ (6) اور وہ ان باتوں کا جواب نہ دے سکے۔

(7)جب آپ نے دیکھا کہ لوگ کھانے پر بلائے گئے تھے کس طرح مخصوص نشستوں کی تلاش میں ہیں تو آپ نے ان سے ایک تمثیل ارشاد فرمائی: (8) جب کوئی تمہیں شادی کی ضیافت پر بلائے تو مہمان خصوصی کی جگہ پر نہ بیٹھو۔ ہوسکتا ہے کہ کوئی تم سے بھی زیادہ معزز شخص بلایا گیا ہو۔ (9)اور تم دونوں کو بلانے والا وہاں آکر تم سے کہے کہ یہ جگہ اس کے لئے ہے تو تمہیں شرمندہ ہو کر اٹھنا پڑے گا اور سب سے پیچھے بیٹھنا پڑے گا۔ (10) بلکہ جب بھی تم کسی دعوت پر بلائے جائے تو کسی پچھلی جگہ بیٹھ جاؤ تاکہ جب تمہارا میزبان وہاں آئے تو تمہیں سے کہے : دوست ! سامنے جا کر بیٹھ جاؤ، تب سارے مہمانوں کے سامنے تمہاری کتنی عزت ہوگی۔ (11) کیونکہ جو کوئی اپنے آپ کو بڑا بنائے گا وہ چھوٹا کیا جائے گا اور جو اپنے آپ کو چھوٹا بنائے گا وہ بڑا کیا جائے گا۔

(12) پھر آپ نے اپنے میزبان سے ارشاد فرمایا: جب تم دوپہر کا یا رات کا کھانا پکواؤ تو اپنے دوستوں یا بھائیوں یا رشتہ داروں یا امیر امیر پڑوسیوں کو نہ بلانا کیونکہ وہ بھی تمہیں بلا کر تمہارا احسان چکا سکتے ہیں ۔(13) بلکہ جب تم ضیافت کرو تو غریبوں، ٹنڈوں، لنگڑوں اور اندھوں کو بلاؤ۔ (14)اور تم برکت پاؤ گے۔ کیونکہ ان کے پاس کچھ نہیں جس سے وہ تمہارا احسان چکا سکیں ۔ تمہیں اس احسان کا بدلہ متقی اور پرہیزگاروں کی قیامت کے دن ملے گا۔

شاندار ضیافت کی تمثیل

(15)مہمانوں میں سے ایک نے یہ باتیں سن کر سیدنا عیسیٰ مسیح سے کہا : پروردگار کی بادشاہی میں کھانا کھانے والا بڑا مبارک ہوگا۔ (16)آپ نے فرمایا: کسی شخص نے ایک بڑی ضیافت کی اور بہت سے لوگوں کو مدعو کیا۔ (17)جب کھانے کا وقت ہوگیا تو اس نے اپنے نوکر کو بھیجا کہ بلائے ہوؤں سے کہو کہ آؤ سب کچھ تیار ہے۔ (18)لیکن سب نے مل کر عذر کرنا شروع کردیا۔ پہلے نے اس سے کہا میں نے کھیت مول لیا ہے اور میرا اسے دیکھنے کے لئے جانا ضروری ہے۔ میں تیری منت کرتا ہوں کہ مجھے معذور رکھ۔ (19)دوسرے نے کہا: میں نے پانچ جوڑی بیل خریدے ہیں اور میں بھی انہیں آزمانے جارہا ہوں میں تمہاری منت کرتا ہوں کہ مجھے معذور رکھ۔ (20)ایک اور نے کہا: میں نے بیاہ کیا ہے اس لئے میرا آنا ممکن نہیں۔ (21) تب نوکر نے واپس کر یہ ساری باتیں اپنے مالک کو بتائیں ۔ گھر کے مالک کو بڑا غصہ آیا۔ اس نے اپنے نوکر سے کہا: جلدی کرو اور شہر کے گلی کوچوں میں جا کر غریبوں ، ٹنڈوں، اندھوں اور لنگڑوں کو یہاں لے آؤ۔ (22) نوکر نے کہا: اے مالک آپ

کے کہنے کے مطابق عمل کیا گیا لیکن ابھی بھی جگہ خالی ہے۔(23)مالک نے نوکر سے کہا: راستوں اور کھیتوں کی باڑوں کی طرف نکل جاؤ اور لوگوں کو مجبور کرو کہ وہ آئیں تا کہ میرا گھر بھر جائے۔(24) کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ جو پہلے بلائے گئے تھے ان میں سے کوئی بھی میری ضیافت کا کھانا چکھنے نہ پائے گا۔

پیروکار ہونے کی شرط

(25) لوگوں کی ایک بڑی بھیڑ سیدنا عیسیٰ مسیح کے پیچھے پیچھے چلی جارہی تھی۔آپ نے مڑ کر انہیں دیکھا اور کہا:(26)اگر کوئی میرے پاس آتا ہے لیکن اس محبت کو جو وہ اپنے والدین، بیوی، بچوں اور بھائی بہنوں اور اپنی جان سے رکھتا ہے قربان نہیں کرسکتا تو وہ میرا پیروکار نہیں ہوسکتا۔(27) اور جو کوئی اپنی صلیب اٹھا کر میرے پیچھے نہیں آتا وہ میرا پیروکار نہیں ہوسکتا۔

(28)تم میں ایسا کون ہے جو ایک برج بنانا چاہے اور پہلے بیٹھ کر یہ نہ سوچ لے کہ اس کی تعمیر پر کتنا خرچ آئے گا اور کیا اس کے پاس اتنی رقم ہے کہ برج مکمل ہوجائے؟(29)کہیں ایسا نہ ہو کہ بنیاد رکھنے کے بعد وہ اسے مکمل نہ کرسکے اور دیکھنے والے اس کی ہنسی اڑائیں۔(30) اور کہیں کہ اس آدمی نے عمارت شروع تو کی لیکن اسے مکمل نہ کرسکا۔

(31)یا فرض کرو کہ ایک بادشاہ کسی دوسرے بادشاہ سے جنگ کرنے کی سوچ رہا ہے تو کیا وہ پہلے بیٹھ کر مشورہ نہ کرے گا کہ آیا میں دس ہزار فوجیوں سے اس کا مقابلہ کرسکوں گا جو بیس ہزار فوجیوں کے ساتھ حملہ کرنے آرہا ہے؟(32)اگر وہ اس قابل نہیں تو وہ اس بادشاہ کے پاس جو ابھی دور ہے ایلچی بھیج کر شرائط صلح کی درخواست کرے گا۔(33) اسی طرح اگر تم میں سے جو کوئی اپنا سب کچھ چھوڑ نہ دے میرا پیروکار نہیں ہوسکتا۔(34)نمک اچھی چیز ہے لیکن اگر اس کی نمکینی جاتی رہے تو اسے کس چیز سے نمکین کیا جائے گا؟(35)لوگ اسے باہر پھینک دیتے ہیں جو کانوں سے سن سکتے ہیں وہ سن لیں۔

رکوع 15

کھوئی ہوئی بھیڑ کی تمثیل

(1)بہت سے ٹیکس لینے والے اور بدکار لوگ سیدنا عیسیٰ مسیح کے پاس جمع ہو کر آپ کی باتیں سن رہے تھے۔(2) دینی علماء اور شریعت کے عالم شکایت کرتے اور کہتے تھے کہ یہ آدمی بدکاروں سے میل جول رکھتا ہے اور ان کے ساتھ کھانا پیتا بھی ہے۔

(3)سیدنا عیسیٰ مسیح نے ان سے یہ تمثیل کہی: (4) تم میں ایسا بھی کوئی ہے جس کے پاس سو بھیڑیں ہوں اور ان میں سے ایک کھو جائے تو وہ باقی ننانوے بھیڑوں کو بیابان میں چھوڑ کر اس کھوئی ہوئی بھیڑ کی تلاش نہ کرتا رہے جب تک کہ وہ مل نہ جائے؟(5)اور جب مل جاتی ہے تو خوشی خوشی اسے اپنے کندھوں پر اٹھا لیتا ہے۔(6)اور گھر آکر اپنے دوستوں اور پڑوسیوں کو جمع کرتا ہے اور کہتا ہے: میرے ساتھ مل کر خوشی مناؤ کیونکہ میری کھوئی ہوئی بھیڑ مل گئی۔(7) میں تم سے کہتا ہوں کہ اسی طرح ننانوے پرہیزگاروں کی نسبت جو توبہ کی حاجت نہیں رکھتے ایک توبہ کرنے والے گنہگار کے باعث آسمان پر زیادہ خوشی منائی جائے گی۔

کھوئے ہوئے سکے کی تمثیل

(8)کیا ایسی بھی کوئی عورت ہوگی جس کے پاس چاندی کے دس سکے ہوں اور ایک کھو جائے اور وہ چراغ جلا کر گھر میں جھاڑو نہ دیتی رہے اور جب تک مل نہ جائے اسے ڈھونڈتی نہ رہے؟(9)اور ڈھونڈ لینے کے بعد وہ اپنی سہیلیوں اور پڑوسنوں کو بلا کر یہ نہ کہے کہ میرے ساتھ مل کر خوشی مناؤ کیونکہ میں نے اپنا کھویا ہوا سکہ پالیا ہے۔(10)پس میں تم سے کہتا ہوں کہ ایک گنہگار کے توبہ کرنے پر بھی پروردگارِ عالم کے فرشتوں کے سامنے خوشی منائی جاتی ہے۔

کھوئے ہوئے بیٹے کی تمثیل

(11) پھر آپ نے ان سے فرمایا: کسی شخص کے دو بیٹے تھے۔(12) ان میں سے چھوٹے نے اپنے والد سے کہا: ابا جان! جائداد میں جو حصہ میرا ہے مجھے دے دیں۔ اس نے جائداد ان میں بانٹ

دی۔(13) تھوڑے دن بعد چھوٹے بیٹے نے اپنا سارا مال ومتاع جمع کیا اور دور کسی دوسرے ملک کو روانہ ہو گیا اور وہاں اپنی ساری دولت عیش وعشرت میں اڑادی۔(14) جب سب کچھ خرچ ہو گیا تو اس ملک میں ہر طرف سخت قحط پڑا اور وہ محتاج ہو کر رہ گیا۔(15) جب وہ اس ملک کے ایک باشندے کے پاس کام ڈھونڈنے پہنچا۔ اس نے اسے اپنے کھیتوں میں سور چرانے کے کام پر لگادیا۔ (16) وہاں وہ ان پھلیوں سے جنہیں سور کھاتے تھے اپنا پیٹ بھرنا چاہتا تھا لیکن کوئی اسے پھلیاں بھی کھانے نہیں دیتا۔(17) تب وہ ہوش میں آیا اور کہنے لگا: میرے والد کے مزدوروں کو ضرورت سے بھی زیادہ کھانا ملتا ہے لیکن میں یہاں قحط کی وجہ سے بھوکا مر رہا ہوں۔ (18) میں اٹھ کر اپنے والد کے پاس جاؤں گا اور ان سے کھوں گا: ابا جان ! میں پروردگار کی نظر میں اور آپ کی نظر میں گنہگار ہوں۔(19) اب تو میں اس لائق بھی نہیں رہا کہ آپ کا بیٹا کہلا سکوں۔ مجھے اپنے مزدوروں میں شامل کرلیں۔(20) پس وہ اٹھا اور اپنے والد کے پاس چل دیا۔ لیکن ابھی وہ کافی دور تھا کہ اس کے والد نے اسے دیکھ لیا اور اسے اس پر بڑا ترس آیا۔ اس نے دوڑ کر اسے گلے لگالیا اور خوب پیار کیا۔(21) بیٹے نے اس سے کہا: اباجان میں پروردگار کی نظر میں اور آپ کی نظر میں گنہگار ہوں، اب تو میں اس لائق بھی نہیں رہا کہ آپ کا بیٹا کہلا سکو۔(22) مگر والد نے اپنے نوکروں سے کہا: جلدی کرو اور سب سے پہلے ایک بہترین چوغہ لا کر اسے پہناؤ اس کے ہاتھ میں انگوٹھی اور پاؤں میں جوتی پہناؤ۔(23) ایک موٹا تازہ بچھڑا لا کر ذبح کرو تا کہ ہم کھائیں اور خوشی منائیں۔(24) کیونکہ میرا بیٹا جو مرچکا تھا وہ زندہ ہو گیا ہے، کھو گیا تھا اب ملا ہے۔ پس وہ خوشی منانے لگے۔(25) اس دوران بڑا بیٹا جو کھیت میں تھا گھر آرہا تھا جب وہ گھر کے نزدیک پہنچا تو اس نے گانے بجانے اور ناچنے کی آواز سنی۔(26) اس نے ایک نوکر کو بلایا اور پوچھا کہ یہ کیا ہورہا ہے؟(27) اس نے اس سے کہا: آپ کا بھائی لوٹ آیا ہے اور آپ کے والد نے ایک موٹا تازہ بچھڑا ذبح کرایا ہے کیونکہ اسے صحیح سلامت واپس پالیا ہے۔

(28) لیکن وہ خفا ہو گیا اور اندر نہیں جانا چاہتا تھا مگر اس کے والد نے باہر آکر اسے منانے کی کوشش کی۔(29) اس نے والد کو جواب میں کہا: دیکھئیے میں کتنے برسوں سے آپ کی خدمت کررہا ہوں اور کبھی حکم عدولی نہیں کی مگر آپ نے تو کبھی ایک بکری کا بچہ بھی مجھے نہیں دیا کہ اپنے دوستوں کے ساتھ خوشی مناتا۔(30) لیکن جب آپ کا یہ بیٹا سارا مال طوائفوں پر لٹا کر واپس آیا تو آپ نے اسکے لئے ایک موٹا تازہ بچھڑا ذبح کرایا ہے۔(31) والد نے بیٹے سے کہا: بیٹا تم تو ہمیشہ میرے پاس ہو اور میرا جو کچھ بھی ہے سب تمہارا ہی ہے۔(32) لیکن ہمیں خوشی منانا اور شادمان ہونا مناسب تھا کیونکہ تمہارا یہ بھائی جو مرچکا تھا اب زندہ ہو گیا ہے اور کھو گیا تھا اب مل گیا ہے۔

رکوع 16

بے ایمان منشی

(1) پھر سیدنا عیسیٰ مسیح نے اپنے صحابہ کرام سے بھی فرمایا: کہ کسی امیر آدمی کا ایک منشی تھا۔ اس کی لوگوں نے اس کے مالک سے شکایت کی کہ وہ آپ کا مال غبن کررہا ہے۔(2) مالک نے اسے بلایا اور کہا: یہ کیا ہے جو میں تمہارے بارے میں سن رہا ہوں؟ سارا حساب کتاب مجھے دو کیونکہ اب سے تم میرے منشی نہیں رہو گے۔(3) منشی نے دل میں سوچا: میں کیا کروں؟ میرا مالک مجھے میرے کام سے الگ کررہا ہے مجھ سے مٹی تو کھودی نہیں جائے گی۔ شرم کے مارے بھیک بھی نہیں مانگ سکتا (4) میں جانتا ہوں کہ مجھے کیا کرنا ہوگا کہ برطرف کیے جانے کے بعد بھی لوگ مجھے اپنے گھروں میں خوشی سے قبول کریں۔(5) پس اس نے اپنے مالک کے ایک ایک قرضدار کو طلب کیا۔ پہلے سے پوچھا: تم پر میرے مالک کی کتنی رقم باقی ہے؟(6) اس نے کہا: تیل کے سو پیپوں کی قیمت، اس نے اس سے کہا: یہ رہے تمہارے کاغذات بیٹھ کر جلدی سے سو کے پچاس بنادو۔(7) پھر دوسرے سے کہا: تم پر کتنا باقی ہے؟ اس نے کہا: سو بوری گیہوں کے دام۔ اس نے کہا یہ رہے تمہارے کاغذات سو کی جگہ اسی لکھ دو۔

(8) مالک نے اس بے ایمان منشی کی تعریف کی اس لئے کہ اس نے بڑی ہوشیاری سے کام لیا تھا۔ کیونکہ اس دنیا کے فرزند دنیا والوں کے ساتھ سودبازی میں نور کے فرزندوں سے زیادہ ہوشیار ہیں۔

(9) کیا میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ بددیانتی کی کمائی سے بھی اپنے لئے دوست پیدا کرو تاکہ جب وہ جاتی رہے تو تمہارے دوست تمہیں دائمی مسکنوں میں جگہ فراہم کریں۔

(10) جو بہت تھوڑے میں دیانتداری کا مظاہرہ کرتا ہے وہ بہت زیادہ میں بھی دیانتدار رہتا ہے اور جو کم سے کم میں بددیانت ثابت ہوتا ہے وہ زیادہ میں بھی بددیانت رہتا ہے۔(11) پس اگر تم

دنیا کی جھوٹی دولت کے معاملہ میں دیانتدار ثابت نہ ہوئے تو حقیقی دولت کون تمہارے سپرد کرے گا؟(12)اگر تم نے کسی دوسرے کے مال میں خیانت کی تو جو تمہارا اپنا ہے اسے کون تمہیں دے گا؟

(13)کوئی نوکر دومالکوں کی خدمت نہیں کرسکتا، یا تو ایک وہ ایک سے نفرت کرے گا اور دوسرے سے محبت یا ایک سے وفا کرے تو اور دوسرے کو حقارت کی نظر سے دیکھے گا، تم خدا اور دولت دونوں کی خدمت نہیں کرسکتے۔

(14)تب زردوست دینی علما یہ باتیں سن کر آپ کی ہنسی اڑانے لگے ۔(15) آپ نے ان سے فرمایا: تم وہ ہو جو لوگوں کے سامنے اپنے آپ کو بڑے پارسا ظاہر کرتے ہو۔ لیکن پروردگار تمہارے دلوں کی حالت سے واقف ہے کیونکہ جو چیز آدمیوں کی نظر میں اعلیٰ ہے وہ پروردگار کے نزدیک مکروہ ہے۔

کچھ اور نصیحتیں

(16) توریت اور صحائف انبیاء یحییٰ تک قائم رہیں اور پھر دین الہیٰ کی خوشخبری سنائی جانے لگی اور ہر کوئی اس میں داخل ہونے کی زبردست کوشش کررہا ہے۔(17) لیکن آسمان اور زمین کا غائب ہوجانا آسان تر ہے بہ نسبت اس کے کہ توریت کا ایک شوشہ تک مٹ جائے۔

(18) جو کوئی اپنی بیوی کو چھوڑ کر کسی دوسری سے شادی کرتا ہے زنا کرتا ہے اور جو آدمی چھوڑی ہوئی عورت سے شادی کرتا ہے وہ بھی زنا کا مرتکب ہوجاتا ہے۔

ایک امیر آدمی اور لعزر

(19) ایک آدمی بڑا امیر تھا۔ وہ ارغوانی قبا پہنتا تھا اور نفیس قسم کے سوتی کپڑے استعمال کرتا تھا اور ہر روز عیش وعشرت میں مگن رہتا تھا۔(20) ایک غریب آدمی جس کا نام لعزر تھا اس کے دروازہ پر پڑا رہتا تھا۔اس کا تمام جسم پھوڑوں سے بھرا ہوا تھا ۔(21) وہ چاہتا تھا کہ امیر آدمی کی میز سے گرے ہوئے ٹکڑوں سے اپنا پیٹ بھرلے لیکن وہاں کتے آجاتے تھے اور اسکے پھوڑے تک چاٹنے لگتے تھے۔(22) پھر ایسا ہوا کہ بے چارہ غریب آدمی مرگیا۔فرشتے اسے اٹھا کر لے گئے اور ابراہیم کی گود میں چھوڑ آئے۔وہ امیر آدمی بھی فوت ہوا اور دفنایا گیا۔(23) جب اس نے عالم ارواح میں عذاب میں مبتلا ہو کر اپنی آنکھیں اوپر اٹھائیں تو دور سے ابراہیم کو دیکھا اور یہ بھی کہ لعزر ابراہیم کی گود میں ہے۔
(24) اس نے چلا کر کہا: اے باپ ابراہیم مجھ پر رحم کریں اور لعزر کو بھیج دیں تاکہ وہ اپنی انگلی کا سرا پانی سے تر کرکے میری زبان کو ٹھنڈک پہنچائے کیونکہ میں اس آگ میں تڑپ رہا ہوں۔(25) لیکن ابراہیم نے کہا: بیٹا یاد کرو کہ تم اپنی زندگی میں اچھی چیزیں حاصل کرچکے اور اسی طرح لعزر بری چیزیں۔ لیکن اب وہ یہاں آرام سے ہے اور تم تکلیف میں ہو۔(26) اور ان باتوں کے علاوہ ہمارے اور تمہارے درمیان ایک بڑا گڑھا واقع ہے تاکہ جو اس پار تمہاری طرف جانا چاہیں نہ جاسکیں اور جو اس پار ہماری طرف آنا چاہیں نہ آسکیں۔(27) اس نے کہا: اس لئے اے باپ میں آپ کی منت کرتا ہوں کہ آپ اسے دنیا میں میرے والد کے گھر بھیج دیں۔(28)جہاں میرے پانچ بھائی ہیں تاکہ وہ انہیں آگاہ کرے، کہیں ایسا نہ ہو وہ بھی اس عذاب والی جگہ آجائیں۔(29) لیکن حضرت ابراہیم نے فرمایا: ان کے پاس موسیٰ کی توریت اور صحائف انبیاء توہیں وہ ان کی سنیں ۔(30) اس نے کہا: نہیں اے باپ ابراہیم، اگر کوئی مردوں میں سے زندہ ہو کر ان کے پاس جائے تو وہ توبہ کریں گے ۔(31) لیکن حضرت ابراہیم نے اس سے فرمایا جب وہ موسیٰ اور صحائف انبیاء کی نہیں سنتے تو اگر کوئی مردوں میں سے زندہ ہوجائے تب بھی وہ قائل نہ ہوں گے۔

رکوع 17

گناہ، ایمان، فرض

(1) تب سیدنا عیسیٰ مسیح نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا: یہ ناممکن ہے کہ لوگوں کو ٹھوکریں نہ لگیں لیکن افسوس ہے اس شخص پر جوان ٹھوکروں کا باعث بنا ہو۔(2) اس کے لئے یہی بہتر تھا کہ چکی کا بھاری سا پاٹ اس کی گردن سے لٹکا کر اسے سمندر میں پھینک دیا جاتا تاکہ وہ ان چھوٹوں میں سے کسی کے ٹھوکر کھانے کا باعث نہ بنتا۔(3) پس خبردار رہو۔ اگر تمہارا بھائی گناہ کرتا ہے تو اسے ملامت کرو اور اگر وہ توبہ کرتے تو اسے معاف کرو۔(4)اگر وہ ایک دن میں سات دفعہ تمہارا گناہ کرے اور ساتوں دفعہ تمہارے پاس آکر کہے کہ میں توبہ کرتا ہوں تو تم اسے معاف کردینا۔(5)صحابہ کرام نے

سیدنا عیسیٰ مسیح سے کہا: ہمارے ایمان کو بڑھائیے۔ (6) مولانے فرمایا: اگر تمہارا ایمان رائی کے دانے کے برابر بھی ہوتا تم اس شہتوت کے درخت سے کہہ سکتے تھے کہ یہاں سے اکھڑجا اور سمندر میں جالگ تووہ تمہارا حکم مان لیتا۔ (7) تم میں ایسا کون ہے جس کا نوکر زمین جوتتا ہو یا مویشی چراتا ہو اور جب وہ کھیت سے آئے تو اسے کہے کہ جلدی سے دستر خوان پر بیٹھ جاؤ۔ (8) اور یہ نہ کہے کہ میرا کھانا تیار کرو اور جب تک میں کھا پی نہ لو کمر بستہ ہو کر میری خدمت میں لگے رہو۔ اس کے بعد تم بھی کھا پی لینا؟ (9) کیا وہ اس لئے نوکر کا شکر ادا کرے گا کہ اس نے وہی کیا جو اسے کرنے کو کہا گیا تھا؟ (10) اسی طرح جب تم بھی ان باتوں کو تعمیل کر چکو جن کے کرنے کا تمہیں حکم دیا گیا تھا تو کہو کہ ہم نکمے نوکر ہیں۔ ہم نے وہی کیا جس کا کرنا ہم پر فرض تھا۔

دس کوڑھیوں کو شفا عطا کرنا

(11) ایک دفعہ سیدنا عیسیٰ یروشلم کی طرف جارہے تھے۔ وہ سماریہ اور گلیل کے بیچ سے ہو کر گزرے۔ (12) جب آپ ایک گاؤں میں داخل ہوئے تو آپ کو دس کوڑھی ملے جو دور کھڑے ہوئے تھے۔ (13) انہوں نے بلند آواز سے کہا: اے عیسیٰ، اے مولا ہم پر رحم کریں! (14) آپ نے انہیں دیکھ کر فرمایا: جاؤ اپنے آپ کو امام کو دکھاؤ اور ایسا ہوا کہ وہ جاتے جاتے کوڑھ سے پاک صاف ہوگئے۔ (15) لیکن ان میں ایک یہ دیکھ کر وہ شفا پا گیا بلند آواز سے پروردگار کی تمجید کرتا ہوا واپس آیا (16) اور آپ کے قدموں میں منہ کے بل گر کر آپ کا شکر ادا کرنے لگا۔ یہ آدمی سماری تھا۔ (17) سیدنا عیسیٰ نے اس سے فرمایا: کیا دس کوڑھ سے پاک صاف نہیں ہوئے؟ پھر وہ نو کہاں ہیں؟ (18) کیا اس پردیسی کے سوا دوسروں کو اتنی توفیق بھی نہ ملی کہ لوٹ کر پروردگار کی تمجید کرتے؟ (19) تب آپ نے اس سے فرمایا: اٹھو اور رخصت ہو، تمہارے ایمان نے تمہیں شفا بخشی ہے۔

پروردگار کی بادشاہی

(20) دینی علماء آپ سے پوچھنے لگے کہ پروردگار کی بادشاہی کب آئے گی؟ آپ نے ان سے فرمایا: پروردگار کی بادشاہی ایسی نہیں کہ لوگ اسے آتا دیکھ سکیں۔ (21) اور کہہ سکیں کہ دیکھو وہ یہاں ہے یا وہاں ہے۔ اس لئے کہ پروردگار کی بادشاہی تمہارے درمیان ہے۔ (22) اور آپ نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا: وہ دن بھی آئیں گے کہ جب تم ابن آدم کے دنوں میں سے ایک دن کو دیکھنے کی آرزو کرو گے مگر نہ دیکھ پاؤ گے۔ (23) لوگ تم سے کہیں گے کہ دیکھو وہ وہاں ہے یا دیکھو وہ یہاں ہے مگر ادھر مت جانا اور نہ ہی ان کی پیروی کرنا۔ (24) کیونکہ جیسے بجلی آسمان میں کوند کر ایک طرف سے دوسری طرف چلی جاتی ہے ویسے ہی ابن آدم اپنے مقررہ دن میں ظاہر ہوگا۔ (25) لیکن لازم ہے کہ پہلے وہ بہت دکھ اٹھائے اور اس زمانہ کے لوگوں کی طرف سے رد کیا جائے۔ (26) اور جیسا نوح کے دنوں میں ہوا تھا ویسا ہی ابن آدم کے دنوں میں ہوگا۔ (27) کہ لوگ کھاتے پیتے تھے اور شادی بیاہ کرتے کراتے تھے اور نوح کے کشتی میں داخل ہونے کے دن تک یہ سب کچھ ہوتا رہا۔ پھر طوفان آیا اور اس نے سب کو ہلاک کر دیا۔ (28) اور جیسا لوط کے دنوں میں ہوا تھا کہ لوگ کھانے پینے، خرید وفروخت کرنے درخت لگانے اور مکان تعمیر کرنے میں مشغول تھے۔ (29) لیکن جس دن لوط سدوم سے باہر نکلا آگ اور گندھک نے آسمان سے برس کر سب کو ہلاک کر ڈالا۔ (30) ابن آدم کے ظہور کے دن بھی ایسا ہی ہوگا۔ (31) اس دن جو چھت پر ہو اور اس کا مال واسباب گھر میں ہو وہ اسے لینے کے لئے نیچے نہ اترے۔ جو کھیت میں ہو وہ بھی کسی چیز کے لئے واپس نہ جائے۔ (32) لوط کی بیوی کو یاد رکھو۔ (33) جو کوئی اپنی جان بچانے کی کوشش کرے گا وہ اسے کھوئے گا اور جو کوئی اسے کھوئے گا اسے بچائے رکھے گا۔

(34) میں کہتا ہوں کہ اس رات دو آدمی چار پائی پر ہوں گے۔ ایک لے لیا جائے گا اور دوسرا وہیں چھوڑ دیا جائے گا۔ (35) دو عورتیں مل کر چکی پیستی ہوں گی، ایک لے لی جائیگی اور دوسری وہیں چھوڑ دی جائے گی۔ (36) دو آدمی کھیت میں ہوں گے ایک لے لیا جائے گا اور دوسرا چھوڑ دیا جائے گا۔ (37) انہوں نے سیدنا عیسیٰ مسیح سے پوچھا: اے مولا یہ کہاں ہوگا؟ آپ نے فرمایا: جہاں مردار ہوگا وہاں گدھ بھی جمع ہوجائیں گے۔

رکوع 18

بیوہ اور قاضی کی تمثیل

(1)سیدنا عیسیٰ مسیح چاہتے تھے کہ صحابہ کرام کو معلوم ہو کہ ہمت ہارے بغیر دعا میں لگے رہنا چاہیے اس لئے آپ نے انہیں یہ تمثیل ارشاد فرمائی:(2) ایک شہر میں ایک قاضی تھا۔ وہ نہ تو اللہ و تبارک تعالیٰ سے ڈرتا نہ انسان کی پرواہ کرتا تھا۔ (3) اس شہر میں ایک بیوہ بھی تھی جو اس قاضی کے پاس آتی رہتی تھی اور اس سے التجا کیا کرتی تھی کہ میرا انصاف کرو اور مجھے مدعی سے نجات دلواؤ۔ (4) پہلے تو اس نے کچھ دھیان نہ دیا۔ لیکن جب یہ سلسلہ جاری رہا تو اس نے اپنے جی میں کہا: سچ ہے کہ میں خدا سے نہیں ڈرتا اور انسان کی پرواہ بھی نہیں کرتا۔ (5) لیکن یہ بیوہ مجھے پریشان کرتی رہتی ہے اس لئے میں اس کا انصاف کروں گا۔ ورنہ یہ تو روز آکر میرا ناک میں دم کردے گی۔ (6) سنو تو یہ بے انصاف قاضی کیا کہتا ہے۔ (7) پس کیا پروردگار اپنے چنے ہوئے لوگوں کا انصاف کرنے میں دیر کرے گا جو دن رات اس سے فریاد کرتے رہتے ہیں؟ (8) میں کہتا ہوں کہ وہ ان کا انصاف کرے گا اور جلد کرے گا، پھر بھی جب ابن آدم آئے گا تو کیا وہ زمین پر ایمان پائے گا؟

دینی علماء اور ٹیکس لینے والے کی تمثیل

(9) سیدنا عیسیٰ نے بعض ایسے لوگوں کو جو اپنے آپ کو تو راستباز سمجھتے تھے لیکن دوسروں کو ناچیز جانتے تھے یہ تمثیل سنائی: دو آدمی دعا کرنے کے لئے بیت اللہ میں گئے۔ دینی عالم تھا اور دوسرا ٹیکس لینے والا۔ (11) دینی عالم نے کھڑے ہو کر دل ہی دل میں یوں دعا کی: اے پروردگارِ عالم میں آپ کا شکر کرتا ہوں کہ میں دوسرے آدمیوں کی طرح نہیں ہوں جو لٹیرے، ظالم اور زناکار ہیں اور اس ٹیکس لینے والی کی مانند بھی نہیں ہوں۔ (12) میں ہفتہ میں دوبار روزہ رکھتا ہوں اور اپنی ساری آمدنی پر عشر ادا کرتا ہوں۔ (13)لیکن اس ٹیکس لینے والے نے جو دور کھڑا ہوا تھا اتنا بھی نہ چاہا کہ آسمان کی طرف نظر اٹھائے بلکہ چھاتی پیٹ پیٹ کر کہا: پروردگار مجھ گنہگار پر رحم کریں۔ (14) میں تم سے کہتا ہوں یہ آدمی اس دوسرے سے خدا کی نظر میں زیادہ مقبول ہو کر اپنے گھر گیا کیونک جو کوئی اپنے آپ کو بڑا بنائے گا وہ چھوٹا کیا جائے گا اور جو اپنے آپ کو چھوٹا بنائے گا وہ بڑا کیا جائے گا۔

چھوٹے بچے اور سیدنا عیسیٰ مسیح

(15) پھر بعض لوگ چھوٹے بچوں کو آپ کے پاس لانے لگے تا کہ آپ ان پر ہاتھ رکھیں۔ صحابہ کرام نے یہ دیکھا تو انہیں جھڑکا اور منع کیا۔ (16) لیکن آپ نے بچوں کو اپنے پاس بلایا اور صحابہ کرام سے فرمایا: بچوں کو میرے پاس آنے دو، انہیں منع مت کرو کیونکہ دین الٰہی ایسوں ہی کا ہے۔(17)میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو کوئی دین الٰہی کو بچے کی طرح قبول نہ کرے وہ اس میں ہر گز داخل نہ ہوگا۔

دولتمند سردار

(18) کسی یہودی سردار نے سیدنا عیسیٰ سے پوچھا: نیک استاد میں کیا کروں کہ ہمیشہ کی زندگی کا وارث بن سکوں؟(19) آپ نے فرمایا: تم مجھے نیک کیوں کہتے ہو؟ نیک صرف ایک ہی ہے یعنی پروردگار عالم۔ (20) تم ان حکموں سے تو واقف ہو کہ زنا نہ کرو، خون نہ کرو، چوری نہ کرو، جھوٹی گواہی نہ دو، اپنے والدین کی عزت کرو، (21)اس نے کہا: ان سب پر تو میں لڑکپن سے عمل کرتا آرہا ہوں۔ (22) جب آپ نے یہ سنا تو اس سے فرمایا: ایک بات پر عمل کرنا ابھی باقی ہے۔ اپنا سب کچھ بیچ دو اور رقم غریبوں میں بانٹ دو تو تمہیں آسمان پر خزانہ ملے گا۔ پھر آکر میرے پیچھے ہولینا۔ (23) یہ بات سن کر وہ بڑا اداس ہوا کیونکہ وہ کافی مالدار تھا۔(24)سیدنا عیسیٰ مسیح نے اسے دیکھ کر فرمایا: دولتمندوں کا دین الٰہی میں داخل ہونا کس قدر مشکل ہے؟(25) اونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے گزر جانا کسی دولتمند کے دین الٰہی میں داخل ہونے سے زیادہ آسان ہے۔(26) جنہوں یہ بات سنی وہ پوچھنے لگے: پھر کون نجات پاسکتا ہے۔(27)آپ نے ان سے فرمایا: جو بات آدمیوں کے لئے ناممکن ہے وہ پروردگار کے لئے ممکن ہے۔ (28) حضرت پطرس نے آپ سے پوچھا: دیکھئے ہم تو اپنا سب کچھ چھوڑ کر آپ کے پیچھے چلے آئے ہیں۔ (29)آپ نے ان سے فرمایا: میں تم سے کہتا ہوں کہ ایسا کوئی نہیں جس نے دین الٰہی کی خاطر گھر یا بیوی یا والدین یا بچوں کو چھوڑ دیا ہو۔(30) اور وہ اس دنیا میں کئی گنا زیادہ نہ پائے اور آنے والی دنیا میں ہمیشہ کی زندگی

سیدنا عیسیٰ مسیح تیسری بار اپنی شہادت مبارک کے بارے میں پیش گوئی کرتے ہیں

(31) آپ نے بارہ صحابہ کرام کو اپنے ساتھ لیا اور ان سے فرمایا: دیکھو، ہم یروشلم جارہے ہیں اور نبیوں کے جو کچھ ابن آدم کے بارے میں لکھا ہے وہ پورا ہوگا۔ (32) وہ غیری یہودی لوگوں کے حوالہ کیا جائے گا۔ وہ اسے ٹھٹھومیں اڑائیں گے ، بے عزت کریں گے اور اس پر تھوکیں گے ۔ (33) اسے کوڑوں سے ماریں گے اور قتل کرڈالیں گے لیکن تیسرے دن وہ پھر زندہ ہوجائے گا۔ (34) یہ باتیں ان کی سمجھ میں نہ آسکیں اور سیدنا عیسیٰ کا یہ قول اور اس کا مطلب ان سے پوشیدہ رہا۔

ایک اندھے بھکاری کا بینائی پانا

(35) اور ایسا ہوا کہ جب آپ یریحو کے نزدیک پہنچے تو ایک اندھا راہ کے کنارے بیٹھا بھیک مانگ رہا تھا۔ (36) جب اس نے ہجوم کے گزرنے کی آواز سنی تو وہ پوچھنے لگا کہ یہ کیا ہورہا ہے ؟ (37) لوگوں نے اسے بتایا کہ عیسیٰ ناصری جارہے ہیں ۔ (38) اس نے چلا کرکہا : اے عیسیٰ ابن داؤد مجھ پر رحم کریں۔ (39)ہجوم کے سامنے والے لوگ اسے ڈانٹنے لگے کہ چپ ہوجاؤ مگر وہ اور بھی زیادہ چلانے لگا کہ اے ابن داؤد مجھ پر رحم کریں۔ (40) آپ نے رک کر حکم دیا کہ اسے میرے پاس لاؤ۔ جب وہ پاس آیا تو آپ نے سے فرمایا: (41) بتاؤ میں تمہارے لئے کیا کروں ؟ اس نے کہا اے مولا میں چاہتا ہوں کہ دیکھنے لگوں۔ (42) آپ نے اس سے فرمایا: بینا ہوجاؤ۔ تمہارے ایمان نے تمہیں اچھا کردیا ہے ۔ (43) وہ اسی دم بینا ہوگیا اور پروردگار کی تمجید کرتا ہوا آپ کے پیچھے پیچھے چلنے لگا ۔ یہ دیکھ کر سارے لوگ پروردگار کی حمد کرنے لگے۔

رکوع 19

زکائی اور سیدنا عیسیٰ مسیح

(1)سیدنا عیسیٰ مسیح یریحو میں داخل ہو کر جارہے تھے ۔ (2)وہاں ایک آدمی تھا جس کا نام زکائی تھا۔ وہ ٹیکس لینے والوں کا افسر اعلیٰ تھا اور کافی دولتمند تھا۔ (3)وہ آپ کو دیکھنے کا خواہشمند تھا لیکن اس کا قد چھوٹا اس لئے وہ ہجوم میں سیدنا عیسیٰ کو دیکھ نہ سکتا تھا۔ (4) لہٰذا وہ دوڑ کر آگے چلا گیا اور ایک گولر کے درخت پر چڑھ گیا تا کہ جب آپ اس جگہ سے گذرے تو وہ آپ کو دیکھ سکے۔

(5)سیدنا عیسیٰ اس جگہ پہنچے تو آپ نے اوپر دیکھ کر اسے فرمایا: اے زکائی جلد سے نیچے اتر آؤ کیونکہ آج میں تمہارے گھر میں مہمان بن کر آنے والا ہوں۔ (6) پس وہ فوراً نیچے اتر آیا اور آپ کو خوشی خوشی اپنے گھر لے گیا۔(7) یہ دیکھ کر سارے لوگ بڑ بڑانے لگے کہ یہ ایک گنہگار کے مہمان جابنے ہیں۔ (8) زکائی نے کھڑے ہو کر سیدنا عیسیٰ سے کہا: میں اپنا آدھا مال غریبوں کو دیتا ہوں اور اگر میں نے دھوکے سے کسی کا کچھ لیا ہے تو اس کا چوگنا واپس کرتا ہوں۔ (9) آپ نے اس سے فرمایا: آج اس گھر میں نجات آئی ہے کیونکہ یہ بھی آل ابراہیم میں سے ہے ۔ (10) ابن آدم گمشدہ کو ڈھونڈنے اور بچانے آیا ہے۔

توڑوں کی تمثیل

(11) جب لوگ سیدنا عیسیٰ مسیح کی یہ باتیں سن رہے تھے کہ تو آپ نے ان سے ایک تمثیل ارشاد فرمائی کیونکہ آپ یروشلم کے نزدیک پہنچ چکے تھے اور لوگوں کا خیال تھا کہ پروردگار کی بادشاہی فوراً آجائے گی ۔ (12) آپ نے فرمایا: ایک خاندانی رئیس دور کسی دوسرے ملک کو روانہ ہوا تا کہ ریاست کی سربراہی کا اختیار پا کر واپس آئے ۔(13) اس نے اپنے خادموں میں سے دس کو بلایا اور انہیں دس اشرفیاں دے کرکہا: میرے واپس آنے تک اس رقم سے کاروبار کرنا۔(14) لیکن اس کی رعیت اس سے نفرت کرتی تھی لہٰذا انہوں نے اس کے پیچھے ایک وف اس پیغام کے ساتھ روانہ کیا کہ ہم نہیں چاہتے کہ یہ آدمی ہم پر حکومت کرے۔(15) جب وہ حکومت کرنے کا اختیار پا کر واپس ہوا تو اس نے اپنے خادموں کو بلا بھیجا جنہیں اس نے کاروبار کے لئے رقم دی تھی تا کہ معلوم کرے کہ ہر ایک نے کتنا کتنا کمایا ہے۔(16)پہلا خادم آیا تو اس نے کہا: اے مالک میں نے ایک اشرفی سے دس اشرفیاں کمائیں۔(17) اس نے اس سے کہا: شاباش اے اچھے خادم تم نے تھوڑی سی رقم کو بھی دیانتداری سے استعمال کیا ہے اسلئے تمہیں دس شہروں پر اختیار عطا کیا جاتا ہے ۔ (18)دوسرے خادم نے آکرکہا: اے مالک میں نے آپ کی اشرفی سے پانچ اور کمائیں۔ (19)اس

نے اس سے کہا : تمہیں بھی پانچ شہروں پر اختیار دیا جاتا ہے۔(20) تب ایک خادم نے آکر کہا : اے مالک یہ رہی آپ کی اشرفی ،میں نے اسے رومال میں باندھ کر رکھ دیا تھا۔ (21) کیونکہ آپ سخت آدمی ہیں اس لئے مجھے آپ کاخوف تھا،آپ اس شئے کو بھی جسے آپ نے رکھا نہیں ہوتا اٹھالیتے ہیں اور جسے بویا نہیں ہوتا اسے بھی کاٹ لیتے ہیں۔(22) اس نے اس سے کہا: اے شریر خادم میں تمہاری ہی باتوں سے تمہیں ملزم ٹھہراتاہوں : جب تم جانتے تھے کہ میں سخت آدمی ہوں اور جس شئے کومیں نے نہیں رکھا اسے بھی اٹھالیتاہوں اور جسے بویا نہیں اسے بھی کاٹ لیتاہوں۔ (23) تو تم نے میرا روپیہ کسی ساہوکار کے پاس جمع کیوں نہیں کرایا تاکہ میں واپس آکر اس سے سود سمیت وصول کرلیتا ؟ (24) تب اس نے ان سے جو پاس کھڑے تھے کہا کہ اسے یہ اشرفی لے لو اور اسے دے دو جس کے پاس دس اشرفیاں ہیں۔(25)وہ کہنے لگے : اے مالک اس کے پاس توپہلے ہی دس اشرفیاں ہیں ۔(26)اس نے جواب میں کہا: میں تم سے کہتاہوں کہ جس کے پاس ہوگا اسے اور بھی دیا جائے گا اور جس کے پاس نہ ہونے کے برابر ہوگا اس سے وہ بھی لے لیا جائے گا جو اس کے پاس ہے ۔ (27)لیکن میرے ان دشمنوں کو جو نہیں چاہتے تھے کہ میں ان پر حکومت کروں یہاں لے آؤ اور میرے سامنے قتل کردو۔

سیدنا عیسیٰ مسیح کی یروشلم میں آمد

(28) یہ باتیں کہہ کرآپ آگے بڑھے تاکہ یروشلم پہنچ جائیں۔ (29) جب آپ بیت فگے اور بیت عنیاہ کے پاس پہنچے جو کوہِ زیتون پر واقع ہیں توآپ نے اپنے صحابہ کرام کو یہ کہہ کر آگے بھیجا : (30) سامنے والے گاؤں میں جاؤ۔ وہاں داخل ہوتے ہی تم ایک گدھی کا بچہ بندھا ہوا پاؤ گے جس پر اب تک کسی نے سواری نہیں کہ ہے۔ اسے کھول کریہاں لے آؤ۔ (31) اور اگر کوئی تم سے پوچھے کہ اسے کیوں کھولتے ہو توکہنا کہ مولا کو اس کی ضرورت ہے ۔ (32) آگے بھیجے جانے والوں نے جا کر جیسا سیدنا عیسیٰ نے ان سے فرمایا تھاویسا ہی پایا۔ (33) جب وہ گدھی کے بچے کو کھول رہے تھے تو اس کے مالکوں نے ان سے پوچھا کہ اس بچے کو کیوں کھول رہے ہو۔؟(34) انہوں نے جواب دیا کہ مولا کو اس کی ضرورت ہے ۔

(35) پس وہ اسے آپ کے پاس لائے اور اس اپنے کپڑے ڈال کر آپ کو سوار کردیا۔(36) جب آپ جارہے تھے تو کئی لوگوں نے راستے میں اپنے کپڑے بچھادیئے۔ (37) جب اس مقام کے نزدیک پہنچے جہاں سڑک کوہ زیتون سے نیچے کی طرف جاتی ہے توصحابہ کرام کی ساری جماعت ان سارے معجزوں کی وجہ سے جو انہوں نے دیکھے تھے خوش ہوکر اونچی آواز سے پروردگار کی تمجید کرنے لگی (38)کہ باعثِ برکت وہ بادشاہ جو پروردگار کے نام سے آتا ہے ۔ آسمان پر صلح اور عالم بالا پر بزرگی، (39) ہجوم میں بعض دینی عالم بھی تھے جوسیدنا عیسیٰ سے کہنے لگے : استاد محترم اپنے صحابہ کرام کوڈانٹئے کہ وہ چپ رہیں ۔(40) آپ نے انہیں جواب دیا: میں تم سے کہتاہوں کہ اگر یہ چپ ہوجائیں گے توپتھر چلانے لگیں گے۔

(41) یروشلم کے نزدیک پہنچ کرآپ نے شہر پر نظر ڈالی اور آپ کو اس پر رونا آگیا۔ (42) آپ فرمانے لگے کہ: کاش تو اسی دن ان باتوں کو جان لیتا جو تیری سلامتی سے تعلق رکھتی ہیں لیکن اب تو وہ تیری آنکھوں سے اوجھل ہوگئی ہیں۔(43) تجھے وہ دن دیکھنے پڑیں گے جب تیرے دشمن تیرے خلاف مورچہ باندھ کر تجھے چاروں طرف سے گھیر لیں گے اور تجھ پر چڑھ آئیں گے ۔ (44) اور تجھے اور تیرے بچوں کو جو تجھ میں ہیں زمین پر پٹک دیں گے اور کسی پتھر پر پتھر باقی نہ رہنے دیں گے اس لئے کہ تونے اس وقت کو پہچانا جب تجھ پر خدا کی نظر پڑی تھی۔

سیدنا عیسیٰ مسیح بیت اللہ کو پاک صاف کرتے ہیں

(45) تب آپ بیت اللہ میں داخل ہوئے اور آپ نے وہاں سے خریدوفروخت کرنے والوں کو باہر نکالنا شروع کردیا۔ (46) آپ نے ان سے فرمایا: لکھاہے کہ میرا گھر دعا کا گھر ہوگا لیکن تم نے اسے ڈاکوؤں کی کھوبنا رکھا ہے۔ (47) آپ ہرروز ہیکل میں تعلیم دیتے تھے مگر امام اعظم، شریعت کے عالم اور یہودی بزرگ آپ کو ہلاک کرنے کی کوشش میں لگے ہوئے تھے ۔ (48) لیکن انہیں ایسا کرنے کاموقع نہیں ملتا تھا کیونکہ سارے لوگ آپ کی باتیں سننے کے لئے آپ کو گھیرے رہتے تھے۔

رکوع 20

سیدنا عیسیٰ مسیح کا اختیار

(1)ایک دن جب آپ بیت اللہ میں لوگوں کو تعلیم دے رہے تھے اور انہیں انجیل شریف سنا رہے تھے تو امام اعظم اور شریعت کے عالم یہودی بزرگوں کے ساتھ آپ کے پہنچے ۔ (2)اور کہنے لگے : یہ آپ ساری باتیں کس کے اختیار سے کرتے ہیں یا آپ کو یہ اختیار کس نے دیا ہے ؟ (3) آپ نے ان سے فرمایا : میں بھی تم سے ایک بات پوچھتا ہوں ، مجھے بتاؤ(4) یحییٰ کا اصطباغ آسمان کی طرف سے تھا یا انسان کی طرف سے ؟ (5) وہ آپس میں بحث کرنے لگے کہ اگر ہم کہیں کہ آسمان کی طرف سے تھا وہ پوچھیں گے کہ پھر تم اس کا یقین کیوں نہ کیا؟ (6) لیکن اگر کہیں کہ انسان کی طرف سے تھا تو لوگ ہمیں سنگسار کرڈالیں گے کیونکہ وہ یحییٰ کو نبی مانتے ہیں۔(7) لہذا انہوں نے جواب دیا: ہم نہیں جانتے کہ کس کی طرف سے تھا۔(8) آپ نے ان سے فرمایا: تب تو میں بھی تمہیں نہیں بتاؤں گا کہ ان کاموں کو کس اختیار سے کرتا ہوں۔

ٹھیکداروں کی تمثیل

(9)پھر آپ لوگوں یہ تمثیل فرمانے لگے: ایک آدمی نے انگور کا باغ لگایا اور اسے ٹھیکداروں کو ٹھیکے پر دے کر خود ایک لمبے عرصہ کے لئے پردیس چلا گیا۔(10) جب انگور توڑنے کا موسم آیا تو اس نے اپنا حصہ لینے کے لئے ایک نوکر کو ٹھیکداروں کے پاس بھیجا۔ لیکن انہوں نے اسے خوب پیٹا اور خالی ہاتھ واپس کردیا۔(11) تب اس نے ایک اور نوکر کو بھیجا لیکن انہوں نے اس کی بھی بے عزتی کی اور مار پیٹ کر خالی ہاتھ لوٹا دیا۔(12) پھر اس نے تیسرے نوکر کو بھیجا۔ انہوں نے اسے بھی زخمی کرکے نکال دیا۔(13) تب باغ کے مالک نے کہا : میں کیا کروں ؟ میں اپنے پیارے بیٹے کو بھیجوں گا شاید وہ اس کا لحاظ کریں۔(14) لیکن جب ٹھیکداروں نے اسے دیکھا تو آپس میں مشورہ کرکے کہنے لگے : یہی وارث ہے۔آؤ ہم اسے مارڈالیں تا کہ میراث ہماری ہوجائے۔(15) پس انہوں نے اسے باغ سے باہر نکال کر قتل کرڈالا۔ اب باغ کا مالک ان کے ساتھ کس طرح پیش آئے گا؟(16) وہ آکر ان ٹھیکداروں کو ہلاک کرے گا اور باغ اوروں کے سپرد کردے گا۔ انہوں نے یہ سن کر کہا کہ خدا نہ کرے(17) آپ نے ان کی طرف نظر کرکے فرمایا: پھر یہ کیا ہے جو لکھا ہوا ہے کہ

جس پتھر کو معماروں نے رد کردیا
وہی کونے کے سر کا پتھر ہو گیا؟

(18) جو کوئی اس پتھر پر گرے گا ٹکڑے ٹکڑے ہوجائے گا لیکن جس پر یہ گرے گا اسے پیس کرر کھ دے گا۔

(19) شریعت کے عالموں اور امام اعظم نے اسی وقت آپ کو پکڑنے کی کوشش کی کیونکہ وہ جان گئے تھے کہ آپ نے وہ تمثیل انہی کے بارے میں فرمائی ہے۔ لیکن وہ عوام الناس سے ڈرتے تھے۔

قیصر کو ٹیکس ادا کرنا روا ہے یا نہیں

(20) وہ آپ کی تاک میں لگے رہے اور انہوں نے متقی اور پرہیزگاروں کے بھیس میں جاسوس بھیجے تا کہ آپ کی کوئی بات پکڑسکیں اور پھر آپ کو حاکم کے قبضہ اختیار میں دے دیں۔(21) انہوں نے آپ سے پوچھا: استاد محترم ! ہم جانتے ہیں کہ آپ سچے ہیں اور سچائی کی تعلیم دیتے ہیں اور کسی کی طرف داری نہیں کرتے بلکہ سچائی سے خدا کی راہ کی تعلیم دیتے ہیں۔(22) کیا ہمارے لئے قیصر کو ٹیکس ادا کرنا روا ہے یا نہیں ؟ (33) سیدنا عیسیٰ مسیح نے ان کی مکاری کو جانتے ہوئے ان سے فرمایا:(24) مجھے ایک دینار لا کر دکھاؤ اس پر کس کی تصویر ہے اور کس کا نام لکھا ہوا ہے ؟ انہوں نے کہا: قیصر کا ۔(25) آپ نے فرمایا جو قیصر کا ہے قیصر کو اور جو خدا کا ہے خدا کو ادا کرو۔(26) اور وہ لوگوں کے سامنے آپ کی کوئی بات نہ پکڑ سکے بلکہ آپ کے جواب سے دنگ ہو کر چپ رہ گئے۔

قیامت اور شادی بیاہ

(27) صدوقی (ایک یہودی فرقہ)جو قیامت کے قائل نہیں ان میں سے بعض لوگ سیدنا عیسیٰ مسیح کے پاس آئے اور پوچھنے لگے : (28) استاد محترم : ہمارے لئے موسیٰ کا حکم ہے کہ اگر کسی آدمی کا بھائی اپنی بیوی کی زندگی میں بے اولاد مر جائے تو وہ اپنے بھائی کی بیوہ سے شادی کرلے تا کہ اپنے بھائی کے لئے نسل پیدا کرسکے ۔ (29) سات بھائی تھے۔ پہلے نے شادی کی لیکن بے اولاد

مر گیا-(30)پھر دوسرے نے اسے رکھ لیا-(31) اور اس کے بعد تیسرے نے بھی یہی کیا ، اسی طرح ساتوں نے کیا اور سب بے اولاد مر گئے - (32)آخر میں وہ عورت بھی مر گئی - (33)قیامت میں وہ کس کی بیوی سمجھی جائے گی کیونکہ وہ ان ساتوں کی بیوی رہ چکی تھی؟ (34) آپ نے ان سے فرمایا: اس دنیا کے لوگوں میں تو شادی بیاہ کرنے کا دستور ہے - (35) لیکن جو لوگ آنے والی دنیا کے لائق ٹھہریں گے اور مردوں میں سے جی اٹھیں گے وہ شادی بیاہ نہیں کریں گے - (36) وہ مریں گے بھی نہیں اس لئے کہ وہ فرشتوں کی مانند ہوں گے - (37) اور جہاں تک مردوں کے جی اٹھنے کا تعلق ہے موسیٰ نے بھی جھاڑی کا ذکر کرتے ہوئے اس طرف اشارہ کیا کیونکہ وہ پروردگار کا ابراہیم کا خدا، اضحاق کا خدا اور یعقوب کا خدا کہہ کر پکارتا ہے - (38)لیکن پروردگار مردوں کا نہیں بلکہ زندوں کا خدا ہے کیونکہ اس کے نزدیک سب زندہ ہیں-(39) شریعت کے عالموں میں سے بعض نے جواب دیا: استاد محترم آپ نے خوب فرمایا-(40) اور ان میں سے پھر کسی کو جرات نہ ہوئی کہ آپ سے کچھ اور پوچھتے-

سیدنا عیسیٰ کس کے بیٹے ہیں

(41)پھر آپ نے ان سے فرمایا: مسیح کو داؤد کا بیٹا کس طرح کہا جاتا ہے؟ (42) کیونکہ داؤد تو خود زبور میں فرماتے ہیں:

خداوند نے میرے خداوند سے کہا:

میرے دائیں ہاتھ بیٹھ

(43) جب تک کہ میں تیرے دشمنوں کو تیرے پاؤں کے نیچے کی چوکی نہ بنادوں -

(44)جب سب لوگ سن رہے تھے تو آپ نے اپنے صحابہ کرام سے فرمایا: (45) شریعت کے عالموں سے خبردار رہو، وہ لمبے لمبے چوغے پہن کر پھرنا پسند کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ لوگ ، انہیں بازاروں میں سلام کریں - وہ عبادتخانوں میں اعلیٰ درجہ کی کرسیاں اور ضیافتوں میں صدر نشینی چاہتے ہیں (47) وہ بیواؤں کے گھروں کو ہڑپ کرلیتے ہیں اور دکھاوے کے طور پر لمبی لمبی دعائیں کرتے ہیں- انہیں زیادہ سزا ملے گی-

رکوع 21

ایک بیوہ کا ہدیہ

(1) پھر آپ نے اپنی نظر اٹھا کر ان دولت مندوں کو دیکھا جو اپنے ہدیوں کو بیت اللہ کے خزانہ میں ڈال رہے تھے -(2) اور ایک کنگال بیوہ کو بھی اس میں دو دمڑیاں ڈالتے دیکھا-(3) اس پر آپ نے فرمایا میں تم سے کہتا ہوں کہ اس کنگال بیوہ نے سب سے زیادہ ہدیہ ڈالا- (4) کیونکہ ان سب نے تو اپنے مال کی بہتات سے ہدیہ ڈالا مگر اس نے اپنی ناداری کی حالت میں جتنی روزی اس کے پاس تھی سب ڈال دی-

بیت اللہ کے مسمار ہونے کی پیش گوئی

(5)اور جب بعض لوگ بیت اللہ کی بابت کہہ رہے تھے کہ وہ نفیس پتھروں اور ہدیہ کی ہوئی چیزوں سے آراستہ ہے تو آپ نے فرمایا: (6) وہ دن آئیں گے کہ ان چیزوں میں سے جو تم دیکھتے ہو یہاں کسی پتھر پر پتھر باقی نہ رہے گا جو گرایا نہ جائے-

ایذارسانیاں

(7) انہوں نے آپ سے پوچھا کہ استاد محترم: پھر یہ باتیں کب ہوں گی؟ اور جب وہ ہونے کے ہوں اس وقت کا کیا نشان ہے؟(8)آپ نے فرمایا: خبردار گمراہ نہ ہونا کیونکہ بہتیرے میرے نام سے آئیں گے اور کہیں گے کہ ہم مسیح ہیں اور یہ بھی کہ وقت نزدیک آپہنچا ہے- تم ان کے پیچھے نہ چلے جانا (9)اور جب لڑائیاں اور فسادوں کی افواہیں سنو تو گھبرا نہ جانا کیونکہ ان کا پہلے واقع ہونا ضرور ہے لیکن اس وقت فوراً خاتمہ نہ ہوگا-

(10)پھر آپ نے ان سے فرمایا: قوم پر قوم اور سلطنت پر سلطنت چڑھائی کرے گی-(11)اور بڑے بڑے بھونچال آئیں گے اور جابجا کال اور مری پڑے گی اور آسمان پر بڑی بڑی دہشت ناک باتیں اور نشانیاں ظاہر ہوں گی-(12) لیکن ان سب باتوں سے پہلے وہ میرے نام کے سبب سے تمہیں پکڑیں گے اور ستائیں گے اور عبادتخانوں کی عدالت کے حوالہ کریں گے اور قید خانوں میں ڈلوائیں

گے اور بادشاہوں اور حاکموں کے سامنے حاضر کریں گے ۔(13)اور یہ تمہاری شہادت دینے کا موقع ہوگا(14) پس اپنے دل میں ٹھان رکھو کہ ہم پہلے سے فکر نہ کریں گے کہ کیا جواب دیں گے (15)کیونکہ میں تمہیں ایسی زبان اور حکمت عطا کروں گا کہ تمہارے کسی مخالف کو سامنا کرنے یا خلاف کہنے کا مقدور نہ ہوگا۔(16)اور تمہارے والدین بھائی اور رشتہ دار اور دوست بھی پکڑوائیں گے بلکہ وہ تم سے بعض کو شہید کرڈالیں گے ۔(17) میرے نام کے سبب سے لوگ تم سے عداوت رکھیں گے (18)لیکن تمہارے سر کا ایک بال بھی بیکا نہ ہوگا ۔(19) اپنے صبر سے تم اپنی جانیں بچائے رکھو گے۔

یروشلم کی بربادی کی پیش گوئی

(20)پھر جب تم یروشلم کو فوجوں سے گھرا ہوا دیکھو تو جان لینا کہ اس کا اجڑجانا نزدیک ہے ۔(21) اس وقت جو یہودیہ میں ہوں پہاڑوں پر بھاگ جائیں اور جو یروشلم کے اندر ہوں باہر نکل جائیں اور جو دیہات میں ہوں شہر میں نہ جائیں ۔(22)ان پر افسوس ہے جو ان دنوں میں حاملہ ہوں اور جو دودھ پلاتی ہوں! کیونکہ ملک میں بڑی مصیبت اور اس قوم پر غضب ہوگا۔(24) اور وہ تلوار کا لقمہ ہوجائیں گے اور اسیر ہو کر سب قوموں میں پہنچائے جائیں گے اور جب تک غیر قوموں کی میعاد پوری نہ ہو یروشلم مشرکین سے پامال ہوتا رہے گا۔

سیدنا عیسیٰ مسیح کی آمد ثانی

(25)اور سورج اور چاند ستاروں میں نشان ظاہر ہوں گے اور زمین پر قوموں کو تکلیف ہوگی کیونکہ وہ سمندر اور اس کی لہروں کے شور سے گھبرا جائیں گی۔(26)اور ڈر کے مارے اور زمین پر آنے والی بلاؤں کی راہ دیکھتے دیکھتے لوگوں کی جان میں جان نہ رہے گی۔ اس لئے کہ آسمان کی قوتیں ہلائی جائیں گی ۔(27)اس وقت لوگ ابن آدم (یعنی سیدنا مسیح) کو قدرت اور بڑی عظمت کے ساتھ بادل میں آتے دیکھیں گے ۔(28)اور جب یہ باتیں ہونے لگیں توسیدھے ہو کر سر اوپر اٹھانا اس لئے کہ تمہاری رہائی نزدیک ہوگی۔

انجیر کے درخت سے سبق

(29)اور آپ نے ان سے ایک تمثیل کہی کہ انجیر کے درخت اور سب درختوں کو دیکھو ۔ (30) جونہی ان میں کونپلیں نکلتی ہیں تم دیکھ کر آپ ہی جان لیتے ہو کہ اب گرمی نزدیک ہے ۔(31) اسی طرح جب تم ان باتوں کو ہوتے دیکھو تو جان لو کہ پروردگار کی بادشاہی نزدیک ہے ۔(32) میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک یہ سب باتیں نہ ہولیں یہ نسل ہر گز تمام نہ ہوگی۔(33)آسمان اورزمین ٹل جائیں گے لیکن میری باتیں ہر گز نہ ٹلیں گی۔

نشہ بازی سے خبرداری

(34) پس خبردار رہو۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارے دل خمار اور نشہ بازی اور اس زندگی کی فکروں سے سست ہوجائیں اور وہ دن تم پر پھندے کی طرح ناگہاں آپڑے ۔(35) کیونکہ جتنے لوگ تمام روئ زمین پر موجود ہوں گے ان سب پر وہ اسی طرح آپڑے گا۔(36)پس ہر وقت بیدار اور بندگی خدا کرتے رہو تاکہ تم کو ان سب ہونے والی باتوں سے بچنے اور ابن آدم کے حضور کھڑے ہونے کا مقدور ہو۔

(37)آپ ہر روز بیت اللہ میں تعلیم دیتے تھے اور رات کو باہر جاکر اس پہاڑ پر رہا کرتے تھے جو زیتون کاکہلاتا ہے ۔(38) اور صبح سویرے سب لوگ آپ کی باتیں سننے کو بیت اللہ میں آپ کے پاس آیا کرتے تھے۔

رکوع 22

یہوداہ اسکریوتی کی غداری

(1) اور عید فطیر جس کو عید فسح کہتے ہیں نزدیک تھی۔(2) اور امام اعظم اور فقیہ موقع ڈھونڈرہے تھے کہ آپ کو کس طرح شہید کرڈالیں کیونکہ لوگوں سے ڈرتے تھے۔(3)اور ابلیس یہوداہ اسکریوتی میں سمایا اور ان بارہ میں شمار کیا جاتا تھا۔ (4) اس نے جا کر امام اعظم اور سپاہیوں کے سرداروں سے مشورہ کیا کہ آپ کو کس طرح ان کے حوالہ کرے۔(5) وہ خوش ہوئے اور اسے روپے دینے کا اقرار کیا(6) اس نے مان لیا اور موقع ڈھونڈنے لگا کہ سیدنا عیسیٰ کو بغیر ہنگامہ کئے ان کے حوالہ کردے۔

آخری کھانا

(7)اور عید فطیر کا دن آیا جس میں فسح ذبح کرنا فرض تھا۔ (8)اور آپ نے حضرت پطرس اور حضرت یحییٰ کو یہ کہہ کر بھیجا کہ جا کر ہمارے کھانے کے لئے فسح تیار کرو۔ (9)انہوں نے آپ سے کہا مولا آپ کہاں چاہتے ہیں کہ ہم تیار کریں۔ (10) آپ نے ان سے فرمایا دیکھو شہر میں داخل ہوتے ہی تمہیں ایک آدمی پانی کا گھڑا لئے ہوئے ملے گا۔ جس گھر میں وہ جائے اس کے پیچھے چلے جانا۔ (11) اور گھر کے مالک سے کہنا کہ مولا فرماتے ہیں کہ وہ مہمان خانہ کہاں ہے جس میں میں اپنے صحابیوں کے ساتھ آخری کھانا کھاؤں۔ (12) وہ تمہی ایک بڑا بالاخانہ آراستہ کیا ہوا دکھائے گا، وہیں تیاری کرنا (13) انہوں نے جا کر جیسا آپ نے ان سے ارشاد فرمایا تھا ویسا ہی پایا اور فسح تیار کی۔

(14) جب وقت ہو گیا تو آپ کھانا کھانے بیٹھے اور صحابہ کرام آپ کے ساتھ بیٹھے۔ (15)آپ نے ان سے فرمایا مجھے بڑی آرزو تھی کہ دکھ سہنے سے پہلے یہ فسح تمہارے ساتھ کھاؤں۔ (16) کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ اسے کبھی نہ کھاؤں گا جب تک دینِ الہٰی کا مقصد پورا نہ ہو۔ (17) پھر آپ نے اس پیالہ کو لے کر شکر ادا کیا اور فرمایا کہ اس کو آپس میں بانٹ لو (18) کیونکہ تم سے کہتا ہوں کہ انگور کا شیرہ اب سے کبھی نہ پیئوں گا جب تک پروردگار کی بادشاہی نہ آلے۔ (19)پھر آپ نے روٹی لی اور شکر کر کے توڑی اور یہ کہہ کر ان کو دی کہ یہ میرا بدن ہے جو تمہارے واسطے شہید کیا جاتا ہے ۔ میری یادگاری کے لئے یہی کیا کرو۔ (20) اور اسی طرح کھانے کے بعد پیالہ یہ کہہ کر دیا کہ یہ پیالہ میرے اس خون میں نیا عہد ہے جو تمہارے واسطے بہایا جاتا ہے ۔(21) مگر دیکھو میرے پکڑوانے والے کا ہاتھ میرے ساتھ میز پر ہے۔ (22) کیونکہ ابن آدم تو جیسا اس کے واسطے مقرر ہے جاتا ہی ہے مگر اس شخص پر افسوس ہے جس کے وسیلہ سے وہ پکڑوایا جاتا ہے !۔(23)اس پر وہ آپس میں پوچھنے لگے کہ ہم میں سے کون ہے جو یہ کام کرے گا؟

بڑا کون ہے ؟

(24) اور صحابہ کرام میں یہ تکرار بھی ہوئی کہ ہم میں سے کون بڑا سمجھا جاتا ہے ؟ (25) آپ نے ان سے فرمایا کہ مشرکین کے بادشاہ ان پر حکومت چلاتے ہیں اور جو ان پر اختیار رکھتے ہیں خداوندِ نعمت کھلاتے ہیں۔ (26) مگر تم ایسے نہ ہونا بلکہ جو تم میں بڑا ہے وہ چھوٹے کی مانند اور جو مخدوم ہے وہ خادم کی مانند بنے ۔(27) کیونکہ بڑا کون ہے ؟ وہ جو کھانا کھانے بیٹھا یا وہ جو خدمت کرتا ہے ؟ کیا وہ نہیں جو کھانا کھانے بیٹھا ہے ؟ لیکن میں تمہارے درمیان مخدوم نہیں بلکہ خادم کی مانند ہوں۔(28) مگر تم وہ ہو جو میری آزمایشوں میں برابر میرے ساتھ رہے ۔(29)اور جیسے میرے پروردگار نے میرے لئے ایک بادشاہی مقرر کی ہے میں بھی تمہارے لئے مقرر کرتا ہوں۔(30)تا کہ میری بادشاہی میں میری میز کھاؤ پیو بلکہ تم تختوں پر بیٹھ کر بنی اسرائیل کے بارہ قبیلوں کا انصاف کرو گے ۔

حضرت پطرس کا انکار

(31)شمعون ! شمعون ! دیکھو ابلیس نے تم لوگوں کو مانگ لیا تا کہ گیہوں کی طرح پھٹکے ۔(32) لیکن میں نے تمہارے لئے دعا کی کہ تمہارا ایمان جاتا نہ رہے اور جب تم رجوع کرو تو اپنے بھائیوں کو مضبوط کرنا ۔(33) اس نے آپ سے کہا مولا میں آپ کے ساتھ قید میں ہونے بلکہ مرنے کو بھی تیار ہوں۔(34) آپ نے فرمایا اے پطرس میں تم سے کہتا ہوں کہ آج مرغ بانگ نہ دے گا جب تک تم تین بار میرا انکار نہ کرو کہ تم مجھے جانتے ہی نہیں۔

بٹوا، جھولی اور تلوار

(25)پھر آپ نے ان سے فرمایا جب میں نے تمہیں بٹوے اور جھولی اور جوتی بغیر بھیجا تھا کیا تم کسی چیز کے محتاج رہے تھے ؟ انہوں نے کہا کسی چیز کے نہیں۔(36)آپ نے ان سے فرمایا مگر اب جس کے پاس بٹوا ہو وہ اسے لے اور اسی طرح جھولی بھی اور جس کے پاس نہ ہو وہ اپنی پوشاک بیچ کر تلوار خریدے۔(37)کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ یہ جو لکھا ہے کہ وہ بدکاروں میں گنا گیا اس کا میرے حق میں پورا ہونا ضرور ہے ۔ اس لئے جو کچھ مجھ سے نسبت رکھتا ہے وہ پورا ہونا ہے۔(38) انہوں نے کہا اے مولا دیکھئیے یہاں دو تلواریں ہیں۔ آپ نے ان سے فرمایا بس بس بہت ہو گیا۔

باغ گتسمنی میں دعا

(39)پھر آپ نکل کر اپنے دستور کے موافق زیتون کے پہاڑ پر تشریف لے گئے اور صحابہ کرام آپ کے پیچھے ہو لئے۔ (40) اور اس جگہ پہنچ کر آپ نے ان سے فرمایا دعا کرو کہ آزمائش میں نہ پڑو۔(41)

اور آپ ان سے بمشکل الگ ہو کر کوئی پتھر کا ٹپہ آگے بڑھا کر اور گھٹنے ٹیک کر یوں دعا کرنے لگے کہ (42)اے پروردگار اگر آپ چاہیں تو یہ پیالہ مجھ سے ہٹالیں تو بھی میری مرضی نہیں بلکہ آپ کی مرضی پوری ہو۔(43)اور آسمان سے ایک فرشتہ آپ کو دکھائی دیا اور وہ آپ کو تقویت دیتا تھا۔(44) پھر آپ سخت پریشانی میں مبتلا ہو کر اور دل سوزی سے دعا کرنے لگے اور جب آپ صحابہ کرام کے پاس تشریف لائے تو انہیں غم کے مارے سوتے پایا۔(46) اور ان سے فرمایا کہ تم سوتے کیوں ہو؟ اٹھو کر دعا کرو تا کہ آزمائش میں نہ پڑو۔

(27) آپ یہ فرما ہی رہے تھے کہ ایک بھیڑ آئی اور ان بارہ میں سے وہ جس کا نام یہوداہ اسکریوتی تھا ان کے آگے آگے تھا۔وہ آپ کے پاس آیا کہ آپ کا بوسہ لے ۔(48)آپ نے اس سے فرمایا اے یہوداہ کیا تم بوسہ لے کر مجھے پکڑواتے ہو۔(49) جب آپ کے صحابہ کرام نے معلوم کیا کہ کیا ہونے والا ہے تو کہا اے مولا کیا ہم تلوار چلائیں۔(50) اور ان میں سے ایک نے امام اعظم کے نوکر پر تلوار چلا کر اس کا دہنا کان اڑا دیا۔(51) آپ نے ان سے فرمایا بس بہت ہو چکا اور اس کے کان ک چھو کر اس کو شفا بخشی ۔(52)پھر آپ نے امام اعظم اور بیت اللہ کے سردار اور بزرگوں سے جو آپ کو گرفتار کرنے آئے تھے (53)جب میں ہر روز بیت اللہ میں تمہارے ساتھ تھا تو تم نے مجھ پر ہاتھ نہ ڈالا لیکن یہ تمہاری گھڑی اور تاریکی کا اختیار ہے۔(54)پھر وہ آپ کو گرفتار کر کے امام اعظم کے گھر میں لے گئے اور حضرت پطرس فاصلہ پر آپ کے پیچھے پیچھے جاتے تھے۔(55) اور جب انہوں نے صحن کے بیچ میں آگ جلائی اور مل کر بیٹھے تو حضرت پطرس ان کے بیچ میں بیٹھ گئے۔(56)ایک لونڈی نے حضرت پطرس کو آگ کی روشنی میں بیٹھا ہوا دیکھ کر آپ پر خوب نگاہ کی اور کہا یہ بھی اس کے ساتھ تھا۔(57) مگر انہوں نے یہ کہہ کر انکار کیا کہ اے عورت میں اسے نہیں جانتا۔(58) تھوڑی دیر کے بعد کوئی اور انہیں دیکھ کر کہنے لگا کہ تم بھی انہیں میں سے ہو۔حضرت پطرس نے کہا میاں میں نہیں ہوں۔(59)کوئی گھنٹے بھر کے بعد ایک اور شخص یقینی طور سے کہنے لگا کہ یہ آدمی بیشک اس کے ساتھ تھا کیونکہ گلیلی ہے۔(60) حضرت پطرس نے فرمایا: میاں میں نہیں جانتا تم کیا کہتے ہو۔وہ کہہ ہی رہے تھے کہ اسی دم مرغ نے بانگ دی۔(61) اور سیدنا عیسیٰ مسیح نے پھر کر حضرت پطرس کی طرف دیکھا اور حضرت پطرس کو آپ کی وہ بات یاد آئی جو ان سے کہی گئی تھی کہ آج مرغ کے بانگ دینے سے پہلے تم تین بار میرا انکار کرو گے(62) اور وہ باہر جا کر زار زار رونے لگے۔

سیدنا عیسیٰ مسیح کا ٹھٹھوں میں اڑایا جانا

(63)اور جو آدمی سیدنا عیسیٰ مسیح کو پکڑے ہوئے تھے آپ کو ٹھٹھوں میں اڑاتے اور مارتے تھے۔ (64) اور آپ کی آنکھیں بند کر کے آپ سے پوچھتے تھے کہ نبوت سے بتاؤ تم کو کس نے مارا؟(65) اور انہوں نے طعنہ سے اور بھی بہت سی باتیں آپ کے خلاف کہیں۔

صدر عدالت کے سامنے

(66) جب دن ہوا تو امام اعظم اور فقیہ یعنی قوم کے بزرگوں کی مجلس جمع ہوئی اور انہوں نے آپ کو اپنی صدر عدالت میں لے جا کر کہا۔(67) اگر تم مسیح ہو تو ہم سے کہہ دو۔آپ نے ان سے فرمایا اگر میں تم سے کہوں تو تم میرا یقین نہ کرو گے۔(68) اور اگر پوچھوں تو جواب نہ دو گے۔(69) لیکن اب سے تم ابن آدم کو قادر مطلق کی دہنی طرف بیٹھے گا۔(70)آپ پر ان سب نے کہا پس کیا تم ابن اللہ ہو؟آپ نے ان سے فرمایا تم خود کہتے ہو کیونکہ میں ہوں۔(71) انہوں نے کہا اب ہمیں گواہی کیا حاجت رہی؟ کیونکہ ہم نے خود اسی کے منہ سے سن لیا ہے۔

رکوع 23

پیلاطس کے سامنے پیشی

(1)پھر ان کی ساری جماعت اٹھ کر آپ کو پیلاطس کے پاس لے گئی۔(2)اور انہوں نے آپ پر الزام لگانا شروع کیا کہ اسے ہم نے اپنی قوم کو بہکاتے اور قیصر کو خراج دینے سے منع کرتے اور اپنے آپ کو مسیح بادشاہ کہتے پایا۔(3)پیلاطس نے آپ سے پوچھا کیا تم یہودیوں کے بادشاہ ہو؟آپ نے اس سے فرمایا: تم خود کہتے ہو۔(4)پیلاطس نے امام اعظم اور عام لوگوں سے کہا میں اس شخص میں کچھ قصور نہیں پاتا۔(5)مگر وہ اور بھی زور دے کر کہنے لگے یہ تمام یہودیہ میں بلکہ گلیل سے لے کر یہاں تک لوگوں کو سکھا سکھا کر ابھارتا ہے۔

ہیرودیس کے سامنے پیشی

(6) یہ سن کر پیلاطس نے پوچھا کیا یہ آدمی گلیلی ہے ؟(7) اور یہ معلوم کرکے کہ ہیرودیس کی عمل داری کا ہے اسے ہیرودیس کے پاس بھیجا کیونکہ وہ بھی ان دنوں یروشلم میں تھا۔

(8) ہیرودیس ، سیدنا عیسیٰ مسیح کو دیکھ کر بہت خوش ہوا کیونکہ وہ مدت سے آپ کو دیکھنے کا مشتاق تھا۔ اس لئے کہ اس نے آپ کا حال سنا تھا اور آپ کا کوئی معجزہ دیکھنے کا امیدوار تھا۔(9)اور وہ آپ سے بہتیری باتیں پوچھتا رہا مگر آپ نے اسے کچھ جواب نہ دیا۔ (10) اور امام اعظم اور فقیہ کھڑے ہوئے زور شور سے آپ پر الزام لگاتے رہے ۔ (11) پھر ہیرودیس نے اپنے سپاہیوں سمیت آپ کو ذلیل کیا اور ٹھٹھوں میں اڑایا اور چمک دار پوشاک پہنا کر آپ کو پیلاطس کے پاس واپس بھیجا۔(12)اور اسی دن ہیرودیس اور پیلاطس آپس میں دوست ہوگئے کیونکہ پہلے ان میں دشمنی تھی۔

سزائے موت کا حکم

(13) پھر پیلاطس نے امام اعظم اور سرداروں اور عام لوگوں کو جمع کرکے ۔ (14) ان سے کہا کہ تم اس شخص کو لوگوں کا بہکانے والا ٹھہرا کر میرے پاس لائے ہو اور دیکھو میں نے تمہارے سامنے ہی اس کی تحقیقات کی مگر جن باتوں کا الزام تم اس پر لگاتے ہو ان کی نسبت نہ میں نے اس میں کچھ قصور پایا ۔ (15) اور نہ ہیرودیس نے کیونکہ اس نے اسے ہمارے پاس واپس بھیجا ہے اور دیکھو اس سے کوئی ایسا فعل سرزد نہیں ہوا جس سے وہ قتل کے لائق ٹھہرتا۔(16) پس میں اس کو پٹوا کر چھوڑے دیتا ہوں ۔(17) ۔(اسے ہر عید میں ضرور تھا کہ کسی کو ان کی خاطر چھوڑ دے)۔(18) وہ سب مل کر چلا اٹھے کہ اسے لے جاؤ اور ہماری خاطر برابا کو چھوڑ دو۔(19) ۔(یہ کسی بغاوت کے باعث جو شہر میں ہوئی تھی اور خون کرنے کے سبب سے قید میں ڈالا گیا تھا)۔(20) مگر پیلاطس نے سیدنا عیسیٰ کو چھوڑنے کے ارادہ سے پھر ان سے کہا ۔ (21)لیکن وہ چلا کر کہنے لگے کہ اس کو مصلوب کرو مصلوب (22)اس نے تیسری بار ان سے کہا کیوں؟ اس نے کیا برائی کی ہے ؟ میں نے اس میں قتل کی کوئی وجہ نہیں پائی ۔ پس میں اسے پٹوا کر چھوڑے دیتا ہوں ۔ (23) مگر وہ چلا چلا کر سر ہوتے رہے کہ وہ مصلوب کیا جائے اور ان کا چلانا کارگر ہوا۔(24) پس پیلاطس نے حکم دیا کہ ان کی درخواست کے موافق ہو۔(25) اور جو شخص بغاوت اور خون کرنے کے سبب سے قید میں پڑا تھا اور جسے انہوں نے مانگا تھا اسے چھوڑ دیا مگر آپ کو ان کی مرضی کے موافق سپاہیوں کے حوالہ کیا۔

سیدنا عیسیٰ مسیح کا صلیبی شہادت

(26)اور جب آپ کو لئے جاتے تھے تو انہوں نے شمعون نام ایک کرینی کو جو دیہات سے آتا تھا پکڑ کر صلیب اس پر لادی کہ آپ کے پیچھے پیچھے لے چلے ۔

(27) اور لوگوں کی ایک بڑی بھیڑ اور بہت سی عورتیں جو آپ کے لئے روتی پیٹتی تھیں آپ کے پیچھے پیچھے چلیں۔(28) آپ نے ان کی طرف پھر فرمایا اے یروشلم کی بیٹیو! میرے لئے نہ رو بلکہ اپنے اور اپنے بچوں کے لئے رو۔(29) کیونکہ دیکھو وہ دن آتے ہیں جن میں کہیں گے کہ باعثِ برکت ہیں بانجھیں اور وہ رحم جو بارور نہ ہوئے اور وہ چھاتیاں جنہوں نے دودھ نہ پلایا۔(30) اس وقت وہ پہاڑوں سے کہنا شروع کریں گے کہ ہم پر گر پڑو اور ٹیلوں سے کہ کہیں چھپالو۔(31) کیونکہ جب ہر درخت کے ساتھ ایسا کرتے ہیں تو سوکھے کے ساتھ کیا کچھ نہ کیا جائے گا۔

(32) اور وہ دو اور آدمیوں کو بھی جو بدکار تھے لئے جاتے تھے کہ آپ کے ساتھ قتل کئے جائیں۔

(33) جب آپ اس جگہ پہنچے جسے کھوپڑی کہتے ہیں تو وہاں آپ کو مصلوب کیا اور بدکاروں کو بھی ایک کو دہنی اور دوسرے کو بائیں طرف ۔ (34) سیدنا عیسیٰ نے فرمایا : اے پروردگار کو معاف فرمادیجئے کیونکہ یہ نہیں جانتے کہ کیا کرتے ہیں۔ اور انہوں نے آپ کے کپڑوں کے حصے کئے اور ان پر قرعہ ڈالا۔(35) اور لوگ کھڑے دیکھ رہے تھے اور سردار بھی ٹھٹھے مار مار کر کہتے تھے کہ اس نے اوروں کو بچایا ۔ اگر یہ پروردگار کا مسیح موعود اور اس کا محبوب ہے تو اپنے آپ کو بچائے ۔ (36) سپاہیوں نے بھی پاس آکر اور سرکہ پیش کرکے آپ پر ٹھٹھا مارا اور کہا کہ (37) اگر تم یہودیوں کے بادشاہ ہو تو اپنے آپ کو بچاؤ۔(38)اور ایک نوشتہ بھی آپ کی صلیب پر لگایا دیا کہ یہ یہودیوں کا بادشاہ ہے ۔

(39) پھر جو بدکار صلیب پر لٹکائے گئے تھے ان میں سے ایک آپ کو یوں طعنہ دینے لگا کہ کیا تم مسیح نہیں؟ تو اپنے آپ کو اور ہمیں بچاؤ۔(40) مگر دوسرے نے اسے جھڑک کر جواب دیا کہ تم پروردگار سے بھی نہیں ڈرتے حالانکہ اسی سزا میں گرفتار ہو؟ (41) اور ہماری سزا تو واجبی ہے کیونکہ اپنے

کاموں کا بدلہ پارہے ہیں لیکن اس نے کوئی بے جا کام نہیں کیا۔(42) پھر اس نے آپ سے کہا عیسیٰ ناصری جب آپ اپنی بادشاہی میں آئے تو مجھے یاد رکھیئے گا۔ (43) آپ نے اس سے فرمایا میں سے کہتا ہوں کہ آج ہی تم میرے ساتھ جنتِ فردوس میں ہوگے۔

(44) پھر دوپہر کے قریب سے تیسرے پہر تک ملک میں اندھیرا چھایا رہا۔(45) اور سورج کی روشنی جاتی رہی اور بیت اللہ کا پردہ بیچ سے پھٹ گیا۔(46) پھر آپ نے بڑی آواز سے پکار کر فرمایا اے پروردگار میں اپنی روح آپ کے ہاتھوں میں سونپتا ہوں اور یہ کہہ کر شہید ہوگئے۔(47) یہ ماجرا دیکھ کر صوبہ دار نے پروردگار کی تمجید کی اور کہا بیشک یہ آدمی پارسا تھا۔(48) اور جتنے لوگ اس نظارہ کو آئے تھے یہ ماجرا دیکھ کر چھاتی پیٹتے ہوئے لوٹ گئے۔(49) اور آپ کے سب جان پہچان اور وہ عورتیں جو گلیل سے آپ کے ساتھ آئی تھیں دور کھڑی یہ باتیں دیکھ رہی تھیں۔

سیدنا عیسیٰ مسیح کی تدفینِ مبارک

(50) یوسف نام ایک شخص جو یہودیوں کی عدالت عالیہ کا ایک ہم رکن تھا اور بڑا پرہیز گار اور متقی آدمی تھا۔(51) اور ان کی صلاح اور کام سے رضامند نہ تھا۔ یہ یہودیوں کے شہر ارمتیہ کا باشندہ اور دین الٰہی کا منتظر تھا۔(52) اس نے پیلاطس کے پاس جا کر آپ کا بدنِ مبارک مانگا۔(53) اور آپ کو اتار کر مہین چادر میں لپیٹا۔ پھر ایک قبر کے اندر رکھ دیا جو چٹان میں کھدی ہوئی تھی اور اس میں کوئی کبھی نہ رکھا گیا تھا۔(54) وہ تیاری کا دن تھا اور سبت کا دن شروع ہونے کو تھا۔(55) اور ان عورتوں نے جو آپ کے ساتھ گلیل سے آئی تھیں پیچھے پیچھے جا کر آپ کی قبر کو دیکھا اور یہ بھی کہ آپ کا بدنِ مبارک کس طرح رکھا گیا۔(56) اور لوٹ کر خوشبودار چیزیں اور عطر تیار کیا۔

رکوع 24

سیدنا عیسیٰ مسیح کا زندہ ہوجانا

(1) سبت کے دن تو انہوں نے حکم کے مطابق آرام کیا۔ لیکن ہفتہ کے پہلے دن وہ صبح سویرے ہی ان خوشبودار چیزوں کو جو تیار کی تھیں لے کر قبر پر آئیں۔(2) اور پتھر کو قبر پر سے لڑھکا ہوا پایا۔(3) مگر اندر جا کر آپ کا بدنِ مبارک نہ پایا۔(4) اور ایسا ہوا کہ جب وہ اس بات سے حیران تھیں تو دیکھو دو شخص براق پوشاک پہنے ان کے پاس آکھڑے ہوئے(5) جب وہ ڈر گئیں اور اپنے سر زمین پر جھکائے تو انہوں نے ان سے کہا کہ زندہ کو مردوں میں کیوں ڈھونڈتی ہو؟(6) وہ یہاں نہیں بلکہ جی اٹھا ہے۔ یاد کرو کہ جب وہ گلیل میں تھا تو اس نے تم سے کیا کہا تھا۔(7) ضرور ہے کہ ابن آدم گنہگاروں کے ہاتھ میں حوالہ کیا جائے اور مصلوب ہو اور تیسرے دن جی اٹھے۔(8) آپ کی باتیں انہیں یاد آئیں۔(9) اور قبر سے لوٹ کر انہوں نے ان گیارہ اور باقی سب لوگوں کو ان سب باتوں کی خبر دی۔(10) جنہوں نے صحابہ کرام سے یہ باتیں کہیں وہ مریم مگدلینی اور یوانہ اور یعقوب کی ماں مریم اور ان کے ساتھ کی باقی عورتیں تھیں۔(11) مگر یہ باتیں انہیں کہانی سی معلوم ہوئیں اور انہوں نے ان کا یقین نہ کیا۔(12) اس پر حضرت پطرس اٹھ کر قبر تک دوڑے اور جھک کر نظر کی اور دیکھا کہ صرف کفن ہی کفن ہے اور اس ماجرے سے تعجب کرتے ہوئے اپنے گھر چلے گئے۔

اماؤس کی راہ پر

(13) اسی دن ان میں سے دو آدمی اس گاؤں کی طرف جارہے تھے جس کا نام اماؤس ہے۔ وہ یروشلم سے قریباً سات میل کے فاصلہ پر ہے۔(14) اور وہ ان سب باتوں کی بابت جو واقع ہوئی تھیں آپس میں بات چیت کرتے جاتے تھے۔(15) جب وہ بات چیت اور پوچھ پاچھ کر رہے تھے تو ایسا ہوا کہ سیدنا عیسیٰ مسیح ان کے نزدیک آکر ان کے ساتھ ہولئے۔(16) لیکن ان کی آنکھیں بند کی گئی تھیں کہ آپ کو نہ پہچانیں۔(17) آپ نے ان سے فرمایا یہ کیا باتیں ہیں جو تم چلتے چلتے آپس میں کرتے ہو؟ وہ غمگین سے کھڑے ہوگئے۔(18) پھر ایک جس کا نام کلیپاس تھا جواب میں آپ سے کہا کیا تم یروشلم میں اکیلے مسافر ہے جو نہیں جانتے کہ ان دنوں یہاں کیا کیا ہوا ہے؟(19) آپ نے ان سے فرمایا کیا ہوا ہے؟ انہوں نے آپ سے کہا عیسیٰ ناصری کا ماجرا جو پروردگار اور ساری امت کے نزدیک کام اور کلام میں قدرت والا نبی تھا۔(20) اور امام اعظم اور ہمارے حاکموں نے اس کو پکڑوا دیا تاکہ اس پر قتل کا حکم دیا جائے اور اسے شہید کردیا۔(21) لیکن ہم کو امید تھی کہ اسرائیل کو رہائی یہی دے گا اور علاوہ ان سب باتوں کے اس ماجرے کو آج تیسرا دن ہوگیا۔(22) اور ہم میں سے چند

عورتوں نے بھی ہم کو حیران کردیا ہے جو سویرے ہی قبر پر گئی تھیں۔(23) اور جب اس کی لاش نہ پائی تو یہ کہتی ہوئی آئیں کہ ہم نے رویا میں فرشتوں کو بھی دیکھا۔ انہوں نے کہا وہ زندہ ہے۔(24) اور بعض ہمارے ساتھیوں میں سے قبر پر گئے اور جیسا عورتوں نے کہا تھا ویسا ہی پایا مگر اس کو نہ دیکھا۔(25)سیدنا عیسیٰ نے ان سے فرمایا:اے نادانو اور نبیوں کی سب باتوں کے ماننے میں سست اعتقادو(26) کیا مسیح کو یہ دکھ اٹھا کر اپنے جلال میں داخل ہونا ضرور نہ تھا؟(27) پھر موسیٰ سے اور سب نبیوں سے شروع کرکے سب نوشتوں میں جتنی باتیں اس کے حق میں لکھی ہوئی ہیں وہ ان کو سمجھا دیں۔(28) اتنے میں وہ اس گاؤں کے نزدیک پہنچ گئے جہاں جاتے تھے اور آپ کے انداز سے ایسا معلوم ہوا کہ آپ آگے بڑھنا چاہتا ہیں۔(29) انہوں نے آپ کو یہ کہہ کر مجبور کیا کہ ہمارے ساتھ رہیں کیونکہ شام ہوئی جاتی ہے اور دن اب بہت ڈھل گیا۔ پس آپ اندر گئے تاکہ ان کے ساتھ رہیں۔(30) جب آپ ان کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھے تو ایسا ہوا کہ آپ نے روٹی لے کر برکت دی اور توڑ کر ان کو دینے لگے۔(31) اس پر ان کی آنکھیں کھل گئیں اور انہوں نے آپ کو پہچان لیا اور آپ ان کی نظروں سے غائب ہوگئے۔(32) انہوں نے آپس میں کہا کہ جب وہ راہ میں ہم سے باتیں کرتا اور ہم پر نوشتوں کا بھید کھولتا تھا تو کیا ہمارے دل جوش سے نہ بھر گئے تھے؟(33) پس وہ اسی گھڑی اٹھ کر یروشلم کو لوٹ گئے اور ان گیارہ اور ان کے ساتھیوں کو اکھٹا پایا۔(34) وہ کہے رہے تھے کہ مولا بیشک جی اٹھیں ہیں اور شمعون کو دکھائی دیئے ہیں۔(35) اور انہوں نے راہ کا حال بیان کیا اور یہ بھی کہ اسے روٹی توڑتے وقت کس طرح پہچانا۔

سیدنا عیسیٰ مسیح کا زندہ ہوجانے کے بعد صحابہ کرام پر ظاہر ہونا

(36) وہ یہ باتیں کر رہی رہے تھے کہ آپ ان کے بیچ میں آکھڑے ہوئے اور ان سے فرمایا اسلام وعلیکم۔(37) مگر انہوں نے گھبرا کر اور خوف کھا کر یہ سمجھا کہ کسی روح کو دیکھتے ہیں۔(38) آپ نے ان سے فرمایا تم کیوں گھبراتے ہو؟ اور کس لئے تمہارے دل میں شک پیدا ہوتے ہیں؟(39) میرے ہاتھ اور میرے پاؤں دیکھو کہ میں ہی ہوں۔ مجھے چھو کر دیکھو کیونکہ روح کے گوشت اور ہڈی نہیں ہوتی جیسا مجھ میں دیکھتے ہو۔(40) اور یہ کہہ کر آپ نے انہیں اپنے ہاتھ اور پاؤں دکھائے۔(41) جب مارے خوشی کے ان کو یقین نہ آیا اور تعجب کرتے تھے آپ نے ان سے فرمایا کیا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے؟(42) انہوں نے آپ کو بھنی ہوئی مچھلی کا قتلہ دیا۔(43) آپ نے لے کر ان کے روبرو کھایا۔

(44) پھر آپ نے ان سے فرمایا یہ میری وہ باتیں ہیں جو میں نے تم سے اس وقت کہی تھیں جب تمہارے ساتھ تھا کہ ضرور ہو کہ جتنی باتیں موسیٰ کی توریت اور صحائف انبیاء اور زبور میں میری بابت لکھی ہیں پوری ہوں۔(45) پھر آپ نے ان کا ذہن کھولا تاکہ کلام الہیٰ کو سمجھیں۔(46) اور ان سے فرمایا: یوں لکھا ہے کہ مسیح دکھ اٹھائے گا اور تیسرے دن مردوں میں سے جی اٹھے گا۔(47) اور یروشلم سے شروع کرکے سب قوموں میں توبہ اور گناہوں کی معافی کی منادی اس کے نام سے کی جائے گی۔(48) تم ان باتوں کے گواہ ہو۔(49) اور دیکھو جس کا میرے پروردگار نے وعدہ کیا ہے میں اس کو تم پر نازل کروں گا لیکن جب عرش معلیٰ سے تم کو قوت کا لباس نہ ملے اس شہر میں ٹھہرے رہو۔

سیدنا عیسیٰ مسیح کا آسمان پر اٹھایا جانا

(50) پھر آپ انہیں بیت عنیا کے سامنے تک باہر لے گئے اور اپنے ہاتھ اٹھا کر انہیں برکت دی۔ (51) جب آپ انہیں برکت دے رہے تھے تو ایسا ہوا کہ ان سے جدا ہوگئے اور آسمان پر اٹھائے گئے۔(52) اور صحابہ کرام آپ کو سجدہ کرکے بڑی خوشی سے یروشلم کو لوٹ گئے۔(53) اور ہر وقت بیت اللہ میں حاضر ہو کر پروردگار کی حمد کیا کرتے تھے۔